قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ (مشکوٰۃ)

فتویٰ لاجواب مونس شیخ وشاب مدلل بدلائل سنت وکتاب

المسمّٰی بہ

فتویٰ صابریہ ردِ فتویٰ قطبیہ

مفتیان اہلسنت کے فتاوی کفر کی رسا اور مولوی قطب الدین اور اُن کے معاونین مکفرین مدرسین
انجمن خادم المسلمین جھنگ ومگھیانہ اور چند سجادہ نشین اور سنی واعظین کی تکفیر کی تکذیب، معیار الاسلام،
حقیقت سب صحابہ، اور بار بہ ثبوت مقبول وسب صحابہ عظام، تصدیق علمائے کرام شیعہ جواز نکاح
زن سنیہ با مرد شیعہ غرض سنی مولویوں کے روزانہ کفر و تکفیر اور فتنہ و فساد و تفریق بین المسلمین
کو جڑ سے اکھیڑ دیا ہے اور فرقہ اہلسنت والجماعت کو کفر اور اسلام کا فرق بتلایا گیا ہے اور
کتاب اللہ و کتب صحاح ستہ وغیرہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ کوئی کلمہ گو مسلمان قائل توحید و ختم
نبوت اور پابند صوم و صلوٰۃ کسی گناہ صغیرہ یا کبیرہ سے خارج از اسلام نہیں ہو سکتا نہ وہ
مسلم نشین سے باہر ہو سکتا ہے،

مؤلفہ

جناب حاجی و حکیم وڈاکٹر نور حسین صاحب صابر جعفری اثناعشری کربلائی جھنگ سیالوی

حسب فرمائش

جناب فیض مآب سید حسن شاہ صاحب نقوی البخاری سکرٹری تبلیغی انجمن
"تذکرۃ المعصومین" جھنگ شہر - پنجاب

سنہ ۱۳۴۳ھ
۱۹۲۵ء

بار سوم نو ترمیم | تعداد ۱۰۰۰ | قیمت فی جلد ۵/

لاہور پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام میاں فیروز الدین صاحب پرنٹر چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ وآلہ الکریم

کفر گر علمائے زمانہ اور فتاوی تکفیر

حضرات ناظرین مومنین تابعین یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اسلام کے بحر توحید و رسالت نے تمام کفرستان کی عمارات اور خس و خاشاک کو بہا دیا جہاں لات و عزیٰ، مہا دیو، کرشن جی کی پرستش ہوتی تھی وہاں اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت ہونے لگی اور لوگ گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہو کر مسلمان کہلائے مگر ایک عرصہ سے علمائے کرام اہلسنت کی زبردست قوت اپنے مسلمان بھائیوں کو فروعی مسائل کے باعث کافر بنانے میں خرچ ہو رہی ہے اور ان کا دماغ و روحانی طاقت اور علمی فضیلت اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کو مرتد بنانے میں صرف ہو رہے ہیں ہمیں جو نقصان پہنچا ہے وہ کافروں، مشرکوں اور دہریوں و مخالفین اسلام سے نہیں پہنچا بلکہ انہی علمائے دین سے پہنچا ہے کہ انہی مسلمان بھائیوں کو انہوں نے اپنا مخالف بنا دیا اور شیرازۂ اسلام کو بکھیر کر اسلام کے اتحاد و اتفاق کی اینٹ سے اینٹ بجا دی پہلے تو ان مولویوں، ملانوں کے فتاوی تکفیر صرف شیعیان حیدر کرار و محبان اولاد سید الابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہوتے رہے لیکن جب ان کو بخوبی معلوم ہو گیا کہ سالہا سال کی کوشش اور ان کے فتاوی کفر سے شیعوں کا کچھ نہ بگڑا بلکہ روز بروز انکی ترقی ہوتی گئی اور حقانیت اسلام ظاہر ہوتی رہی اور آج تک کوئی حقیقی شیعہ مومن اپنے مذہب امامیہ فرقہ ناجیہ کو چھوڑ کر کبھی بھی غیر مذہب میں داخل نہ ہوا بلکہ اہلسنت والجماعت اور اہلحدیث و وہابیت و مرزائیت سنی سے نکل کر مسلمان مذہب شیعہ میں داخل ہوتے گئے اور ان کے فتاوی کفر کی پرواہ خود ان کے ہم مذہب و ہم مشرب و ہمخیال لوگوں نے بھی نہ کی اور بہت جگہ سنی و شیعہ کی باہمی تعلقات برادرانہ قائم رہے اور بائیکاٹ کا اثر کالعدم رہا پس شیعہ آباد کے حکم حصن حصین سے فتاوی تکفیر کی بمباری ہٹا کر اندھا ہاتھی اپنا لشکر مارے کے مصداق انہی ملاں مولویوں نے اپنے سنی گروہ کیمپ میں گولہ باری شروع کر دی سہ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے، پہلے تو شیعیان علی المرتضیٰ پر اس وجہ سے کفر کی مشین چلاتے تھے کہ وہ ان کی اجماعی خلفا حضرات اصحاب ثلاثہ اور معاویہ کی امامت و خلافت اور فضیلت کے قائل نہیں اور ان کے مرید نہیں بلکہ خاندان رسالت و اہلبیت نبوت کی اطاعت و تابعداری کرتے ہیں مگر اب شیعوں کو اپنے ہم مذہب، ہم مشرب ثلاثہ پرست قومی لیڈروں پر چلانی شروع کر دی کہ ماہ رواں میں حزب الاحناف کا ایک جلسہ لاہور میں ہوا، جس میں دنیاوی اور تنگ ظرف ملاؤں نے خاص اپنے محسن اور قومی لیڈروں اور اسلام پر جان قربان کرنیوالوں پر کفر کے بم چلائے جس سے تمام فرقہ اہلسنت اور اہلحدیث میں ایک تہلکہ مچ گیا ہر ایک جگہ جلسے ہوئے اور ان پر نفرین و ملامت کے ریزولیوشن اور ووٹ پاس ہوئے سنی مسلمانوں نے ان کے فتاوی کو بجا نہ سمجھا اور اس نئی روشنی کے زمانہ میں ان کفر گر جاہل مولویوں کو شرمندہ ہونا پڑا اور اپنا پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا ایڈیٹر صاحبان اخبار زمیندار اور سیاست کے فتاوی کفر کے بعد قوم نے زیادہ عزت اور وقعت کی اور اخباروں کی زیادہ اشاعت ہوئی شاید ان کفر گر ملانوں نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ یہ بھی صابر و مظلوم و بردبار و حلیم متحمل فرقہ شیعہ کی طرح چپکے ہو رہیں گے اور رعب میں آ کر معمولی رسالہ بازی کریں گے مگر انکو کیا معلوم تھا کہ انکو لینے کے دینے پڑ جائیں گے، اس روشنی و تہذیب و انگریزی زمانے میں اولڈ فیشن کے ہتھیار کفر کی کوئی پرواہ نہ کریگا، انکی مٹی پلید ہو گی حق بھی یہی تھا کہ ان کے فتاوی کفر کی ہرگز پرواہ نہ کیجاتی، اور انکے برخلاف صدائے احتجاج بلند کیجاتی تاکہ آئندہ ان کو حوصلہ نہ پڑے اسلئے ہم اخبار زمیندار وغیرہ سے چند اقتباسات نوٹ کرتے ہیں تاکہ ضلع جھنگ کے کفر نواز مولوی صاحبان اس سے عبرت پکڑیں اور شیعوں کو خواہ مخواہ نہ چھیڑا کریں ورنہ خود شرمسار ہوں گے اور مذہب شیعہ کا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے بلکہ ان کے مذہب کے پول ظاہر ہوں گے جب بنی امیہ کی سلطنت خونخوار اور بنی عباس کی زہر دار تلوار مذہب امامیہ کو نہ مٹا سکی تو ان ملاں مولویوں اور تنگ خیال اور تنگ ظرف مفتیوں کے فتوے کفر سے مذہب شیعہ کو کیا نقصان پہونچ سکتا ہے سہ مٹ گئے آل محمدؐ کے مٹانے والے،

اقتباسات اخبار زمیندار لاہور بیسویں صدی عیسوی (چودہویں صدی ہجری) ایجادات کے لئے مشہور ہے،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چون دور خسروی آغاز کردند
مسلمان را مسلمان باز کردند

فتویٰ صابریہ رد فتویٰ قطبیہ

برادران ایمانی! السلام علیکم، اس وقت میرے زیر نظر ایک فتویٰ کفر ہے جس کے مفتی مولوی قطب الدین صاحب حنفی چک نمبر ۲۳۳ اور مصدق چند واعظین و سجادہ نشین اور چند مدرسین ملازمین انجمن خادم المسلمین جھنگ مگھیانہ ہیں، یہ انجمن شیعہ اور سنی کے مشترک سرمایہ سے قائم ہے اور اس کے سرپرست اور ارکین شیعہ معززین بھی ہیں، افسوس ہے کہ مدرسین صاحبان نے شیعہ اور سنی کے اتفاق و اتحاد کا خیال نہ کرکے انجمن کی پالیسی کو مٹایا اور مومنین اور محبان خاندان سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ پر ناجائز مخالف کتاب اللہ اور احادیث صحیحہ اور اقوال آئمہ فتویٰ کفر لگایا، اور مسلمانوں میں تفرق اور نفرت کو پھیلایا، چونکہ شیعیان علی السلام سلطنت برطانیہ عظمیٰ کی ایک وفادار رعایا ہیں اور بڑے امن و آزادی سے اپنے فرائض مذہبی بجالاتے ہیں اور روز بروز مذہبی ترقی کرتے جاتے ہیں وہ خلافت کمیٹی، خلافت والنٹیرز۔ بغاوت۔ ایجی ٹیشن۔ سڈیشن۔ سوراجی جھنڈون اور پولٹیکل جلسون۔ عدم تعاون اور ترک موالات اور تمام سیاسی معاملات سے ہمیشہ الگ رہے ہیں، اور ایسی کارروائیون سے جو منجر بہ نقص امن اور فتنہ و فساد ہون صدق دل سے مذہباً متنفر ہیں اور ان کو زہر قاتل جانتے ہیں اس لئے اہل سنت والجماعت کا جوش و خروش مذہب شیعہ پر زیادہ ہے، وہ ہر ایک شہر اور ہر ایک گاؤن مین مخالفت مذہب شیعہ پر تلے ہوئے ہین اور اپنی پھونکون

سے انوار الٰہی کو بجھانا چاہتے ہیں جب بنی اُمیہ اور بنی عباس اور اورنگزیب کی تلوار شیعیان حیدر کرار غیر فرار علیہ السلام کو مٹا نہ سکی تو برٹش گورمنٹ کے پر عدل و انصاف و مساوات اور قانونی سایہ میں مذہب شیعہ کب مٹ سکتا ہے، یہ فتوی کفر بھی ایک وجہ پر لکھا گیا ہے کہ سندرانہ زمیندار شیعہ نے اپنی برادری میں عوض معاوضہ پر برضامندی والدین فریقین نکاح کیا اور اس پر چند سال گذر گئے مگر ان دنوں باد مخالف میں جب اس نے شادی کرنی چاہی تو مولوی صاحب نے جھٹ فتوی دیکر اس کا نکاح فسخ کرانا چاہا۔ اور دو مسلمان بھائیوں کو لڑاکر عدالت تک پہنچا دیا چونکہ اس فتوے سے مسلمانوں میں حفظ امن اور رشتہ اور ناطہ کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے اس لئے میں نے اس کی تردید کر دی ہے تاکہ حق ظاہر ہو اور مسلمانوں میں اخوت واتحاد قائم رہے اور شیعہ سے نفرت دور ہو۔

الاستفتاء ایک رافضی ہے جو اصحاب ثلاثہ کو نہ صرف غاصب اور خارج از ایمان اعتقاد رکھتا ہے بلکہ ان کو سبّ بکتا ہے اور سبّ کو عبادت سمجھتا ہے اسیطرح اُم المومنین جناب عائشہ صدیقہ کے متعلق اس کا اعتقاد ہے نیز ان کو متہم بالزنا کرتا ہے، تعزیہ پرست ہے، اور تعزیہ پیٹنے کو عبادت اور باعث تقرب خدا خیال کرتا ہے، امام المومنین جناب حضرت صدیق اکبر خلیفہ اوّل کی صحبت کا منکر ہے، قرآن مجید کو بیاض عثمانی بتلاتا ہے، جناب امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کو خفت آمیز الفاظ سے یاد کرتا ہے، علمائے اہلسنت والجماعت کو دل سے برا جانتا ہے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ چہارم کو اصحاب ثلاثہ سے افضل سمجھتا ہے سنّی عورت کا نکاح ایسے رافضی شخص کے ساتھ جائز ہے یا نہیں۔ دوم اگر کسی سنّی عورت کا ایسے رافضی کے ساتھ بلا سرمیل نکاح ہو چکا ہو تو اس نکاح کو نافذ اور صحیح خیال کیا جائے یا کالعدم غیر محتاج الی الفسخ یا محتاج الی الفسخ ہو بینوا و توجروا اجراً جزیلا ۔

المستفتی سردار سندرانہ از چک ۳۵۲

الجواب لفظ رافضی سے مفتی صاحب کی خاندانی شرافت، اسلامی صداقت اور تہذیب کا پتہ لگتا ہے کہ مولوی صاحب مذہب امامیہ شیعہ اثنا عشریہ کے کیسے مخالف و معاند ہیں، اگر شیعیان اہلبیت رسالت اور محبان خاندان نبوت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام رافضی ہے تو بر سر و چشم ؎

من علیؑ را دوست دارم خلق گوید رافضی
پس خدا و مصطفےٰ جبرئیلؑ شد ہم رافضی

؎ رفض گر ہست حبِّ آل نبیؐ
رفض فرض است بر زکی و غبی
آن نہ رفض است محض ایمان است
رسمِ معروف اہل عرفان است
دوستدار رسول و آل او ام
دشمن خصم بد خصال او ام (وسیلۃ النجاۃ ص۹)

فرقہ عامہ میں ایسے رافضی بہت گذرے ہیں، تمام صوفیائے کرام اور علماء اسلام جیسے جامی۔ نظامی۔ سعدی۔ حافظ شیرازی، فخر الدین رازی، مولوی رومی، شیخ عطار، شاہ شمس تبریز۔ حکیم سنائی، خواجہ معین الدین چشتی وغیرہ امام شافعی کا مشہور کلام ہے ؎

ان کان رفضاً حبّ آل محمدؐ (صواعق محرقہ و
فلیشھد الثقلان انی رافضی تفسیر کبیر ص۲۳۱)

قال الشافی ؎ قالوا ترفضت قلت کلا
ما الرفض دینی ولا اعتقادی
لکن تولیت غیر شک
خیر امام و خیر ھادی

نوٹ فتوی صابریہ اب تیسری دفعہ شائع ہوتا ہے مگر مفتی حنفی اور اُس کے معاونین کو حوصلہ نہ پڑا کہ کبھی وہ اس کا جواب لکھتے اور نہ ہی اسکا جوب باصواب کوئی سنی دے سکتا ہے (صابر)

ان کان حب الولی رفضاً — (صواعق محرقہ
فانّنی ارفض العبادی — فارسی ص۱۴۳)

ترجمہ، لوگ مجھکو کہتے ہین کہ تو رافضی ہوگیا، مین ان کے جواب مین کہتا ہون، معاذ اللہ مین رافضی نہیں ہون، یعنی میرا دین اور میرا اعتقاد رفض نہین، لیکن اس مین شک نہین کہ مین نے سب سے بہتر اور سب سے زیادہ ہادی سے تولا پکڑا ہے اگر جناب مولا مرتضیٰ علیہ السلام کی محبت کا نام رفض ہے تو مین اللہ کے تمام بندون سے زیادہ رافضی ہون،

(ب) استفتا فرضی اور قیاسی ہے، یہ تمام عقائد نہ کسی شیعہ کے ہین، اور نہ کسی کتاب عقائد شیعہ مین پائے جاتے ہین اور نہ ہی مفتی سنی نے زمیندار شیعہ سے کسی مجلس مین تحقیقات کر کے فتوی دیا ہے بلکہ صرف ذاتی رنجش ہے،

(۱) کوئی شیعہ اپنی طرف سے بلا دلیل حضرات ثلاثہ پر غصب وغیرہ کے الزامات نہین لگاتا بلکہ علمائے اہل سنت کتب صحاح ستہ اور تواریخ معتبرہ مین ایسے واقعات لکھ گئے ہین، جن سے حضرات ثلاثہ کے ایمان پر روشنی پڑتی ہے

(۲) سبّ بکنا، سبّ کو عبادت سمجھنا، بی بی عائشہ کو متہم بالزناء کرنا، تعزیہ پرستی کو عبادت اور باعث تقرب خیال کرنا، صحبت حضرت ابوبکر سے انکار کرنا، قرآن مجید کو بیاض عثمانی کہنا، جناب امام اعظم صاحب کوفی کی توہین کرنا، یہ شیعیان جناب علیؑ پر بہتان و افترا ہین، کوئی شیعہ ان اُمور شنیعہ کا مرتکب نہین ہوتا،

(۳) جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کو خلیفہ بلا فصل اور حضرات اصحاب ثلاثہ سے من کل الوجوہ افضل جاننا ہمارا عین ایمان ہے، کتاب اللہ اور اہلسنت کی احادیث صحیحہ اور آثار صحابہ ہمارے عقائد کے مؤید ہین (ثبوت خلافت دیکھو)

فتوی قطعیہ اکثر فقہا اور متکلمین رافضیون کو کافر لکھتے ہین، چنانچہ فتاوی ظہیریہ اور خلاصہ ذخیرہ اور عالمگیریہ وغیرہ سب کے سب رافضیون کو کفر کا فتوے دیتے ہین اور محققین حنفیہ کافر نہین کہتے بلکہ بدعتی اور فاسق تبلاتے ہین مگر سبّ صحابہ کے حلال جاننے والے کو بھی کافر کہتے ہین،

فتویٰ صابریہ (۱) فقہاء اور متکلمین کے اقوال جو مخالف کتاب اللہ و سنت ہوں قابل حجت و سند نہین - قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور فرمان امام ابو حنیفہ سے کفر ثابت کیجئے جو اللہ تعالیٰ کو واحد لاشریک سمجھے اور سیّدنا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی آخر الزمان مانے وہ مسلمان ہے اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے کہ انّ الدین عند اللّٰہ الاسلام اللہ تعالےٰ کے نزدیک دین اسلام ہے، اور دین اسلام کیا ہے، کلمہ شہادت - نماز - روزہ - حج وزکوٰۃ بس یہی ارکان اسلام ہین، اور ایمان کی تعریف ہے اقرارٌ باللسان و تصدیقٌ بالقلب وعمل بالارکان اور محبّت مودۃ اہل بیت رسالت کسوٹی و معیار ایمان ہے کوئی شیعہ سب وشتم اور فحش کلامی کو حلال نہین جانتا، محض افترا ہے،

فتویٰ قطبیہ محققین احناف نے ایمان ثلاثہ وعفّت صدیقہ اور صحبت صدیق کو ضروریاتِ دین سے شمار کیا ہے،

الجواب معیار اسلام حضرات اصحاب ثلاثہ کا ماننا کوئی رُکن اسلام و شرط اسلام اور معیار اسلام ہرگز نہین اور نہ ضروریات دین سے ہے، نہ جزو ایمان ہے، اگر جزو ایمان یا ضروریات دین سے ہوتا تو اللہ تعالےٰ اپنے کلام مجید مین کوئی نصِّ جلی فرماتا یا جناب رسوؐل اللہ صلعم اعلان فرماتے، یہ حضرات تو پہلے خود کافر و مشرک رہے، اور ادھیڑ عمر مین کہا جاتا ہے کہ اسلام لائے اور ہمیشہ مولفۃ القلوب مسلمین رہے، اگر ان حضرات کا ماننا معیار اسلام یا جزو ایمان ہے، تو کوئی آیت شریف اور کوئی حدیث صحیح یا قول صحابہ پیش کرو، عام ملّان مولویون اور حنفی فقیہون کے خیالات اور من گھڑت فتاوی مخالف کتاب اللہ و سنت قابل سند نہیں، کاش کہ مولوی قطب الدین اور اُس کے معاونین مدرسین انجمن خادم المسلمین اور سجادہ نشین کتاب اللہ او سنیت سے انحراف نہ کرتے اور اصحاب ثلاثہ کے اقرار ایمان اور خلافت بلا فصل مین کوئی نصی احکام پیش کرتے، تب ان کی علمی فضیلت اور مولویت مسلمانون پر ظاہر ہو جاتی، مگر ان کو اللہ اور رسول مقبول صلعم سے

کیا غرض ہے،

سنو! چونکہ فرقہ امامیہ اثنا عشریہ توحید۔عدل۔نبوت۔امامت۔قیامت کا قائل ہے اور نماز۔روزہ۔حج وزکوٰۃ۔خمس وجہاد مع الامام کا عامل ہے، اور خاندان رسالت صلعم کا محب و مطیع اور تابع ہے پس یہی حقیقی موحد ومسلمان اور مومن ہے کوئی شرعی دلیل ان کو اسلام سے خارج نہیں کر سکتی، معیار اسلام محبت ثلاثہ ہرگز نہیں،

۱۔پہلی آیت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قولوا اٰمنّا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراھیم واسماعیل واسحاق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النبیّون من ربھم لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون رپ۱۔البقرہ ع ۱۶)

ترجمہ (مسلمانو تم کہو ہم تو اللہ پر اور جو ہم پر اترا (قرآن) اور جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اترا، اور جو موسےٰ اور عیسیٰؑ اور دوسرے پیغمبروں کو اپنے پروردگار سے ملا ہم سب پر ایمان لائے ہم ان پیغمبروں میں سے کسی ایک کو بھی الگ نہیں کرتے اور ہم اُس کے تابعدار ہیں (تبویب القرآن ص ۱۱۶)

۲۔دوسری آئت:۔ یا ایّھا الذین اٰمنوا اٰمنوا باللہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علےٰ رسولہ والکتاب الذی اُنزل من قبل ومن یکفر باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ و الیوم الاٰخر فقد ضلّ ضلالاً بعیداً (قرآن شریف پارہ پانچواں النساء ع ۲۰) ترجمہ:۔ایمان لانے والو اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسولؐ اور حضرت محمد صلعم پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسولؐ (حضرت محمدؐ) پر اتاری اور ان کتابوں پر جو قرآن سے پہلے اُس نے اُتاریں، اور جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اُس کے پیغمبروں اور پچھلے دن (قیامت) کو نہ مانے وہ پرلے سرے کا گمراہ ہو گیا،

(تبویب القرآن ص ۱۱۶)

۳- تیسری آئت :- ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون رپ ۲۴ حم السجدہ- ع ۴)، ترجمہ :- جن لوگوں نے یہ کہا کہ ہمارا مالک اللہ ہے (توحید کا اقرار کیا) پھر اُس پر جمے رہے ان پر رحمت کے فرشتے اُتریں گے اور کہیں گے تم ڈرو نہیں اور نہ رنج کرو اور جس بہشت کا تم سے وعدہ تھا اس کی خوشی مناؤ (تبویب القرآن)

۴- چوتھی آئت- ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون اولئک اصحاب الجنۃ خالدین فیھا جزاءً بما کانوا یعملون رپ ۲۶ الاحقاف- ع ۲)

ترجمہ- بیشک جن لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ ہمارا مالک ہے پھر اس پر جمے رہے (شرک نہیں کی) ان کو (قیامت کے دن) نہ ڈر ہوگا نہ غم یہی لوگ تو بہشت والے ہیں، وہ اپنے نیک کاموں کے بدلے میں (جو دنیا میں کرتے رہے) ہمیشہ اس میں رہیں گے (تبویب القرآن ص ۲۴۹)

۵- پانچویں آئت- والذین آمنوا وعملوا الصالحات وآمنوا بما نزل علی محمد وھو الحق من ربھم کفر عنھم سیئاتھم واصلح بالھم رپ ۲۶- محمد- ع ۱) ترجمہ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور جو محمدؐ پر اُترا (قرآن) اُس پر بھی ایمان لائے اور وہ برحق ہے ان کے مالک کے پاس سے اُترا ہے ان کے گناہ اللہ تعالےٰ نے بخش دیئے اور اُن کا کام بنا دیا۔

۶- چھٹی آئت :- والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم رپ ۲۷- الحدید ع ۲) ترجمہ اور جو لوگ اللہ تعالےٰ اور اُس کے سب پیغمبروں پر ایمان لائے وہی اپنے مالک کے پاس (بھی) صدیق اور شہید ہیں،

۷- ساتویں آئت :- انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم آیاتہ زادتھم ایمانا وعلیٰ ربھم

یتوکلون۔ الذین یقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون اولٰئک
ھم المومنون حقا لھم درجات عند ربھم ومغفرۃ ورزق
کریم (پ ۹۔ الانفال۔ ع ۱) ترجمہ ایماندار تو وہی لوگ ہین کہ جب اللہ کا نام
لیا جاتا ہے تو اُن کے دل دہل جاتے ہین اور جب ان کو اُس کی آیتین پڑھکر
سُنائی جاتی ہین تو اُن کے ایمان کو اور بڑھا دیتی ہین اور وہ اپنے مالک پر
بھروسہ کرتے ہین جو نماز کو درستی سے ادا کرتے ہین اور ہم نے جو ان کو دیا ہے،
اُس مین سے خرچ کرتے ہین یہی لوگ سچے ایماندار ہین اُن کے لئے درجے ہین ان کے
مالک کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی،

۸۔ آٹھوین آیت۔ ان الذین اٰمنوا والذین ھادوا والنصارٰی
والصابئین من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر وعمل صالحا فلھم اجرھم
عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (پ ۱۔ البقرہ)
ترجمہ:۔ بیشک مُسلمان اور یہودی اور عیسائی اور صابی ان مین سے جو لوگ اللہ
تعالےٰ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کو اپنے مالک کے پاس
اُن کی مزدوری ملیگی نہ ان کو ڈر ہوگا نہ رنج،

۹۔ نوین آیت:۔ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات لھم اجر غیر
ممنون (پ ۲۴ حم السجدہ) ترجمہ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے
کام کئے ان کو ایسا نیک اجر ملیگا جس کی انتہا نہین۔

۱۰۔ دسوین آیت:۔ ولا تقولوا لمن القٰی الیکم السلام لست
مومنا جو شخص تم کو سلام دے اس کو مت کہو کہ تو مسلمان نہین، نوٹ قرآن
شریف سے ثابت ہوا کہ جو شخص توحید اور رسالت کا اقرار کرے وہ مسلمان ہے
اس مین کوئی شرط نہین کہ وہ اصحاب ثلاثہ کو بھی مانے اور اُن سے محبت رکھے،
کیونکہ وہ خود ہی کلمۂ توحید پڑھکر مُسلمان ہوئے اور کفر و شرک سے نکلکر داخل
اسلام ہوئے ان پر احکام الٰہی کی ویسی ہی پابندی تھی جیسے ہم لوگون پر ہے
اُن کا ماننا کوئی ضروریات دین سے نہین مگر حنفی سُنی مُلان خواہ مخواہ لوگون کو
اللہ تعالےٰ کی کتاب قرآن کے برخلاف چلاکر گمراہ کرتے ہین اور مشرک بناتے

بلکہ تمام سنّی فرقے حنفی-صوفی-وہابی-چکڑالوی-اہلحدیث-رضاعی-محمود شاہی ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔

معیار و بناء اسلام از احادیث سرور انام علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام

۱-فرق اسلام وایمان مذہب سنّی میں ہے کہ حضرت عمر ابن الخطاب نے کہا کہ ایک روز ہم جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص اچانک نہایت سفید کپڑے اور بہت سیاہ بال والا ظاہر ہوا کہ وہ مسافر نہیں معلوم ہوتا تھا اور ہم میں سے اُس کو کوئی نہیں پہچانتا تھا یہاں تک کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو بیٹھا اور اس نے اپنے دونوں زانو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر دو زانو سے لگا دیئے اور اُس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں زانوؤں پر رکھے اور کہا یا محمدؐ اخبرنی عن الاسلام اے محمدؐ! مجھکو اسلام سے خبر دو قال ان تشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتوتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلاً فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالےٰ کے اور گواہی دے کہ محمدؐ اللہ کے بھیجے ہوئے رسولؐ ہیں اور تو اچھی طرح نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اگر طاقت رکھتا ہو تو خانہ کعبہ کا حج کرے، اُس شخص نے کہا صدقت، آپ نے سچ فرمایا، ہم لوگوں نے تعجب کیا کہ خود ہی پوچھتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے، پھر اس شخص نے پوچھا فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت الخ مجھکو ایمان کی خبر دیں فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں اور قیامت پر ایمان لاوے اور تقدیر کے ساتھ ایمان لاوے کہ بھلا و برائی اس کی ہے الخ (مشکوٰۃ-کتاب الایمان-الفصل الاوّل جلد اول ص
متفق علیہ بخاری پ۱ ص ۲۶-کتاب الایمان)

۲- پانچ بناء اسلام، عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم بنی الاسلام علے خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان (صحیح بخاری مترجم پارہ اول ص ۱۱ کتاب الایمان ومشکوٰۃ جلد اول کتاب الایمان ص ۸ مسلم ص ۹۶) ترجمہ عبداللہ ابن عمر سے روائت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام کی عمارت پانچ چیزون پر اُٹھائی گئی ہے گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوائے کوئی سچا خدا نہین اور محمدؐ اللہ کے بھیجے ہوئے ہین اور نماز کو درستی سے ادا کرنا اور زکوٰۃ دینا، اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا،

۳- مسلمان کون ہے: عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم من صلے صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہٖ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ (بخاری پارہ دوم باب فضل استقبال القبلۃ ص ۱۳۴ ومشکوٰۃ امرتسری کتاب الایمان ص ۱۱)

ترجمہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری طور کی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہو اور ہمارا ذبح کیا ہوا کھاوے پس وہ مسلمان ہے اس کے واسطے اللہ اور اس کے رسولؐ صلعم کا ذمہ ہے اور تم لوگ اس کے ذمہ مین خدا کا عہد نہ توڑو (بخاری پ ۲)

۴- حدیث بخاری حضرت طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے، وہ کہتے تھے نجد والون مین سے ایک شخص آنحضرت صلعم کے پاس آیا، سر پریشان یعنی بال بکھرے ہوئے تھے ہم بھن بھن اس کی آواز سنتے تھے، اور اس کی بات سمجھ مین نہین آتی تھی یہان تک کہ وہ نزدیک آن پہنچا، جب معلوم ہوا کہ وہ اسلام کو پوچھ رہا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا اسلام دن رات مین پانچ نمازین پڑھنا ہے اس نے کہا بس اس کے سوا تو کوئی اور نماز مجھ پر نہین آپ نے فرمایا، نہین مگر تو نفل پڑھے تو اور بات ہے، آنحضرت صلعم نے فرمایا رمضان کے روزے رکھنا اس نے کہا اور تو کوئی روزہ مجھ پر نہین، آپ نے فرمایا نہین مگر تو نفل رکھے

تو اور بات ہے، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکوٰۃ کا بیان کیا وہ کہنے لگا بس اور تو صدقہ کوئی نہین مگر نفل صدقہ دے تو اور بات ہے،

راوی نے کہا پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا یون کہتا جاتا تھا قسم خدا کی مین نہ اس سے بڑھاؤن گا نہ گھٹاؤن گا، آنحضرت صلعم نے فرمایا اگر یہ سچا ہے تو اپنی مراد کو پہنچا (صحیح بخاری مترجم کتاب الایمان پارہ اول ص ۲۴ و صحیح مسلم مترجم جلد اول ص ۵۰ کتاب الایمان)

۵ حدیث بخاری و مسلم حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو آیا اور کہا کہ آپ مجھکو ایسا عمل تبائین کہ جس کے کرنے سے مین بہشت مین داخل ہون قال تعبد اللہ ولا تشرك بہ شئیًا وتقیم الصلوٰۃ المکتوبۃ وتؤدی الزکوٰۃ المفروضۃ وتصوم رمضان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کر اور کسیکو اُس کے ساتھ شریک نہ کر۔ نماز پڑھ۔ زکوٰۃ دے اور ماہ رمضان کے روزے رکھ۔ گنوار نے کہا اللہ کی قسم جس کے ہاتھ مین میری جان ہے نہ اس سے زیادہ کرون گا اور نہ کم، پھر جب وہ چلا گیا تو جناب رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو خوش لگے کہ بہشتی شخص کو دیکھے تو اس کو دیکھ لے (مشکوٰۃ امرتسری جلد اول ص ۱۱ کتاب الایمان، صحیح بخاری مترجم کتاب الایمان پ اول ص ۲۴ بخاری پ ۶ ص ۸-۹)

۶-حدیث مسلم- سفیان بن عبداللہ ثقفی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے اسلام کے بارہ مین ایسا حکم فرمایئے کہ پھر مجھے آپ کے بعد کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے فرمایا قل اٰمنت باللہ ثمّ استقم (مشکوٰۃ- کتاب الایمان ص ۱۱ صحیح مسلم مترجم جلد اول ص ۱۴۱) کہہ مین اللہ کے ساتھ ایمان لایا اور اسی پر قائم رہو (توحید پر قائم رہے اور شرک نہ کرے)

۷-حدیث بخاری- عن ابن عمر انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال امرت ان اقاتل النّاس حتّیٰ یشہدوا ان لا الٰہ الّا اللہ وانّ محمّدًا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم قال امرت ان

اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمداً رسول
اللّٰہ ویقیموا الصلوٰۃ ویؤتوا الزکوٰۃ فاذا فعلوا ذالک عصموا منی
دماءھم واموالھم الا بحق الاسلام وحسابھم علی اللّٰہ (صحیح بخاری
بخاری مترجم مطبع احمدی پارہ اول۔ کتاب الایمان ص ۱۶) ترجمہ عبداللہ ابن
عمر سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے
خدا کا یہ حکم ہوا ہے کہ لوگون سے (کافرون) سے اس وقت تک لڑون جب
تک وہ یہ گواہی نہ دین کہ اللہ کے سوائے کوئی سچا خدا نہین ہے اور محمدؐ اس کے
رسول ہین اور نماز درستی سے ادا کرین اور زکوٰۃ دین، جب وہ یہ کرنے لگین تو
انہون نے اپنی جانون اور مالون کو مجھ سے بچا لیا، مگر اسلام کے حق سے اور
ان کے دل کی باتون کا حساب اللہ پر رہیگا ف اسلام کا حق جیسے کسی کو مار
ڈالین تو خون کے بدلے خون ہوگا یا زناء کرین اور محصن ہون تو رجم ہوگا،
صحیح مسلم مترجم جلد ا ص ۱۱۲)

۸۔ **فضائل کلمہ شریف** حضرت انس سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ صحابی
کو جو آپ کے پیچھے سوار تھا فرمایا اے معاذ انہون نے کہا لبیک حاضر ہون
فرمایا اے معاذ عرض کیا لبیک یارسولؐ اللہ وسعدیک (یہی تین دفعہ فرمایا،
قال ما من احد یشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمداً رسول
اللّٰہ صدقاً من قلبہ الا حرمہ اللّٰہ علی النار فرمایا جو شخص صدق
دل سے کلمہ شہادت پڑھے اللہ تعالےٰ اسپر دوزخ کی آگ حرام کرتا ہے،
معاذ نے عرض کیا یارسولؐ اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا مین لوگون کو خوشخبری
سنادون فرمایا اس وقت بھروسہ کر بیٹھین گے، حضرت معاذ نے یہ حدیث
اپنی موت کے وقت فرمائی (مشکوٰۃ ص ۱۲ ومسلم ج ا ص ۱۳۱)

۹۔ **حدیث بخاری** حضرت انس سے رعایت ہے کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے لا الٰہ
الا اللہ کہا اور اس کے دل مین جو برابر بھلائی ایمان ہو تو وہ ایک نہ ایک دن

ضرور دوزخ سے نکلے گا اور جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اُس کے دل میں ذرّے جوتی
برابر بھلائی ہو وہ ایک نہ ایک دن ضرور دوزخ سے نکلے گا (صحیح بخاری مترجم
مطبع احمدی لاہور پارہ اوّل کتاب الایمان ص ۲۳ سطر ۲)

(ب) جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ذاق طعم الایمان
من رضی باللہ ربّاً وبالاسلام دیناً وبمحمد رسولاً (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ
کتاب الایمان جلد اول ص ۹) ترجمہ اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھا جو اللہ کے
رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمدؐ کے رسولؐ ہونے پر راضی ہوا۔

۱۰۔ حدیث بخاری۔ حضرت عتبان بن مالک انصاری نے کہا کہ میں نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے گھر میں بلایا اور لوگ گھر میں اکھٹے ہو گئے ان
میں سے ایک بولا مالک بن دخشن کہاں ہے وہ دکھائی نہیں دیتا۔ دوسرا بولا جی
وہ تو منافق ہے اُس کو اللہ اور رسولؐ سے اُلفت کہاں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہائیں
یہ کیا بات ہے ایسی بات مت کہو کیا اس کو تو نے لا الٰہ الّا اللہ کہتے نہیں دیکھا
آخر وہ اللہ ہی کے لئے یہ کہتا ہے۔ تب وہ کہنے لگے اللہ اور رسولؐ اصل حال
خوب جانتا ہے۔ ہم تو ظاہر میں خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اس کی دوستی اور بات
چیت منافقوں ہی سے رہتی ہے۔ آپ نے فرمایا فانّ اللہ قد حرّم علے النّار
من قال لا الٰہ الّا اللہ یبتغی بذالک وجہ اللہ جو کوئی خالص اللہ کی
رضامندی کے لئے لا الٰہ الّا اللہ کہے اس کو اللہ نے دوزخ پر حرام کر دیا ہے۔
صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور پارہ پانچواں ص ۲۶ کتاب التہجد۔ صحیح مسلم
مترجم جلد اول ص ۱۳۲) یہ اصحاب بدری تھا مگر صحابہ نے اسکو منافق قرار دیا۔

۱۱۔ حدیث احمد۔ حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ مجھکو جناب رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مفاتیح الجنّۃ شہادۃ ان لا الٰہ
الّا اللہ بہشت کی کنجیاں گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے سوائے کوئی لائق
عبادت نہیں (مشکوٰۃ اردو شرح کتاب الایمان جلد اول ص ۲۲)

۱۲۔ حدیث مسلم حضرت عبادہ بن الصامت سے روایت ہے کہ میں نے جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا من شہد

ان لا الٰہ الاّ اللّٰہ وانّ محمّداً رسول اللّٰہ حرّم اللّٰہ علیہ النّار۔ ترجمہ جس نے
کلمہ شہادت کی گواہی دی اللہ تعالےٰ نے اُس پر دوزخ کی آگ حرام کی۔ (مشکوٰۃ
امرت سری، کتاب الایمان، جلد اوّل ص ۲۰ صحیح مسلم مترجم جلد اول، کتاب
الایمان ص ۱۲۵)

۱۳۔ حدیث مسلم۔ حضرت عثمان نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا۔ من مات وھو یعلم انّہ لا الٰہ الاّ اللّٰہ دخل الجنّۃ۔
(مشکوٰۃ۔ کتاب الایمان ص ۲۰ ومسلم ص ۱۱۸) ترجمہ جو کوئی مر جائے اور وہ یہ جانتا
ہو کہ سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کوئی سچا خدا نہیں وہ بہشت میں داخل ہوگا۔

۱۴۔ حدیث بخاری ومسلم حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت میں آیا کہ آپ کپڑا تان کر سوتے تھے پھر گیا اور جب پھر کر آیا تو آپ جاگے
اور فرمایا ما من عبدٍ قال لا الٰہ الاّ اللّٰہ ثمّ مات علےٰ ذالک
الا دخل الجنّۃ جو شخص کلمہ لا الٰہ الاّ اللہ کہکر فوت ہو جائے۔ تو وہ بہشت میں
داخل ہوگا۔ قلت وانّ زنیٰ وانّ سرق قال وانّ زنیٰ وسرق
(تین دفعہ عرض کیا گیا) قال وانّ زنیٰ وسرق علےٰ رغم انف ابی ذرؓ
(متفق علیہ۔ مشکوٰۃ امرت سری، کتاب الایمان جلد اول ص ۱۱۷) میں نے عرض
کیا اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے، حضور انور صلعم نے فرمایا اگرچہ وہ زنا
کرے اور چوری کرے (تیسری بار) فرمایا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے، ابوذرؓ
کی ناک رگڑ کر بہشت میں داخل ہوگا (علی رغم انف عرب کا محاورہ ہے کہ ناک
خاک آلودہ ہو) (صحیح مسلم مترجم ج اول ص ۲۰۶)

۱۵۔ حدیث اُسامہ۔ حضرت اُسامہ بن زید کہتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو حرقہ قبیلہ والوں پر بھجوایا ہم نے صبح سویرے ان پر
حملہ کیا ان کو شکست دی اور ایسا ہوا کہ میں اور ایک انصاری مرد حرقہ کے
ایک شخص مرد اُس سے بھڑ گئے، جب ہم نے اس کو گھیر لیا تو مجبور ہو کر وہ لا الٰہ
الاّ اللہ کہنے لگا یہ سنتے ہی انصاری نے ہاتھ روک لیا اور میں نے برچھا چلا کر

اُس کو مار ڈالا، جب ہم اُس جنگ سے لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو یہ خبر پہنچی فقال یا اسامۃ اقتلتہ بعد ما قال لا الٰہ الا اللہ حضور
نے فرمایا اُسے اسامہ تونے یہ کیا کیا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد اس کو مار ڈالا، مین نے
عرض کیا یارسول اللہ وہ دل سے نہیں کہتا تھا، اپنے بچانے کے لئے کہتا تھا آپ
وہی فرماتے رہے، بار بار مین نے آرزو کی کاش مین اسی دن مسلمان ہوا ہوتا (صحیح
بخاری مترجم پ ۱۷ ص ۳۲ کتاب المغازی والمعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور
ص ۲۰۹ ص ۲۱۰ ص ۲۱۲،

۱۶- **حدیث بخاری**، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک
شخص مرداس ابن نہیک تھوڑی سی بکریاں لئے ہوئے مسلمانون کو ملا، اپنا اسلام
ظاہر کرنے کے لئے السلام علیکم کہا مسلمانون نے اُس کو بہانہ خور سمجھکر مار ڈالا، اور
اُس کی بکریاں لے لین (اُسامہ بن زید نے اُس کو قتل کیا) اُس وقت اللہ تعالٰے
نے یہ آیت اُتاری ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا
(بخاری مترجم پ ۱۸ ص ۱۰۶ کتاب التفسیر مطبع احمدی لاہور۔ ترجمہ جامع ترمذی
جلد دوم ابواب تفسیر القرآن ص ۳۴۷)

۱۷- **حدیث اُسامہ**، مسلمانون کا ایک لشکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے مشرکون کی ایک قوم پر بھیجا اور وہ دونون ملے تو مشرکون مین
ایک شخص تھا وہ جس مسلمان پر چاہتا اسپر حملہ کرتا اور مار لیتا آخر ایک مسلمان نے
اُس کی غفلت کو تاکا اور لوگون نے ہم سے کہا کہ وہ مسلمان اُسامہ بن زید تھے،
پھر جب انہون نے تلوار اُسپر سیدھی کی تو اُس نے کہا لا الہ الا اللہ لیکن انہون
نے مار ڈالا اُس کو بعد اس کے قاصد خوشخبری لیکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم پاس آیا آپ نے اُس سے حال پوچھا اس نے سب حال بیان کیا، یہان
تک کہ اس شخص کا بھی حال کہا یعنی اُسامہ بن زید کا، آپ نے ان کو بلایا اور پوچھا
تم نے کیون اُس کو مارا، اُسامہ نے کہا یا رسول اللہ اس نے بہت تکلیف دی ہے
مسلمانون کو تو مارا فلانے اور فلانے کو اور نام لیا کئی آدمیون کا پھر مین اُسپر غالب
ہوا، جب اس نے تلوار کو دیکھا تو لا الہ الا اللہ کہنے لگا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے اُس کو قتل کیا انہوں نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا تم کیا جواب دوگے لاالٰہ الا اللہ کا جب وُہ قیامت کے دن آئے گا، اُنہوں نے کہا یارسُول اللہ دُعا کیجئے میرے لئے بخشش کی آپ نے فرمایا تم کیا جواب دوگے لاالٰہ الا اللہ کا جب وہ قیامت کے دن آئے گا، پھر آپ نے اس سے زیادہ کچھ نہ کہا، اور یہی کہتے رہے تم لا الٰہ الا اللہ کا کیا جواب دوگے جب وہ قیامت کے روز آویگا (صحیح مُسلم مترجم مطبع صدیقی ص ۲۱۲)

۱۸- حدیث خارجی - جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سونے کا ایک ٹکڑا تقسیم کیا ایک شخص کھڑا ہوا جس کی آنکھیں اندر گھسُی ہوئی تھیں، دونوں گال پھُولے ہوئے پیشانی بلند ڈاڑھی گھنی ہوئی سر منڈا ہوا تہ بند اُٹھائے ہوئے کہنے لگا یارسول اللہ صلعم اللہ سے ڈرو، آپ نے فرمایا ہات تیری کیا میں ساری زمین والوں میں اللہ سے ڈرنے کے لئے زیادہ لائق نہیں ہوں، خیر جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو خالد ابن ولید نے عرض کیا یارسول اللہ میں اس کی گردن اُڑا دوں آپ نے فرمایا نہیں شاید وہ نماز پڑھتا ہو، خالد نے عرض کیا یارسول اللہ بہت سے نمازی ایسے ہیں جن کی زبان اور دل منافق ہیں، آپ نے فرمایا، یہ تو صحیح ہے مگر مجھ کو یہ حکم نہیں ملا کہ لوگوں کے دل کی بات کھود کر نکالوں یا اُن کے پیٹ چیروں الخ (صحیح بخاری مترجم کتاب المغازی پ ۱۷ ص ۴۷، مطبع احمدی لاہور)

۱۹- حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ جناب نبی کرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اس بات کی گواہی دے لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدًا عبده ورسوله اور حضرت عیسےٰ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں اور اللہ کا کلمہ ہیں جو اس نے مریمؑ میں ڈالا اور اس کی طرف سے ایک روح ہیں (یعنی نے بلد پیدا ہوئے) اور بہشت برحق ہے اور دوزخ برحق ہے تو اللہ تعالےٰ اس کو بہشت میں لے جائے گا، گو وہ کیسے ہی اعمال کرتا ہو (ملاحظہ ہو صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور، کتاب بدءالخلق باب اقوال اللہ تعالےٰ واذکر فی الکتاب مریم پارہ تیرھواں ص ۱۰۶

المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی کتاب الایمان ص ۱۲۳،

۲۰- اشھد ان لا الٰہ الّا اللہ و اشھد ان محمداً رسول اللہ لا یلقی اللہ عز وجل بھما عبد غیر شاکٍ فیھما الّا دخل الجنۃ (صحیح مسلم مترجم کتاب الایمان ص ۱۲۱ مشکوۃ شریف جلد ۴ باب فی المعجزات امرتسری ص ۱۴۳۱) ترجمہ۔ آپ نے فرمایا مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے خدا کے اور مین گواہی دیتا ہون کہ مین اللہ کا بھیجا ہوا ہون جو بندہ اللہ سے ملے اور ان دونون باتون مین اس کو شک نہ ہو تو وہ جنت مین جائے گا،

۲۱- حضرت ابو مالک سے روائت ہے اس نے اپنے باپ سے سنا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کلمہ لا الہ الّا اللہ کہا اور ان چیزون کا انکار کیا جن کو لوگ سوائے خدا کے پوجتے ہین (آدمی ہون یا جن اوتار یا جھاڑ پہاڑ یا بت وغیرہ) تو اُس کا مال اور خون حرام ہوگیا اور اس کا حساب اللہ تعالے پر ہے (صحیح مسلم مترجم مطبع صدیقی لاہور۔ کتاب الایمان ص ۱۴۴ جلد اول۔ سنن نسائی جلد ثانی ص ۲۸۵، کتاب المحاربہ)

۲۲- کلمہ شریف کی ہے قال اللہ تعالیٰ لا الہ الّا اللہ حصنی فمن دخل حصنی امن عذابی (رواہ ابن عساکر۔ کنز العمال جلد ۱ ص ۱۵۸) ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا کلمہ لا الہ الّا اللہ میرا قلعہ (کوٹ) ہے جو شخص اس قلعہ کے اندر داخل ہوگیا وہ میرے عذاب سے بچ گیا،

۲۳- حضرت براء بن عازب سے روائت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مومن اپنی قبر مین بٹھلایا جاتا ہے اس کے پاس دو فرشتے آتے ہین وہ یہ گواہی دیتا ہے لا الہ الّا اللہ محمد رسول اللہ اور سورۂ ابراہیم مین اللہ تعالے کا فرمان ہے یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ کہ اللہ ایمان والون کو دنیا کی زندگی اور آخرت مین ٹھیک بات یعنی توحید پر مضبوط رکھتا ہے (صحیح بخاری مترجم، کتاب الجنازہ باب ما جاء فی عذاب القبر

پارہ پانچوان ص ۹۱) نوٹ حنفی مولویو یاد رکھو قبر مین توحید ورسالت پوچھی جاتی ہے حضرات اصحاب ثلاثہ کی محبت اور اقرار خلافت کوئی نہین پوچھتا، (بقول سُنّی)،

۲۴-حضرت عبد اللہ بجلی کے بیٹے جریر سے روایت ہے کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان باتون پر بیعت کی انّ لا الہ الّا اللہ وانّ محمداً رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والسمع والطاعۃ والنصح لکل مسلم (صحیح بخاری مترجم۔ کتاب البیوع۔ پارہ آٹھوان ص ۶۶)

ترجمہ:- گواہی دیتا ہون اس کی کہ اللہ کے سوائے کوئی عبادت کے لائق نہین اور بے شک محمد صلعم اُس کے بھیجے ہوئے ہین اور نماز درستی سے ادا کرتا رہون گا اور زکوٰۃ دیا کرون گا اور حاکم اسلام کا حکم سنون گا اور مانون گا اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہون گا، نوٹ اللہ کا پیارا حبیب پانچ شرائط کو بناء اسلام فرماتا ہے اور کلمہ گو کو مسلمان بتاتا ہے مگر ملّا حنفی کلمہ گو مسلمانون کو کافر بتلاتا ہے، جناب رسول اللہ صلعم کا تو حکم ہو کہ اہل قبلہ کی تکفیر مت کرو، مگر یہ چھوٹا موٹا نقص نکال کر شیعہ مسلمانون کو کافر بناتا ہے، حالانکہ مذہب سنّی یہ ہے کہ اہل حق کے نزدیک خوارج بھی اور اہل بدعت کی طرح کافر نہین، (صحیح مسلم مترجم جلد ۱ ص ۱۷۴)

۲۵-حضرت ابو ہریرہ سے روائت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا من اٰمن باللہ وبرسولہ واقام الصلوٰۃ وصام رمضان کان حقاً علی اللہ ان یدخلہ الجنۃ جاھد فی سبیل اللہ او جلس فی ارضہ التی ولد فیھا الخ (صحیح بخاری مترجم پ ۱۱ ص ۴۰، کتاب الجہاد والسیر) ترجمہ جو شخص اللہ اور اُس کے پیغمبر پر ایمان لائے اور نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر اُس کا حق ہے کہ اس کو بہشت مین لے جائے خواہ وہ جہاد کرے خواہ اُسی ملک مین بیٹھا رہے جہان پیدا ہوا ہے،

۲۶-حضرت انس بن مالک سے روائت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم صبح نکلتے ہی سویرے حملہ کرتے تھے اور اذان پر کان لگائے رہتے تھے اگر اذان سنتے تو پھر حملہ نہ کرتے اس خیال سے کہ وہ لوگ مسلمان ہوں گے نہیں تو حملہ کرتے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سُنا اللہ اکبر اللہ اکبر آپ نے فرمایا یہ تو اسلام پر ہے، یعنی مسلمان ہے، پھر یہ کہتے سُنا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ آپ نے فرمایا تو دوزخ سے نکل گیا یعنی جہنم سے نجات پائی، لوگوں نے دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا (صحیح مسلم مترجم ص ۲۹۵ مطبع صدیقی لاہور)

۲۷، حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے مشرکوں سے لڑنے کا حکم ہوا ہے، جب تک وہ اس بات کی گواہی دیں، ان لا الٰہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ تحقیق اللہ تعالےٰ کے سوائے کوئی لائق عبادت نہیں اور بیشک حضرت محمد اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز ہماری نماز کی طرح پڑھیں اور نماز میں ہمارے قبلہ کی طرف منہ کریں اور ہمارے ذبح کیے ہوئے جانور کھائیں، جب یہ سب باتیں کرنے لگیں تو ہم پر اُن کے خون اور مال حرام ہو گئے، مگر کسی حق کے بدلے (یعنی حد قصاص میں، (سنن نسائی جلد ثانی مترجم مطبع صدیقی ص ۲۸۵ کتاب المحاربہ)

۲۸۔ حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے اتنے میں ایک شخص آیا اُس نے چپکے سے آپ سے کچھ کہا آپ نے فرمایا اس کو قتل کرو، پھر آپ نے فرمایا کیا وہ گواہی دیتا ہے لا الٰہ الا اللہ، وہ شخص بولا جی ہاں آپ نے فرمایا اس کو مت قتل کرو، کیونکہ مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا ہے، یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں، پھر جب وہ یہ کہیں تو انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچا لیا، مگر کسی حق کی وجہ سے، اور حساب ان کا اللہ پر ہے، (سنن نسائی مترجم جلد ثانی ص ۲۸۹)

نوٹ جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اس کی جان محفوظ ہو گئی اور مال بھی محفوظ ہو گیا البتہ اگر کسی کا خون کرے گا تو اُس کے بدلے مارا جائے گا، اور اگر کسی کے مال کا ضامن ہو گا تو اُس سے ملن دلایا جائے گا، پھر اگر اُس نے ظاہر میں کلمہ پڑھا ہے اور دل میں اُس پر یقین نہیں تو خدا اس سے سمجھے گا، دونوں کے حال

دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہین (حاشیہ سنن نسائی جلد ثانی ص ۳)

۲۹- گناہ سے کافر نہین ہوتا حضرت انس بن مالک سے روائت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے،
تین چیزین ایمان کی جڑ ہین، الکف عمن قال لا الہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجه من الاسلام بعمل الخ بند رہنا اُس شخص سے کہ جس نے کہا، لا الہ الا اللہ اُس کو بسبب گناہ کے کافر مت کہہ اور اُس کو کسی عمل کے باعث اسلام سے نہ نکال اور جہاد جاری رہنے والا ہے جب سے مجھ کو اللہ نے بھیجا ہے یہان تک کہ اس اُمت کا آخر دجّال کو قتل کرے، نہ موقوف کرے اس کو ظلم ظالم کا اور نہ عدل عادل کا، اور ایمان لانا تقدیرون کے ساتھ (رواہ ابو داؤد)
مشکوٰۃ شریف، باب الکبائر و علامات النفاق- الفصل الثانی جلد اول ص ۲۹)

فتاوی مجتہدین عظام و علمائے کرام اہلسنت والجماعت

ا- فتوی امام اعظم صاحب کوفی، حضرت نعمان بن ثابت کوفی امام اعظم صاحب فرماتے ہین، لا نکفر مسلما بذنب من الذنوب وان كانت کبیرۃ" اذا لم یستحلها ولا نزیل عنه اسم الایمان (شرح فقہ اکبر کانپوری ص ۸۶) ترجمہ ہم کسی مسلمان کو اُس کے گناہون کے باعث اگرچہ بڑے سخت ہون کافر نہین کہتے جب تک وہ گناہ کو حلال نہ سمجھے، اور نہ ہم اُس کو بے ایمان کہتے ہین،

ب- امام اعظم صاحب بانی مذہب سنی حنفی کا فتوی ہے لا نکفر احدًا من اهل القبلة (فتوی قطبیہ) ہم اہل قبلہ مین سے کسی کو کافر نہین کہتے،

۲- فتوی امام شافعی صاحب وغیرہ " امام شافعی صاحب اور تمام دیگر علماء کرام اہلسنت والجماعت اہل قبلہ کو گناہون کے باعث کافر نہین کہتے۔
(الیواقیت والجواہر ص ۲۷۴)

ب- آدمی اپنی زبان روکے رکھے، ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نہ کہے شاید اس پر پلٹ پڑے اور خدا کے غضب مین گرفتار ہو، مسلمان گناہ کرنے سے

جیسے قتل یا زنا کرنے سے کافر نہیں ہوتا (صحیح مسلم مترجم جلد اول ص ۴۰ مطبع صدیقی لاہور)

۳- فتویٰ نووی شارح مسلم جو شخص اہل قبلہ مین سے ہو وہ کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ ہوگا نہ کسی بدعت کی وجہ سے یعنی اس کی تکفیر نہ کرین گے البتہ اگر اسلام کے کسی ضروری رکن کا انکار کرے جس کا ثبوت بتواتر اور اتفاق ہے جیسے نماز یا روزہ کی فرضیت کا یا خمر کی حرمت کا یا زنا یا ناحق قتل کی حرمت کا تو وہ کافر کہا جائے گا، (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اوّل، کتاب الایمان ص ۷، مطبع صدیقی لاہور)

۴- فتویٰ مولوی عبدالحی صاحب حنفی لکھنوی، مجموعہ فتاوی جلد اوّل ص ۲- ص ۹۱ ص ۹۲ پر ہے،

تبرائی شیعہ کافر نہیں گو سب صحابہ کرتے ہون، وہ فاسق ہین، کافر نہیں، ذبیحہ اُن کے ہاتھ کا حلال ہے حرام نہیں، مناکحت بھی ان کے ساتھ درست ہے، (منقول از فتوی قطبیہ)

۵- فتویٰ سید اشرف علی صاحب تھانوی حنفی، فتاوی امدادیہ مین ہے، رافضی دو قسم کے ہین، ایک وہ جن کے عقائد حد کفر تک پہنچ گئے ہون ایسے شخص کے جنازہ کی نماز اصلاً درست نہین کیونکہ شرائط صلواۃ جنازہ سے اسلام میت کا ہے، اور دوسرا وہ جس کے عقائد حد بدعت تک ہون اُس کا حکم یہ ہے کہ اگر اُس کے جنازہ کی نماز کسی نے نہ پڑھی ہو تب تو پڑھ لینا چاہیئے، کیونکہ جنازہ مسلم کی نماز علی الکفایہ فرض ہے (از فتوی قطبیہ)

۶- فتویٰ مولوی وحید الزمان صاحب محدث حیدرآبادی، ایمان فقط اقرار کا نام ہے، یعنی جس نے اقرار کیا، اللہ کی توحید کا اور رسول صلعم کی رسالت کا، پس اُس پر احکام اسلام دنیا مین جاری کئے جائینگے اور اُس پر کفر کا حکم نہ لگایا جائیگا (سنن ابن ماجہ مترجم جلد اوّل مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۲۷ و صفحہ ۲۱)

۷- فتویٰ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری محدث، فاضل ایڈیٹر اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۲ جون ۱۹۲۳ء مین لکھتے ہین، شیعہ اور سنّی مین اختلاف شدید ہے لیکن اجمالی طور پر اصولی اتفاق بھی ہے، مثلاً کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تصدیق دونون کرتے ہین، بس اس اصولی اتفاق کی وجہ سے میل ملاپ

جائز ہے (ب) فاضل ایڈیٹر اخبار اہلحدیث ایک عیسائی کے جواب مین تحریر فرماتے ہین، صرف کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ معنی سمجھکر بالیقین پڑھ لینے سے داخل اسلام ہو جاتا ہے، (اخبار اہلحدیث امرتسر یکم مئی ۱۹۲۰ء جلد ۲۲)

ج۔ شیعون سے مناکحت جائز ہے (اخبار اہلحدیث جلد ۱۸ نمبر ۴ مورخہ ۴ صفر ۱۳۴۰ھ فتوی نمبر ۲۳۔

فتوی ابو شکور سلمی حنفی، ابو شکور سلمی کتاب التمہید فی التوحید مین لکھتے ہین، روافض کا کلام مختلف ہے، بعضے کلام سے کفر ثابت ہوتا ہے اور بعض سے نہین، اگر کسی رافضی نے کہا حضرت علیؓ خدا ہین اور آسمان سے نازل ہوئے کافر ہو گیا، اگر کہا کہ نبوت حضرت علیؓ کے واسطے آئی مگر حضرت جبرئیلؑ نے خطا کی وہ کافر ہے، اگر کسی نے کہا کہ حضرت علیؓ شیخین سے افضل ہین اور کسی نے کہا کہ عائشہ اور معاویہ پر لعنت جائز ہے کیونکہ وہ حضرت علیؓ کے مخالف تھے تو یہ کہنا کفر نہین، کیونکہ وہ تاویل کرتے ہین، (مجموعہ فتاوی عبدالحی جلد اص ۲۳۵ ص ۲۴۰)

نتیجہ پس آیات بینات و احادیث سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فتاوی مجتہدین عظام اور علمائے کرام اہل سنت والجماعت سے صاف ثابت ہوا کہ کلمہ گو مسلمان پابند صوم و صلوٰۃ کسی گناہ کبیرہ یا صغیرہ کے باعث ہرگز کافر نہین ہو سکتا، اور نہ وہ مسلمین و اسلام سے کسی فتنہ انگیز۔ اور کفر باز مفسد اور متعصب ملا مولوی کے فتوی سے خارج ہو سکتا ہے، کیونکہ کتاب اللہ اور سنت و فتاوی علماء اہل سنت کے مقابلہ مین اُس کے فتوے کی کوئی وقعت نہین ایک مجذوب کی بڑ کے برابر بھی حیثیت نہین اور نہ ہی اس زمانہ تہذیب اور روشنی و آزادی مین ایسی کفر نواز مولویون کے فتاوی کو کوئی محقق مسلمان قدر و منزلت کی نظر سے دیکھتا ہے، یہ سنی مفتی صاحبان کی سراسر تعصب و نفسانیت ہے اور اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صریح مخالفت ہے اور ہمارے ساتھ کسی ذاتی رنجش سے بغض و عداوت ہے آجکل چودھوین صدی مین مسلمانون کے اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے نہ کہ تفریق کی، مسلمانون پر آئے دن غیر مذاہب کے لوگ سخت حملے کر رہے ہین، سب فرقہ ہائے اسلام کو مل جلکر

دشمنان اسلام سے مقابلہ کرنا چاہیئے اور اپنی خانہ جنگیوں اور فروعات کے جھگڑوں اور رسالہ بازی اور کفر بازی کو چھوڑ دینا چاہیئے،
مکفر خود کافر ہے، یاد رکھو کہ جو ملا مولوی جب اپنے کسی بھائی مسلمان پر کفر کا فتویٰ لگاتا ہے تو وہ خود کافر ہو جاتا ہے،
ا-حدیث شریف عن ابن عمران النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اذا اکفر الرجل اخاہ فقد باء بہا احدہما ترجمہ عبد اللہ ابن عمر سے روائت ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دونوں میں سے کسی پر ضرور پلٹے گی،
ف یعنی اگر وہ کافر ہے حقیقت میں جس کو کافر کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہیں تو اس وقت کفر کہنے والے پر پلٹ پڑے گا، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان روکے رکھے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نہ کہے شاید اسی پر پلٹ پڑے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول ص ۱۷۴)
دوسری حدیث شریف حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روائت ہے انہوں نے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے تئیں کسی اور کا بیٹا کہیگا اور وہ جانتا ہو کہ اس کا بیٹا نہیں یعنی اپنے باپ کے سواء کسی اور کو باپ بتلاوے جان بوجھکر تو وہ کافر ہو گیا، یعنی اس نے ناشکری کی، باپ کا حق فراموش کر دیا، اور جس شخص نے اس چیز کا دعویٰ کیا، جو اس کی نہیں وہ ہم میں سے نہیں وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالیوے، اور جو شخص کسیکو کافر کہکر بلاوے یا خدا کا دشمن کہکر پھر وہ جس کو اس نام سے پکارا ایسا نہ ہو یعنی کافر نہ ہو تو وہ کفر پکارنے والے پر پلٹ آئے گا، (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول ص ۱۷۵ باب بیان حال ایمان من قال لاخیہ المسلم یا کافر)
نوٹ پس سُنی مفتی صاحبان ان احادیث کو پڑھکر عبرت حاصل کریں الحمد للہ ہم تو توحید-عدل-نبوت-امامت-قیامت کے قائل اور نماز-روزہ-حج-زکوٰۃ کے عامل ہیں، ہمارا تو کچھ نہیں بگڑتا ہم پر کفر کے فتوے لگانے والے خود کافر ہو رہے ہیں، وہ لوگ توبہ تائب کریں ورنہ دنیا میں شرمسار ہوں گے اور آخرت میں

ذلیل وخوار، مولویو! اسلام آباد پر اپنے ہاتھ سے بم بازی مت کرو،
نوٹ ایک شخص بار بار اپنے اسلام کا اقرار کرتا ہے، اور کلمات کفر یہ سے بریت ظاہر کرتا ہے مگر پھر بھی اُس کو کافر ٹھہرایا جاتا ہے اور جاہل لوگوں کو ملّا تلقین کرتے ہیں، کہ باوجود اقرار کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ یعنی باوجود اقرار توحید وختم رسالت وپابندیٔ صوم وصلوٰۃ اور اہل قبلہ ہونے کے پھر بھی کافر ہے کیونکہ وہ تثلاثہ پرست نہیں بلکہ خدا پرست ہے،

مذہب شیعہ ناجیہ میں کفر۔اسلام اور ایمان کا فرق

۱۔کفر کیا ہے، کفر کے معنی انکار کرنا، احسان فراموشی اور ناشکر گزاری کرنا۔ خدا اور رسُول کا نہ ماننا،

۱۔ جناب سیدنا امام جعفر صادق علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے فرمایا، من خالف کتاب اللہ وسنۃ محمدؐ فقد کفر (اصول کافی، کتاب العلم ص ۴۰ نولکشور) ترجمہ، جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور سنت سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کی اُس نے کفر کیا،

۲۔ من ترک اھل بیت نبیہ ضلّ ومن ترک کتاب اللہ وقول نبیہ کفر (اصول کافی۔کتاب العلم ص ۳۲) ترجمہ جس نے جناب نبی کرم صلے اللہ علیہ وآلہ کی اہلبیت علیہم الصّلوٰۃ والسلام کو چھوڑا وہ گمراہ ہو گیا، اور جس نے اللہ کی کتاب اور فرمان نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (حدیث) کو چھوڑا وہ کافر ہو گیا،

اسلام اور ایمان میں فرق (۳) الایمان اقرار وعمل والاسلام اقرار بلا عمل (اصول کافی ص ۳۷۲) ترجمہ ایمان زبان سے اقرار اور عمل کا نام ہے اور اسلام بلا عمل اقرار کا نام ہے،

۴۔ الاسلام ھو الظاھر الذی علیہ النّاس شھادۃ ان لا الٰہ الّا اللہ وان محمّدًا رسول اللہ واقام الصّلوٰۃ وایتاء الزّکوٰۃ و حج البیت وصیام شھر رمضان فھذا الاسلام وقال الایمان

معرفتہ ھذا الامر مع ھذا فان اقر بھا ولم یعرف ھذا الامر کان مسلماً وکان ضالاً (اصول کافی شیعہ، کتاب العلم ص ۳۷۲ نول کشور)
ترجمہ جناب صادق آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام تو وہ ہے جو عام مسلمانوں میں ظاہر ہے کہ گواہی دینا کہ سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی لائق عبادت نہیں اور بے شک حضرت محمدؐ اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز کا درست پڑھنا، زکوٰۃ کا دینا اور بیت اللہ شریف کا حج کرنا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا یہ اسلام ہے اور فرمایا کہ ایمان ان پنج بناء اسلام کے ساتھ ہماری ولائت اور اس امر کو بھی ماننا ہے اور جس نے اس امر کو نہ مانا، اور نہ پہچانا وہ مسلمان تو ہے مگر گمراہ مسلمان ہے (ص ۲۷۰ اصول کافی کو بھی دیکھو کہ ایمان کے ساتھ ولائت شرط ہے) پڑھو قولہ تعالےٰ یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولوا الامر منکم

۵۔ مسلم شریف میں اس کی تائید موجود ہے انصار سے اور حضرت علیؑ سے محبت رکھنا ایمان ہے اور ان سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول ص ۱۸۶)

۶۔ آثار صحابہ: ابن حبیش اسدی کوفی جو ایک سو ستائیس برس کے ہو کر فوت ہوئے اور انہوں نے جاہلیت کا زمانہ دیکھا تھا، انہوں نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا، قسم ہے اس کی جس نے دانہ چیرا، اور جان بنائی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے مجھ سے عہد کیا تھا ان لا یحبنی الا مومن و لا یبغضنی الا منافق (صحیح مسلم مترجم جلد اول ص ۱۸۷) کہ مجھ سے مومن محبت رکھے گا، اور منافق دشمنی رکھے گا،

نوٹ پس آئمہ اطہار علیہم السلام کے فرمان سے ثابت ہوا، کہ تمام اسلامی فرقے کلمہ گو ظاہر مسلمان ہیں وہ ہرگز کافر نہیں، ہاں جو مسلمان اہل بیت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محب مطیع و تابع ہیں وہ مسلمان بھی ہیں اور مومن بھی ہیں، افسوس ہے کہ جو سنی مسلمان ان مومنین محبان جناب امیر المومنین علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں وہ اپنا اسلام ضائع کرتے ہیں،

سبّ صحابہ کفر نہیں

فتوی قطبیہ: محققین مین سے بھی ایک گروہ ایسا ہے جو سبّ صحابہ کے حلال جاننے والے کو کافر کہتا ہے یہ لوگ اس وجہ سے بھی کافر ہین کہ اصحاب ثلاثہ کو کافر کہتے ہین،

فتوی صابریہ: کوئی شیعہ سبّ صحابہ کو حلال نہین جانتا، مذہب شیعہ مین سب وشتم وگالی گلوچ، فحش بکواس سب ناجائز وحرام ہین خواہ صحابہ ہون یا غیر صحابہ کسی کو گالی دینا جائز نہین، شرافت وتہذیب سے بھی باہر ہے اور شیعہ تمامی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسلام کے اقراری ہین کوئی متکلم ومفسر ومحدث وفقیہ وعالم شیعہ تکفیر صحابہ کا قائل نہین ہے، عوام وجہال اہلسنت نے صرف مذہب امامیہ فرقہ ناجیہ کو عداوت وبغض وحسد کے باعث بے فائدہ بدنام کیا ہے اور مسلمانون کو راہ نجات سے دور کیا ہے جو مسلمان توحید ورسالت اور قیامت کا مقر ہے وہ دائرہ اسلام مین داخل ہے اُس کو کوئی گناہ اسلام سے خارج نہین کر سکتا سوائے انکار توحید اور ختم رسالت کے، ہم حضرات اصحاب ثلاثہ کو مسلمان اور اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مانتے ہین کافر ہرگز نہین جانتے، جو شخص حضرت اصحاب ثلاثہ کو سب وشتم گالی گلوچ دیتا ہے وہ گناہ کرتا ہے کافر نہین ہو جاتا،

۱- امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ زبان کو روکو، مخالفین اور آئمہ مخالفین کو لعن کرنے سے باز رہو اس لئے کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے، کہ مشرکین پر مسلین لعنت نہ کرین اس لئے تاکہ مشرکین اسلام وقرآن ومحمدؐ وآل محمدؐ پر لعن نہ کرین اور یہ امر سبب ایذائے مومنین کا ہوگا، (وسائل الشیعہ کتاب الامر بالمعروف)

۲- کتاب اصول کافی کلینی باب اسباب ص ۷،۴۵ مطبع نول کشور پر ہے، جناب امام ابو جعفر علیہ السلام سے روائت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سباب المومن فسوق وقتالہ کفر ترجمہ مومن کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کا قتل کرنا کفر ہے،

۳- شرح ابن میثم مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ما بعثت سباباً ولعاناً مین گالی دینے والا اور لعنت کرنے والا رسولؐ

نہین بھیجا گیا،

۴- نہج البلاغۃ مین ہے کہ جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام کو خبر ملی کہ جناب کے لشکری جنگ صفین مین اپنے مخالفین شامیون کو گالیان دیتے ہین، فرمایا انی اکرہ لکم ان تکونوا سبابین ولکنکم لو وصفتم اعمالھم کان اصوب فی القول و ابلغ فی العذر وقلتم مکان سبکم ایاھم اللھم احقن دماءنا ودماءھم و اصلح ذات بیننا و بینھم واھدھم من ضلالتھم حتی یعرف الحق من جھلہ ترجمہ مین ناپسند کرتا ہون کہ تم دشنام دہی کی عادت پکڑو اور اہل شام کو گالیان دو لیکن اگر تم ان لوگون کے بُرے اعمال اور حالات ظلم اور بغاوت کا ذکر کرو، تو البتہ اپنے قول مین سچے اور معذور ہو، بہتر یہ ہے کہ بجائے گالی گلوچ کے تم یہ دُعا کرو کہ خدایا ہمارے اور اُن کے خون بہانے سے بچا، اور ہم مین اور ان مین صلح کرادے اور باغیان شام کو ہدائت فرما کہ اپنی گمراہی سے باز آئین تاکہ حق پہچانین،

۵- کتاب وسائل الشیعہ، خاتمہ کتاب المیراث مین ہے کہ ایک شخص نے کسی مجوسی کو جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے روبرو گالی دی، جناب نے اس کو جھڑکا اور منع فرمایا،

نوٹ - پس مذہب شیعہ پاک ہے کیونکہ اُس کے امام، رہبر اور پیشوا پاک اور مقدس و معصوم ہین اور تمام دنیا جہان سے اعلیٰ اشریف اور مہذب ہین، اور مذہب شیعہ مین دشنام فحش اور سب و شتم - گالی گلوچ حرام ہے اور تعلیم ائمہؑ کے مخالف ہے اس لئے کوئی شیعہ سبی نہین ہو سکتا، ہان مذہب اہل حدیث و اہلسنت والجماعت کے پیشوایان و رہبران دین و بزرگان شرع مبین کے اعمال و عادات ایسے تھے کہ وہ ایک دوسرے کو گالی گلوچ دیتے تھے، اور بد تہذیبی اور بد اخلاقی سے پیش آتے تھے، اور کتب معتبرہ اہل سنت سے ثابت ہے کہ سب صحابہ کفر نہین اور نہ کسی مجتہد نے فتویٰ کفر دیا ہے،

۶- الف- صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور - کتاب الایمان - باب خوف المومن پارہ اول ص ۲۵ پر ہے،

انّ النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال سباب المسلم فسوق وقتاله
کفر ترجمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینے سے
آدمی فاسق ہو جاتا ہے اور مسلمان سے لڑنا کفر ہے (بخاری)

۷-ب عن انس وابی ھریرۃ انّ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم قال المستبان ما قالا فعلی البادی مالم یعتد المظلوم
(رواہ مسلم- مشکوٰۃ جلد۳ باب حفظ اللسان ص ۳۶۴) ترجمہ
حضرت انس اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو گالی دیں تو گناہ اُسی پر
ہے کہ جس نے اول گالی دی، اگر مظلوم نے گالی میں زیادتی نہ کی،

ف- معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہے اگر گالی دینا کفر ہوتا تو جناب
رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کفر کا حکم فرماتے لیکن گالی دینا گناہ فرمایا

۸-ج- اللہ تعالے فرماتا ہے لا یحبّ اللہ الجھر بالسوء من القول الّا
من ظلم (پ ۶) اللہ کو پسند نہیں کہ کوئی کسی کو منہ پھوڑ کر بُرا کہے مگر جس
پر کسی طرح کا ظلم ہوا ہو اور وہ منہ پھوڑ کر ظالم کو بُرا کہہ بیٹھے تو معذور ہے،

نوٹ- اس آیۂ شریفہ سے گالی کا جواب دینا جائز ہوا، اگر گالی دینا کفر ہوتا تو
اللہ تعالے صاف ممانعت فرماتا،

۹-د شرح فقہ اکبر مطبوعہ کانپور ص ۸۶ پر ہے سبّ الشیخین وقتلھما
لیس بکفر حضرت ابوبکر وحضرت عمر کو گالی دینا اور ان کا قتل کرنا کوئی کفر
نہیں ہے،

۱۰- ہ جو صحابہ کو گالی دینا جائز سمجھے وہ کافر نہیں (درّ مختار مترجم جلد اول ص ۲۶۱
بحوالہ حقیقۃ الفقہ سنّی ص ۸۰)

۱۱- و شرح فقہ اکبر مؤلفہ ملا علی قاری سنی حنفی مطبوعہ کانپور کے ص ۸۶ پر ہے
انّ سبّ الشیخین لیس بکفر کما صححہ ابو الشکور السلمی فی تمھیدہ
وذالك لعدم ثبوت بناہ وعدم تحقق معناہ فانّ سبّ المسلم
فسق کما فی حدیث ثابت یستوی شیخان وغیرھما فی ھذا الحکم

(شرح فقہ اکبر ص ۸۶) خلاصہ مطلب یہ کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو گالی دینے سے کوئی کافر نہین ہو جاتا، جیسا کہ ابو الشکور سلمی نے اپنی کتاب تمہید مین صحیح کہا ہے کہ اس کا کوئی ثبوت نہین کیونکہ ہر ایک مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس حکم کے ماتحت حضرات شیخین وغیرہ سب برابر ہین (زیادہ دیکھو فتاوی عبدالحی لکھنوی جلد دوم ص ۲۴۰ جلد اوّل ص ۲۳۵)

۱۲- ن- مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی فتاویٰ مجموعہ جلد دوم ص ۲۴۰ پر لکھتے ہین، صرف تبرّائی شیعہ کافر نہین-

۱۳- ح- جو ایسے نہ ہون (یعنی منکر ضروریات دین نہ ہون) گو سبّ صحابہ کرتے ہون وہ فاسق ہین کافر نہین، ذبیحہ ان کے ہاتھ کا حلال ہے، حرام نہین، مناکحت بھی ان کے ساتھ درست ہے (مجموعہ فتاوی مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی جلد ۲ ص ۲۴۰ بحوالہ فتوی مولوی قطب الدین مفتی"

۱۴- ط- صواعق محرقہ فارسی بطبع محمدی لاہور کے ص ۷۰ سطر ۲ اور سطر اخیر اور ص ۹۲ و ص ۹۳ کا خلاصہ مطلب و مفہوم یہ ہے کہ رافضی کو صرف گالی نکالنے کے سبب کفر کا فتوے نہین دینا چاہیئے،

۱۵- ی- امام المحدیث علامہ ابن تمیمہ حنبلی صارم مسلول ص ۵۸۴ پر تحریر فرماتے ہین کہ غیر انبیا کو گالی دینا مطلقاً مستلزم کفر نہین کیونکہ بعض صحابہ نے بعض صحابہ کو عہد نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین گالی دی ہے اور کوئی ان کے کفر کا قائل نہین،

نوٹ، پس نتیجہ نکلا کہ کوئی مسلمان کسی صحابہ یا غیر صحابہ کو گالی دینے سے کافر نہین ہو جاتا، ہان فاسق و فاجر گنہگار سزاوار ضرور ہے اللہ تعالے تمام مسلمانون کو سب دشتم سے محفوظ رکھے، آمین،

سبّی واجب القتل نہین ابو برزہ اسلمی سے روائت ہے کہ ایک شخص نے ابو بکر کو سخت کہا (گالی دی) مین نے کہا اس کو قتل کرون انہون نے مجھے جھڑکا اور فرمایا یہ درجہ رسول اللہ کے بعد کسی کا نہین (سنن نسائی مترجم جلد ثانی ص ۱۳۱ سطر اول)

ب، ابو برزہ سے روایت ہے کہ ابو بکر ایک شخص پر غصہ ہوئے بہت سخت بیان

تک کہ ان کا رنگ بدل گیا مین نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلعم قسم خدا کی اگر تم مجھکو حکم کرو تو مین اس کی گردن مارون، میرا یہ کہنا تھا اور ان پر جیسے ٹھنڈا پانی ڈال دیا، ان کا غصہ اس شخص پر سے جاتا رہا اور کہنے لگے اے ابا برزہ ثکلتک امک تیری مان تجھ پر روئے، یہ درجہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد کسیکو نہین (سنن نسائی جلد ثانی ص ۳۱۰)

تیسری روائت مین ہے کہ حضرت ابوبکر نے ایک شخص کو سخت کہا تو اس نے ویسا ہی جواب دیا (گالی کا جواب گالی) (سنن نسائی مترجم ص ۳۱۱)

۱۷۔ فتویٰ فاضل ایڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر مجریہ اخبار اہل حدیث ۵ جون ۱۹۲۵؁ء س نمبر ۱۶۰، روافض جو کہ صحابہ کرام اور خلفائے راشدین وغیرہ کو گالی دینا ان کا شیوہ ہے ان کو مسلمان جاننا ان سے میل جول رکھنا اہل حدیث کے نزدیک کیسا ہے اگر ان کو مسلمان جانین تو ان کی اقتدا کرنا نماز مین جائز ہے یا نہین، اور خلفائے راشدین کو گالی دینے والا کس سزا کا مرتکب ہے،

ج نمبر ۱۶۰۔ خلفائے راشدین کو گالی دینا یا ان کی ہتک کرنا گویا پیغمبر اسلام کو گالی دینا ہے اور اسلام کی ہتک کرنا ہے جو باعث سخت ضلالت و گمراہی ہے، مگر چونکہ تاویل کی آڑ مین کرتے ہین لہذا اسلام سے خارج نہین، (شرح فقہ اکبر للقاری)

رافضی۔ خارجی۔ معتزلہ وغیرہ فرقون کے پیچھے نماز پڑھنی آئمہ فقہا کے نزدیک جائز ہے، ملاحظہ ہو رد المحتار شامی مصری جلد ۳

جواب شیعہ، فاضل ایڈیٹر اخبار اہل حدیث نے سوال گندم جواب چینہ کے مطابق فتوے دیا ہے، سائل اہلحدیث کا فتوے دریافت کرتا ہے مفتی فقہا کا گھر دکھلاتا ہے سنئے جناب کتاب اللہ و سنت کے رو سے حضرات ثلاثہ کو گالی دینا ہتک اسلام ہے اور نہ ہی سبّ و توہین رسول انام علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام ہے ہان گالی دینا کمینہ پنی اور گناہ ضرور ہے مگر کفر و ضلالت اور گمراہی ہرگز نہین ورنہ صحابہ ایک دوسرے کو گالی و گلوچ نہ دیتے، کوئی شیعہ اصحاب النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو گالی دینا کار ثواب نہین جانتا، اور نہ

گالیون کی تاویل کرتا ہے، فحش کلامی، سب وشتم - گالی گلوچ - بجو اس سب کے سب مذہب شیعہ مین حرام ہین چونکہ حضرات اصحاب ثلاثہ نے خاندان نبوت صلعم کے ساتھ بعد وفات سرورکائنات صلعم سخت بد۔ اوکی ہے اور ان کے حقوق کو پامال کیاہے، وصایائے نبوی کو چھوڑکر بعیت خم غدیر کو توڑ کر اپنی اجماعی خلافت کو قائم کیاہے اور باغ فدک کو چھین لیا اور بعیت جبریہ کے واسطے آگ اور لکڑیان لیکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور اولاد جناب سیدہ معصومہ صلوات اللہ علیہا کا گھر پھونکنے اور جلانے کو آمادہ ہوئے تھے اس لئے شیعیان ومحبان اہل بیت النبوۃ صلعم حضرات ثلاثہ کو خلفائے رسول ہرگز نہین مانتے اور نہ ہی ان کو اپنا امام وپیشوا جانتے ہین، ان سے تبرّا یعنی بیزاری کرتے ہین، سبّ وشتم، تبرّا اور لعنت مین بہت فرق ہے ردیکھو ثبوت خلافت حصہ۲) اگر سبّ وشتم اور تبرّا کرنے سے کوئی مسلمان کافر ہوسکتا ہے توسب سے اول اس کا اثر دربار رسول مقبول پر پڑنا چاہیئے کیونکہ قرن اوسطے کے جلیل القدر صحابہ اور خلفائے اسلام سب کے سب اس کے مرتکب رہے، ایک دوسرے کو گالیان دیتے رہے اور لعنت کرتے رہے، اُمید ہے کہ مفتی صاحبان ضلع جھنگ ہماری تحقیقات سے فائدہ اُٹھائین گے اور آئندہ مسلمانون پر خواہ مخواہ ناحق فتاوی کفر نہ لگائین گے،

ب کیا مفتیان ہندو پنجاب کو یہ معلوم نہین کہ جن شیعیان ومحبان اہل بیت نبوت پر کفر کا فتوے لگاتے ہین وہ بفرمان جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشتی وناجی فرقہ ہے، پڑھو یا علیؑ انت وشیعتك فی الجنّۃ اے علیؑ تو اور تیرے شیعہ بہشتی ہین (صواعق محرقہ، الدین الخالص، دار قطنی، درّ منثور سیوطی)،

ج - حضرت ابن عباس رضؓ سے روائت ہے جب آئت کریمہ انّ الذین امنوا وعملوا الصّالحات اولئك ھم خیر البریّۃ نازل ہوئی تو جناب سرور عالم صلعم نے فرمایا، یا علیؑ تو اور تیرے شیعہ قیامت کو راضی وخوشی ہون گے، اور تیرے دشمن خوار وذلیل ہون گے رد یکھو کتب سنیّہ صواعق محرقہ فارسی ص۱۰۲ ابن عساکر، درّ منثور سیوطی، ارجح المطالب) مفصل بحث شیعہ وسنی دیکھو الکلام الملیح

۱۸- **دربار رسول مقبول و سبّ صحابہ** مذہب سنّی میں ہے کہ پاک اور مقدّس دربار جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درباری صحابہ کے اخلاق و تہذیب و سیرت ایسی تھی کہ وہ ایک دوسرے کو لعنت، گالی گلوچ، سب و شتم و فحش کلامی کرتے رہے، بغض اور عداوت، قتل و غارت، فتنہ و فساد کا انہوں نے بیج بویا اور اخلاق محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اثر ان پر کچھ بھی نہ تھا، حتّیٰ کہ محدثین نے اخلاق محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی دھبہ لگایا۔ سُنو،

اوّل۔ جناب رسول اللہ صلعم کا سبّ کرنا بی بی صفیہ کو گالی ایام حج میں صفیہ بنت حی کو حیض آگیا، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حال سن کر فرمایا، ارے بانجھ سر منڈی تو ہم کو اٹکا رکھے گی (پنجابی گالی ہے سڑھ رن سر مناون) ملاحظہ ہو صحیح بخاری، کتاب المناسک، باب اذا حاضت المرۃ پ ص ۲۶-۳۹ مطبع احمدی لاہور)

ب، ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ مقصد اول ماثر ابوبکر ص میں ہے، کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر تجھ میں شرک چیونٹی کی چال سے رینگتا ہے، حضرت ابوبکر نے عرض کیا کیا موحد بھی مشرک ہو سکتا ہے، حضور انور نے جواب دیا ثکلتك اُمّك تیری ماں تجھ پر روئے الخ (یہ عرب کی ہندبانہ گالی ہے (ب) حضور انور نے دو آدمیوں پر لعنت کی، اور ان کو گالی دی (صحیح مسلم ص ۲۵۳۳

ج۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک میں فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے چشمہ کے پاس جائے تو اس پانی کو ہاتھ نہ لگائے جب تک میں نہ آؤں، پہلے دو آدمی (صحابہ) پہنچ گئے اور چشمہ کے پانی کا یہ حال تھا کہ جوتی کے تسمے برابر پانی ہو گا، وہ بھی آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن دونوں آدمیوں سے پوچھا تم نے اس کے پانی میں ہاتھ لگایا انہوں نے کہا ہاں، آپ نے ان کو بُرا کہا، گالی دی (فسبہما النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) (ملاحظہ ہو المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور ص ۱۲ ۳ ۲ باب فی معجزات النبی ص)

نوٹ:- اللہ کا پیارا نبی صلعم صاحب خلق عظیم اپنے صحابہ کو گالی دے رہا ہے،

اگر صحابہ کا گالی دینا کفر ہے تو مولوی قطب الدین اور اس کے معاونین مدبین انجمن خادم المسلمین کفر کی شین حضور انور کی طرف پھیرین ہیں صحیح مسلم معتبر کتاب سُنی سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کو گالیان دینا سنت و اسوۂ حسنہ رسول مقبول صلعم ہے اور کار ثواب ہے، اگر گالی دینا کفر ہوتا تو آنحضرت صلعم جو دنیا مین بشیر اور نذیر ہو کر آئے تھے، اس فعل کے مرتکب نہ ہوتے، قولوا للناس حسنا پر عمل فرماتے، گویا مذہب سنی ثابت کرتا ہے کہ آنحضرت صلعم احکام الہٰی کی پروا نہ کرتے تھے، افسوس مذہب سنیؓ نے کیا افترا و بہتان باندھا ہے،

دوم اُمّہات المومنین کی تہذیب و گالی گلوچ

حضرت عمر کی بی بی نے جب آپ کو سامنے جواب دیا تو آپ نے بُرا مانا، ان کی بیوی کہنے لگی تم نے میرا جواب دینا کیون بُرا سمجھا ہے، قسم خدا کی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بی بیان آپ کو جواب دیتی ہین اور کوئی بی بی تو ایسا کرتی ہے کہ دن بھر شام تک آپ سے خفا رہتی ہے، حضرت عمر یہ سنکر اپنی صاحبزادی بی بی حفصہ کے پاس گئے، اور کہا کہ حفصہ تم لوگون کا کیا حال ہے، تم مین کوئی تمام دن آنحضرت صلعم کو غصّہ مین رکھتی ہے، اس نے کہا ہان الخ (صحیح بخاری مترجم پ ۹ ص ۸۶ کتاب المظالم)

ب، آنحضرت صلعم بی بی عائشہ کے پاس بیٹھے تھے اتنے مین دوسری ایک بی بی صفیہؓ یا اُم سلمہ یا زینب یا حفصہ نے اپنی لونڈی کے ہاتھ ایک پیالہ کھانے کا بھیجا، حضرت عائشہ نے غصہ مین آکر ایک ہاتھ مارا وہ پیالہ توڑ ڈالا، آنحضرت صلعم نے پیالہ اُٹھا کر اس کو جوڑا اور کھانا اس کے اندر رکھا، الخ (صحیح بخاری مترجم، کتاب المظالم پ ۹ ص ۹۲ مطبع احمدی لاہور)

ج- بی بی عائشہ اور بی بی زینب کا گالی گلوچ، ام المومنین زینب آئین اور سخت گفتگو کرنے لگین، آپ کی بی بیان ابن ابی قحافہ کی بیٹی کے مقدمے مین انصاف چاہتی ہین، آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہین اور آواز بلند کی، حضرت عائشہ اس وقت بیٹھی ہوئی تھیں، تناولت عائشۃ وھی قاعدۃ منتبھا ان کو بُرا بھلا کہنے لگین، یہان تک کہ آنحضرت صلعم حضرت عائشہ کی طرف دیکھنے

لگے آپ کا یہ مطلب تھا کہ وہ کیوں نہیں بولتیں آپ کی مرضی پا کر وہ بھی بولنے لگی اور زینب کو جواب دینے لگیں، اور ان کو خاموش کر دیا، آپ نے پھر حضرت عائشہ کی طرف دیکھا اور فرمایا آخر یہ کس کی بیٹی ہے ابو بکر کی بیٹی ہے، (صحیح بخاری مترجم پ ۱۰ ص ۳۵ کتاب الہبہ باب من اھدی الی صاحبہ مطبع احمدی لاہور المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور ص ۱۲۱ ۲ باب فضائل عائشہ جلد سادس)

نوٹ، اس صحیح حدیث بخاری سے ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ازواج النبی صلعم میں مساوات و عدل سے کام نہیں لیتے تھے کہ بی بیاں شاکی رہتی تھیں، دوسرا ازواج النبی صلعم کے اخلاق و تہذیب اعلےٰ درجہ کے نہ تھے، وہ جناب رسالت مآب صلعم کا لحاظ و ادب ہرگز نہ کرتی تھیں، آپ پر اونچی اونچی آوازیں کستی تھیں، تیسرے آپس میں لڑائی اور گالی گلوچ کرتی تھیں، چوتھے جناب رسالتمآب صلعم موجود رہتے اور وہ گالیاں دیتیں اور آپ منع نہ فرماتے، بلکہ خود لڑاتے رہتے، اگر گالی دینا کفر تھا تو امہات المومنین جناب سرور عالم صلعم کے روبرو کیوں ایک دوسرے کو گالیاں دیتی تھیں، ان پر بھی فتویٰ کفر صادر ہو،

۴۔ انس نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نو بی بیاں تھیں اور آپ جب ان میں باری کرتے تھے، تو پہلی بی بی کے پاس نویں دن تشریف لاتے تھے، اور بی بیوں کا قاعدہ تھا کہ جس گھر میں آپ ہوتے تھے اس کے گھر جمع ہوتی تھیں، ایک دن جناب عائشہ کے گھر تھے، اور بی بی زینب آئیں اور آپ نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا، اور انہوں نے عرض کی کہ زینب ہے، سو آپ نے ہاتھ کھینچ لیا، اور بی بی عائشہ اور زینب کے بیچ میں تکرار ہونے لگی، یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں اور نماز کی تکبیر ہو گئی اور ابو بکر ان کے قریب سے گذرے اور عرض کی یا رسول اللہ صلعم آپ نماز کو نکلئے اور ان کے منہ میں خاک ڈالئے اور نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نکلے الخ (صحیح مسلم مترجم مطبع صدیقی لاہور باب القسم بین الزوجات ص ۱۵۰۳ جلد ۴)

۵۔ بی بی عائشہ کی گستاخی ام المومنین بی بی عائشہ سے روایت ہے

مین نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈھونڈھا تو اپنا ہاتھ ان کے
بالون مین ڈالا آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس تیرا شیطان آیا مین نے کہا، آپ کے
لئے شیطان نہین ہے فرمایا کیون نہین میرے لئے بھی شیطان ہے، اگر اللہ
تعالےٰ نے میری اس پر مدد کی، سو وہ میرا تابعدار بن گیا (ملاحظہ ہو کتاب
مذہب سنی سنن نسائی مترجم مطبع صدیقی لاہور جلد ثانی ص ۱۰۲ حدیث اخیر)
نوٹ۔ جناب بی بی عائشہ کی اطاعت وادب اور فرمانبرداری ملاحظہ ہو، کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہاتھا پائی کی سر کے یا داڑھی کے
بال پکڑ کر کھینچا پھر شیطان کا کلمہ کہا، مفتی صاحبان بی بی صاحبہ پر بھی کوئی فتویٰ
لگائیں کہ نبی آخر الزمان کی کہان تک بے ادبی جائز ہے،

ز۔ بی بی عائشہ کا لعنت کرنا حضرت محمد ابن بکر کی خبر شہادت سن کر حضرت
بی بی عائشہ کمال مغموم ہوئین، اور نالہ اور آہ
وزاری بشدت کیا اور بجائے قنوت کے معاویہ اور عمرو بن عاص پر لعنت کرتی
تھین، (ملاحظہ ہو تاریخ طبری جلد ۶ ص ۶۰ اور تاریخ کامل ابن الاثیر جزری
جلد ۳ ص ۱۵۵)

ح۔ بی بی عائشہ کا ظلم بی بی عائشہ کے حکم سے ابن انصاری کی داڑھی
و پلک و بھوین اور مونچھین خوب نچوائے
گئے، (تاریخ ابوالولید روضۃ المناظر ص ۱۸۸) واہ خوب احترام صحبت رسول
اللہ صلعم کا کیا پس شیعہ بحدیث اصحابی کالنجوم بایھما اقتدیتم اھتدیتم
کسی اصحاب کو برا کہین تو عین سنت اُم المومنین و صحابہ کرام ہے اور لعن کرنا
صحابہ پر سنت معاویہ و بی بی عائشہ ہے، سنی صاحبان غور کرین،

ط۔ بی بی عائشہ اور اُم حبیبہ کی عداوت حضرت عائشہ نے اپنے بھائی
عبدالرحمن کو عمرو بن عاص صحابی
گورنر مصر کے پاس بھیجا اور اپنے بھائی محمد ابن ابی بکر کے قتل کی شکایت
کی، اس نے معذرت پیش کی کہ یہ کام معاویہ نے کیا ہے، حضرت محمد ابن ابوبکر
کے قتل کی خبر جب مدینہ مین پہنچی اور آپ کا خونی قمیص دکھایا گیا تو عورت

اور مرد تعزیت کے واسطے جمع ہو گئے، پس اُم حبیبہ ہمشیرہ حقیقی معاویہ نے ایک ہنڈھا کا گوشت بھون کر بی بی عائشہ کے پاس بھجوا دیا اور یہ کہلا بھیجا دیکھو اس طرح پر تمہارے بھائی محمدؓ کا گوشت بھونا گیا ہے، اس کے بعد بی بی عائشہ نے بھونا ہوا گوشت کھانا ترک کر دیا، (ملاحظہ ہو کتاب سنی حیوٰۃ الحیوان دمیری جلد اول ص ۳۰۰)

سوم حضرت ابوبکر کا گالی دینا ا- تاریخ الخلفا سیوطی عربی ص ۴ مطبع سرکاری لاہوری ص ۴۴ پر ہے، کان ابوبکر سبابا اونسابا، حضرت ابوبکر بہت گالیاں دینے والے یا علم نسب جاننے والے تھے، حضرت عقیل صحابی اور چچازاد برادر جناب سید البشر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حضرت ابوبکر نے گالیاں دیں، عجب اخلاق صدیقی تھے،

۲- مشرک کو گالی، عروہ نے کہا اے محمدؐ قسم خدا کی تمہارے ساتھیوں کے منہ دیکھتا ہوں، یہ پنچ میل لوگ یہی کریں گے تم کو چھوڑ کر چل دیں گے، یہ سُن کر ابوبکر کو غصہ آیا، انہوں نے کہا اُبے جالات کا نظر چاٹ (امصص بظر اللات) ف- لات مشرکوں کا بت تھا ابوبکر نے فرمایا اپنے معبود کی شرمگاہ چوس کہیں یہ خیال بھی نہ کر لو کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو چھوڑ کر چل دیں گے، حالانکہ لات کا (نظر) نہ تھا (نظر) عورت کا ہوتا ہے، ابوبکر کی مراد یہ تھی، اپنی ماں کا ...... چوس اور مگر غصہ سے اس کی ماں کے بدل اس کے معبود کا نام لیا تاکہ اور زیادہ اس کی حقارت ہو (ملاحظہ ہو صحیح بخاری مترجم، کتاب الشروط مع الناس گیارھواں پارہ ص ۶ سو حاشیہ مطبع احمدی لاہور)

نوٹ اہل سنت کا صدیق اکبر اور یار غار افضل الصحابہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے روبرو مشرکین کو فحش گالی دیتا ہے اور اللہ تعالے کے فرمان کی صریح مخالفت کرتا ہے ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدواً بغیر علم (پ الانعام ع ۱۸) اے مسلمانو! جو لوگ خدا کے سوا دوسرے معبودوں کو حاجت روائی کے لئے بلاتے یعنی ان کی پرستش کیا کرتے ہیں ان کو برا نہ کہو کہ یہ لوگ بھی براہ نادانی ناحق ناروا خدا کو برا کہہ

بیٹھیں گے (ترجمہ نذیری)

۳۔ حضرت ابوبکر نے اپنے فرزند عبدالرحمن کو گالیاں دیں، پاجی وغیرہ کہا اور اپنے
مہمانوں کو کہا کہ اللہ تعالےٰ تمہارے واسطے یہ کھانا مبارک نہ کرے۔ (صحیح بخاری
مترجم پ ۳ ص ۳۰ مطبع احمدی لاہور)

۴۔ حضرت ابوبکر کی ایک دفعہ ایک یہودی سے تکرار اور گالی گلوچ ہوئی آپ نے
اس کو ایک تھپڑ رسید کیا یہودی روتا پیٹتا آنحضرت کے پاس گیا، الخ (صحیح
بخاری مترجم پ ۹ ص ۶۳ کتاب فی الخصومات)

۵۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر میں کسی بات پہ تکرار ہو گئی عمر کو غصہ آیا اور غصے میں
لوٹ کر چلے، (صحیح بخاری مترجم اٹھارواں پارہ ص ۱۳۴، کتاب التفسیر باب
قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا)

۶۔ حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کی داڑھی پکڑ لی، جب حضرت ابوبکر خلیفہ
اسلام ہوئے تو انہوں نے لشکر اسامہ کو روانہ کرنا چاہا، حضرت عمر ابن الخطاب
نے کہا کہ انصار اسامہ سے زیادہ بزرگ کی امارت چاہتے ہیں، اس پر حضرت ابوبکر
کو غصہ آیا اور حضرت عمر کی داڑھی پکڑ لی اور کہا ثکلتک امک یا ابن الخطاب
اے خطاب کے بیٹے تیری ماں تجھ پہ روئے (تاریخ ابو الفدا جلد اول ص ۱۶۵
تاریخ کامل، تاریخ طبری)

۷۔ حضرت ابوبکر نے کہا اجبوت الکلاب بارجل ازواج النبی ما رددت
جیشا اگر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کی ٹانگیں کتے گھسیٹ کے
لے جائیں تو بھی میں لشکر کو واپس نہیں کرتا، (حیوۃ الحیوان دمیری جلد اول
ص ۱۹۱، تاریخ الخلفاء عربی ص ۷۰)

۸۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ابن الخطاب ایک توریت کا نسخہ
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے اور کہا یا رسول اللہ یہ
توریت کا نسخہ ہے آنحضرت چپ رہے پھر حضرت عمر نے اس کو پڑھنا شروع کیا
جس پر جناب رسول اللہ کا چہرہ بدلتا گیا، حضرت ابوبکر نے کہا ثکلتک الثواکل
گم کرنے والیاں تجھکو گم کریں تو چہرہ جناب رسول اللہ صلعم کو نہیں دیکھتا،

الی آخرہ (مشکوۃ شریف جلد اول باب الاعتصام بالکتاب والسنہ ص۳۷ امرتسری)

حضرت ابوبکر کا گالی لعنت دینا ۹- بی بی عائشہ سے روائت ہے کہ جناب نبی کرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر پر گذرے اس حال مین کہ وہ اپنے غلام کو لعنت کرتے تھے، آنحضرت صلعم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا آیا تو نے کبھی دیکھا ہے کہ صدیق ہو، اور لعنت کرنے والا بھی ہو الخ (مشکوۃ شریف جلد ۳ باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم ص ۳۰۷ امرتسری)

۱۰- حضرت ابوہریرہ سے روائت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر کو گالی دی اس حال مین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے، آپ تعجب فرماتے تھے اور مسکراتے تھے، جب اس شخص نے گالی زیادہ دینی شروع کین تو حضرت ابوبکر نے بھی اس کی بعض گالیون کا جواب دینا شروع کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصہ ہوئے اور اٹھ کھڑے ہوئے، الخ (مشکوۃ شریف باب الرفق جلد ۳ ص ۱۳۴)

۱۱- جب حضرت ابوبکر نے ان مسلمانون کو قتل کرنا چاہا جنہون نے ان کی خلافت مین زکوۃ دینا بند کردیا تو خلیفہ دوم حضرت عمر نے ان کو بہت کچھ سمجھایا مگر حضرت ابوبکر نے غصہ ہوکر فرمایا جبار فی الجاھلیۃ خوار فی الاسلام یعنی زمانہ جاہلیت کفر مین تو سخت جابر تھا اب اسلام لاکر ذلیل وخوار ہوگیا (ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ مقصد دوم ص ۲۸ تاریخ الخلفا علامہ جلال الدین سیوطی)

نوٹ ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صحابہ کو گالیان دیتے تھے لعنت کرتے تھے، کیا گالیان دینا ان کے واسطے کار ثواب تھا، یا ان کو اللہ اور اس کے رسول صلعم کا حکم تھا اگر سب صحابہ کفر ہے،

تو دیکھئے حضرات اہلسنت والجماعت اپنے خلیفہ اول حضرت ابوبکر پر کیا فتوی لگاتے ہین، یاد رکھو کہ شریعت اسلام مین جو فعل برا ہے گناہ ہے یا کفر ہے اسکا حکم سب کے واسطے یکسان اور برابر ہے، اس حکم کی اطاعت سے نبی ورسول بھی

امام، اصحاب یا سُنی مستثنیٰ نہیں، یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ صحابہ کے واسطے گالیاں دینا ایک دوسرے کی توہین کرنا یا لڑنا جھگڑنا جائز ہو اور باقی امت کے واسطے ناجائز، یہ بھی خیال رہے کہ جو اللہ تعالےٰ جل شانہ کے مقبول بندے ہوتے ہیں، ان کے اخلاق بھی اعلےٰ ہوتے ہیں وہ لوگوں کو گالیاں نہیں دیتے، خوش خلقی اور شرافت و تہذیب سے پیش آتے ہیں مگر مذہب سنّی کا صحاح ستہ وغیرہ پکار کر کہہ رہا ہے کہ اکثر صحابہ ایک دوسرے کو گالی گلوچ کرتے تھے، پس انصاف کرو کہ سبّی کون فرقہ ہے شیعہ یا سنّی، خبردار ہوشیار آئندہ یہ تہمت مت لگانا کہ شیعہ صحابِ النبیؐ کو گالیاں دیتے ہیں، لعنۃ اللہ علی الکاذبین،

۱۲-حضرت ابوبکر مرتے وقت حضرت عمر کو شان صحابہ میں یہ وصیت فرماتے ہیں،
واحذرك هؤلاء النفر من اصحاب محمدؐ الذين قد انتفخت اجوافهم وطمحت ابصارهم واحبّ كل امرء منهم لنفسه (ازالۃ الخفاء مقصد ۲ ص ۳۳)

اے عمر ہم تمکو خوف دلاتے ہیں ان لوگوں سے جو اصحاب محمدؐ ہیں کہ ہمیشہ ان کے پیٹ پھولے ہوئے ہیں آنکھیں ان کی اندھی ہیں، ہر شخص اپنے اپنے لئے چاہتا ہے، نوٹ، اب حضرات اہل سنت انصاف فرمائیں کہ بیچارے شیعہ اس سے بڑھکر اصحاب النبی صلعم کے بارہ میں کیا کہتے ہیں جو آپ ان سے اس قدر ناراض ہیں آپ کی کتابیں کیا بولتی ہیں،

۱۳-ابو برزہ سے روایت ہے میں ابوبکر کے پاس آیا انہوں نے کسیکو سخت کہا، (گالی دی) تو اس نے بھی ویسا ہی جواب دیا میں نے کہا میں اس کی گردن ماروں انہوں نے مجھے جھڑکا اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد کسیکو درست نہیں (مترجم سنن نسائی جلد ثانی ص ۳۱۱ الحکم فیمن سبّ النبی) نوٹ، اس سے ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو گالی دینے والا خالص کافر ہے اور وہ واجب القتل ہے مگر حضرت ابوبکر کے گالی دینے سے نہ تو کوئی مسلمان کافر ہو سکتا ہے اور نہ ہی واجب القتل ہے ہاں فاسق ضرور ہے، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ خلیفہ صاحب کو گالی دینے کی عادت تھی اور صحابہ بھی

آپ کے جواب میں گالیاں دیتے تھے خلافت مآب کا ادب و لحاظ نہ کرتے تھے،

حضرت عمر کا گالی دینا

حضرت عمر اپنے اخلاق پسندیدہ کے سبب افظ و اغلظ بہت تند خو اکل اجڈ مشہور تھے (مشکوٰۃ، باب مناقب عمر ملاحظہ ہو صحیح بخاری مترجم پارہ تیرھواں ص ۴۸ کتاب بدء الخلق و پارہ چودھواں، کتاب المناقب و ب ص ۲۳۹۰)

۲۔ حضرت عمر نے جناب ام المومنین بی بی سودہ کو ڈانٹا جب کہ وہ قضائے حاجت کو رات کے وقت گھر سے باہر نکلیں (صحیح بخاری مترجم پہلا پارہ ص ۶۷ کتاب الوضوء احمدی پریس لاہور)

۳۔ حضرت عمر نے خندق کی لڑائی میں کافروں کو گالیاں دیں (لیسبّ کفارھم صحیح بخاری مترجم تیسرا پارہ ص ۲۷، کتاب مواقیت الصلوٰۃ)

۴۔ حضرت عمر نے حضرت سعد بن عبادہ انصاری کی نسبت سقیفۂ بنی ساعدہ میں فرمایا، قتلہ اللہ، اللہ اس پر لعنت کرے قتل کے معنی لعنت میں لعنت کے بھی ہیں دیکھو قاموس و منتہی الارب، حدیث سقیفہ دیکھو صحیح بخاری مترجم، کتاب المناقب باب فضل ابو بکر بعد النبی پ ۱۴ ص ۷۷-۷۸)

۵۔ حضرت حفصہ دختر جناب عمر ابن الخطاب کی ایسی تیز طبیعت تھی کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سید المرسلین رحمۃ للعالمین کو طلاق دینی پڑی (ملاحظہ ہو معارج النبوۃ رکن چہارم ص ۱۸ و روضۃ الاحباب ص ۵۸۳)

۶۔ حضرت عمر کی داڑھی پکڑ لی (سقیفہ بنی ساعدہ میں حضرت عمر نے کہا سعد کو قتل کر دو بعد حضرت عمر سعد کے سرہانے کھڑے ہوئے اور کہا کہ اس قدر ماروں کہ تیری دونوں آنکھیں نکل پڑیں کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر کی داڑھی مبارک پکڑ لی اور کہا کہ قسم بخدا اگر تجھے تلطف ہی و احسان مندی کسی قسم کی ہوتی تو میں نہ رجوع کرتا اور تم سے خوب لڑتا، حضرت ابو بکر نے کہا اے عمر آسانی و آہستگی اور رحم چاہیئے، یہ جگہ و موقع شدت و غیظ کا نہیں ہے (تاریخ خمیس دیار بکری ص ۴۷۴)

۷۔ حضرت عمر نے وقت مرض موت النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم دوات و قلم اور

کاغذ منگوانے اور وصیت لکھوانے کے موقعہ پر جناب رسالت مآبؐ کی شان میں فرمایا کہ یہ شخص بڑبڑاتا ہے اور بکواس کرتا ہے، (حدیث قرطاس بخاری و مسلم)

حضرت عثمان کا گالی دینا حضرت عثمان ابن عفان خلیفہ سوم نے جناب عائشہ اور بی بی حفصہ دونوں کو کٹنیاں کہا بلکہ فرمایا کہ میرے نزدیک ان کو گالیاں دینا حلال ہے، حضرت عثمان نے حضرت سعد ابن ابی وقاص صحابی کو گالیاں دیں (ملاحظہ ہو شرح ابن ابی الحدید معتزلی جلد ۹ ص ۷۷۴)

۲- حضرت عثمان نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ کو جلا وطن کیا اور حضرت عمار ابن یاسر اور حضرت عبداللہ ابن مسعود دونوں کو پٹوایا (تاریخ اسلام ص ۱۳۱ تاریخ اعثم کوفی، کتاب الامامۃ والسیاستہ ص ۳۰ تطہیر الجنان حاشیہ صواعق محرقہ عربی ص ۱۵۶ تاریخ خمیس ص ۲۷۰)

۳- **حضرت عثمان کی داڑھی پکڑ لی** حضرت محمد ابن ابی بکر صحابی نے حضرت عثمان سے کہا تم پر قہر الٰہی ہو، خدا تم سے ناراض رہے، میرا کچھ قصور نہ تھا، اور ہم حق دار انتقام کے ہیں، بعدہٗ حضرت عثمان کی داڑھی پکڑ لی اور کہا خدا تم کو ذلیل و خوار کرے اے نعثل، اور لوگ حضرت عثمان کو نعثل یہودی کہتے تھے (تاریخ کامل ابن الاثیر جلد ۳ ص ۶۸ داڑھی پکڑنا دیکھو تاریخ الخلفاء سیوطی و روضۃ الاحباب وغیرہ)

۴- حضرت عثمان نے نماز پڑھ کر منبر پر جا کر کہا اے گروہ آہ آہ قسم خدا کی اہل مدینہ جانتے ہیں کہ تم سب ملعون ہو پس ایکبار معترضین نے حملہ اور بلوہ کر دیا مسجد مدینہ میں اور خوب مارا، کہ منبر پر سے غش کھا کر گرے! اور لوگ اٹھا کر دولتخانہ میں لے گئے، (تاریخ کامل ابن الاثیر جلد ۳ ص ۶۷)

نوٹ:- یہ تھے قرن اولیٰ کے اصحاب النبی صلعم اور یہ تھا نظارہ رحماء بینہم اور لیغیظ بہم الکفار، دیکھیے دار التکفیر جھنگ سے اب کیا فتویٰ نکلتا ہے،

۵- جب حضرت عمار بن یاسر مع مہاجرین اور انصار کا خط لیکر حضرت عثمان کے پاس گئے تو حضرت عثمان نے جواب دیا تو کاذب ہے اے زن فربہ کے بیٹے

اور غلام کو حکم دیا مارو اور کثرت ضربات سے حضرت عمارؓ کو غش آگیا، اور اس قدر لاتین شکم پر پڑین کہ عارضہ فتق کا ہوگیا اور اسی صدمہ مین مبتلا رہے، (تاریخ خمیس جلد ۳ ص ۲۷۱)

۶- حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی صلعم سے نکال دیا اور ان کو ایک زمین پر پھنکوا دیا، اور حکم کیا کہ ابن مسعود کے قرآن کو جلا دو اور ابن مسعود کا مال قرق کر کے خزانہ سرکاری مین ڈال دیا، (تاریخ خمیس دیار بکری ص ۲۷۰)

۷- حضرت عثمان نے قرآن ابن مسعود اور قرآن ابی بن کعب کا جلوا دیا اور حکم دیا کہ قرآن زید بن ثابت کو تلاوت کرین، اور جب یہ خبر ابن مسعود کو پہنچی ابن مسعود نے کہا جو کچھ میرے صحیفہ کی نقلین تم اہل کوفہ پاس ہین، ان کو چھپاؤ اور کہا کہ مین نے ستر سورہ رسول اللہ صلعم سے پڑھا ہے اور زید بن ثابت اس وقت نابالغ تھے، (تاریخ خمیس عربی ص ۲۷۳)

۸- حضرت عثمان کو ہمیشہ بی بی عائشہ نعثل یہودی، کافر، ساحر کہتی رہین اور لعنت ڈالتی رہیں، اقتلوا نعثلاً قتل اللہ نعثلاً (دیکھو تاریخ اعثم کوفی ص ۱۵۳ مجمع البحار گجراتی نول کشور ص ۳۷۲، نہایہ ابن اثیر جزری باب النون النعثل ص ۱۶۶ سطر ۴ قاموس، روضۃ الاحباب جلد ۳ ص ۱۶۱۵)

۹- تمام اہل مدینہ بباعث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت ابوذر صدیق غفاری رضی اللہ عنہ حضرت عمار ابن یاسرؓ کے حضرت عثمان خلیفہ سوم پر غصہ و غضب مین بھرے ہوئے تھے، اور مہاجرین اور انصار مین سے کسی نے حضرت عثمان کی مدد نہ کی، آخر وہ قتل ہوئے اور حش کوکب قبرستان دیار خانہ یہود مین دبوا دیئے گئے، مہاجرین و انصار نے جنازہ تک نہ پڑھا (صواعق محرقہ فارسی ص ۲۰۳ تاریخ الخلفا ص ۳۹ کتاب الامامۃ ص ۱۳۱ تاریخ اسلام)

نوٹ اہل سنت کے مؤرخین نے رحماء بینھم کا عجیب منظر پیش کیا ہے، اور حضرت عثمان کو ظالم بادشاہ بنا دیا ہے،

خالد بن ولید کی گالی خالد بن ولید صحابی نے عبدالرحمٰن بن عوف

صحابی کو گالی نکالی (صحیح مسلم مترجم مطبع صدیقی لاہور ص ۲۴۹۷)

ب خالد بن ولید صحابی نے حضرت مالک بن نویرہ صحابی اور ان کی مسلمان جماعت کو حضرت ابو بکر کے حکم سے قتل کیا اور اس کی بیوی سے بلالحاظ عدت زناء کیا، حضرت عمر نے کہا کہ خالد کو سنگسار کیا جائے لیکن اس کو خلافت کی طرف سے بازپرس نہ ہوئی (شرح تجرید قوشجی و منات الاعیان جلد دوم ص ۱۷۳، تاریخ خمیس جلد دوم ص ۲۳۳ سکسرز آف محمد واشنگٹن ارونگ حصہ دوم ص ۲۰۰)

عمرو بن عاص اور ابو موسیٰ اشعری مین گالی گلوچ تاریخ طبری جلد ۶ ص ۴۰ مین مطبوعہ مصر مین ہے کہ ابو موسیٰ اشعری نے محاکمہ صفین کے وقت عمرو بن عاص کو کہا تیری مثال کتے کی ہے جو زبان نکالے رہتا ہے، اس کے جواب مین عمرو بن عاص نے کہا تیری مثال گدھے کی ہے جو بوجھ اٹھاتا ہے، (دیکھو فلک النجاۃ جلد اول ص ۱۳۲)

حضرت سعدؓ اور حضرت عمر سقیفہ بنی سعدہ مین حضرت عمر نے کہا کہ سعد کو اللہ تعالےٰ ہی نے مارا ہے، سعدؓ یہ سنتے ہی اٹھکر اُن سے دست بگریبان ہو گئے (ترجمہ تاریخ ابن خلدون کتاب ثانی جلد سوم ص ۱۱۴)

اخلاق طلحہ و زبیر صحابہ جنگ جمل مین حضرات طلحہ و زبیر نے اپنی جماعت کو اندھیری رات مین مسلح کر کے مسجد کوفہ مین داخل کیا اُس وقت ابن حنیف عامل و حاکم کوفہ امامت نماز کا تہیہ کر رہے تھے، کہ یکایک باغی آگئے اور ابن حنیف کو نکالکر زبیر کو امام بنایا، اور زبیر نے جون ہی صف کے آگے جانے کا ارادہ کیا محافظان ابن حنیف نے زبیر کو نکال ابن حنیف کو امام بنایا اس رد و بدل مین رات گذری اور صبح ہوئی کہ اہل مسجد نے نعرہ مارا کہ اے اصحاب محمدؐ تم لوگ باز نہین آتے ہو، اپنی حرکات سے اور مسجد مین یہ کیا دھکم دھکی دھول دھپہ کرتے ہو، اور نمازیون کی نماز خراب کرتے ہو اور جب سورج نکلا زبیر نے پیش نمازی کی اور بعدہٗ کہا کہ ابن حنیف کو پکڑو لوگون نے گرفتار کر لیا، اور گھوسم گھاسا و تھپڑ و لات مکا مارنا شروع کیا اور مونچھ اور داڑھی و بھوین اور پلکین و سر کے بال نوچنا و اکھاڑنا شروع

کیا، بعدہٗ حضرت عائشہ کے پاس آئے آپ نے فرمایا لے جاؤ اس کی گردن مارو (شرح ابن الحدید معتزلی سنیؓ جلد اول ص ۵۰۷)

نوٹ :- یاد رہے کہ ان حضرات طلحہ وزبیر نے جناب امیرالمومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام سے بیعت خلافت البنوۃ کی تہی، اور بعد بیعت کو توڑ دیا اور بی بی عائشہ کو ہمراہ لیکر حضرت عثمان کے خون کے انتقام کا بہانہ کر کے بصرہ مین جنگ جمل کی مشہور لڑائی لڑے، ہزارون کو قتل کرایا، اور خود بھی قتل ہو گئے، ان کو حضرات اہل سنت نے عشرہ مبشرہ مین قطعی بہشتی اصحاب شمار کیا ہے، سچی بات یہ ہے کہ جو مسلمان اہل بیت رسالت صلعم کا دشمن ہوتا ہے وہی اہل حدیث اور اہلسنت والجماعت کا بزرگ اور پیشوا مانا گیا ہے جیسا کہ معاویہ، ومروان

دوم۔ طلحہ نے تین روز تک نعش حضرت عثمان کو دفن نہ ہونے دیا، جب نعش لے چلے طلحہ نے اور لوگون نے نعش شریف پر پتھر برسائے اور زور کیا کہ دفن نہ ہو تب حضرت علیؑ نے لوگون کو بھیجا کہ لوگو مزاحمت سے باز رہو، تب سب باز رہے اور بوقت شب دفن کیا اور جنازہ پر بجز مروان وتین غلام اور ایک دختر عثمان کے کوئی حاضر نہ ہوا، اور وہ دختر باپ کی نعش پر بطور مصیبت زدگان کے بآواز بلند ہائے ہائے کہکر روتی تہی، کہ یکایک طلحہ نے لوگون سے نعش کو سنگسار کرایا، اور کہتے تھے کہ یہ احمق یہودی تھا اور بروائت واقدی لوگون نے چاہا کہ جنت البقیع مین دفن کرین طلحہ نے بارہ مرد بھیج کر روکا اور کہا کہ مقام سلع مقابر یہود مین لے جاؤ چنانچہ وہین معاویہ نے دفن کرایا، (شرح ابن ابی الحدید جلد اول ص ۱۲۵)

نوٹ امید ہے کہ اہل سنت ان حالات صحیح کو پڑھکر حضرت طلحہ صحابی عشرہ مبشرہ پر کوئی فتوے لگائینگے،

حضرت حسان بن ثابت رضؓ

حضرت حسان بن ثابتؓ شاعر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسطح صحابی بدری خواہرزادہ حضرت ابوبکر اور عبداللہ ابن ابی سلول منافق نے بی بی عائشہ پر زنا کی تہمت لگائی، (صحیح بخاری مترجم قصہ افک پارہ سولھوان ص ۳۲)

(ص ۹۷) بقول ملکانوی یہ کافر ہو گئے

ابان صحابی کی گالی حضرت ابان صحابی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے روبرو حضرت ابو ہریرہ صحابی کو گالی دی، واہ کیا خوب ایک بلاجنان کے جنگل سے اترا ہے، ابان نے کہا واہ واہ تو بھی اس درجہ کو پہنچ گیا ارے بلے ابھی تو جنان پہاڑ سے یا جنگل بیری سے اتر کر آیا ہے ابھی سے یہ باتیں (صحیح بخاری مترجم پ ۱۷ ص ۲۰ سطر ۷ کتاب المغازی مطبع احمدی لاہور)

نوٹ: حضرت ابو ہریرہ جیسے محدث صحابی کی یہ عزت و توقیر اللہ رے یہ شان صحابیت

حضرت معاذ بن جبل رضہ کی گالی حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ فرض نماز پڑھا کرتے تھے، پھر جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے، ایکبار ایسا ہوا انہوں نے عشا کی نماز پڑھائی تو سورۂ بقر شروع کی مقتدیوں میں سے ایک شخص نماز توڑ کر چل دیا، معاذ اس کو گالیاں دینے لگے (معاذ ینال منہ بُرا کہنے لگے) (ملاحظہ ہو صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور پارہ تیسرا ص ۶۶ کتاب الاذان باب اذا طول الامام وکان للرجل وص ۶۸ ایضاً)

صحابہ میں جوتی پیزار حضرت انس صحابی سے روایت ہے کہ لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو رائے دی اگر آپ عبد اللہ ابن ابی پاس تشریف لے چلیں تو بہتر ہے، یہ سن کر آپ ایک گدھے پر سوار ہو کر اس کے پاس تشریف لے گئے مسلمان آپ کے ساتھ چلے، وہاں کی زمین کھاری تھی جب حضرت صلعم اس مردود کے پاس پہنچے تو کیا کہنے لگا چلو پرے ہٹو تمہارے گدھے کی بو نے میرا دماغ پریشان کر دیا، یہ سن کر ایک انصاری عبد اللہ ابن رواحہ بولے خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے، اس پر عبد اللہ کی قوم کا ایک شخص غصہ ہوا، فسبّھما فغضب لکلّ واحد منہما اصحابہ فکان بینہما ضرب بالجرید والایدی والنعال فبلغنا انّھا انزلت وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما (صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور، کتاب الصلح، باب ما جاء فی الاصلاح بین الناس پ ۱۰ ص ۸۵)

ترجمہ۔ دونون مین گالی گلوچ ہوئی اور دونون طرف کے لوگون مین غصہ ہوا، چھڑی، ہاتھ، جوتا چلنے لگا، انس صحابی نے کہا ہم کو یہ بات پہنچی جب سورۂ حجرات کی یہ آیت اُتری، وان طائفتان یعنی اگر مسلمانون کے دو گروہ لڑ پڑین تو ان مین میل کرا دو

نوٹ نتیجہ نکلا کہ صحابی مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو گالیان نکالتے تھے، دنگہ وفساد کرتے تھے مگر اللہ تعالےٰ نے ان کو کافر نہین کہا بلکہ مومن کہا تو اس صحیح حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ سب صحابہ کفر نہین ہان گناہ ضرور ہے اس سے بچنا چاہیئے ب یہی واقعہ جوت پیزار صحابہ دیکھو المعلم ترجمہ صحیح مسلم مترجم مطبع صدیقی لاہور ص ۱۴۱ ج ۲۵)

ج۔ حضرت سلیمان بن صرد سے روائت ہے انہون نے کہا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اور دو آدمی (بیستبان) گالی گلوچ کر رہے تھے ایک کا منہ سُرخ ہو گیا تھا گردن کی رگین پھول گئی تھین، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک دعا معلوم ہے اگر یہ شخص اس کو پڑھے تو اس کا غصہ جاتا رہے یون کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم تو یہ حالت نہ رہے لوگون نے اس سے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین شیطان سے خدا کی پناہ مانگ، وہ کہنے لگا مین دیوانہ ہون (صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور تیرھوان پارہ ص ۱۳۴ اخیر کتاب بدء الخلق)

حضرت بلالؓ کو گالی دی گئی

سالم بن عبد اللہ سے روائت ہے کہ عبد اللہ ابن عمرؓ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ عورتون کو مسجدون مین جانے سے مت منع کرو جب وہ تم سے جانے کے واسطے اجازت مانگین، حضرت بلالؓ رضی اللہ عنہ نے یہ سنکر کہا قسم خدا کی ہم تو ان کو منع کرین گے، سالم نے کہا کہ عبد اللہ یہ سنتے ہی بلالؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور ایسی بُری گالی اُن کو دی کہ ویسی کبھی نہین دی تھی اور کہا کہ مین تو تجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہون اور تو کہتا ہے ہم منع کرین گے (ملاحظہ ہو المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد ثانی ص ۵۰۳ باب خروج النساء الی المساجد مطبع صدیقی لاہور)

مسجد نبوی میں لڑائی حضرت عبادہ بن صامت نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حجرے سے نکلے اور لوگوں کو شب قدر بتانا چاہتے تھے کہ وہ کونسی رات ہے اتنے میں دو مسلمان لڑ پڑے یہ عبداللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک تھے، دونوں کی خاص مسجد کے اندر خوب گل خپ ہوئی (صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور کتاب الایمان، باب خوف المومن ان یحبط عملہ پہلا پارہ ص ۲۵)

ایک خارجی صحابی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے یمن کے ملک سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھوڑا سونا بھیجا آپ نے وہ سونا چار آدمیوں یعنی اقرع بن حابس حنظلی المجاشعی، عیینہ بن بدر فزاری اور زید طائی اور علقمہ بن علاثہ عامری بنی کلاب والے کو تقسیم کر دیا، قریش اور انصار کے لوگوں کو اس پر غصہ آیا وہ کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نجد کے رئیسوں کو دیتے ہیں، ہم کو نہیں دیتے، حالانکہ ہم زیادہ حق دار ہیں، آپ نے فرمایا بے شک قریش اور انصار زیادہ حق دار ہیں، مگر میں نے ان لوگوں کا دل ملانے کے لئے ان کو دیا کیونکہ وہ ابھی حال میں مسلمان ہوئے ہیں، اتنے میں ایک شخص آن پہنچا ذوالخویصرہ جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوئیں گلے پھولے ہوئے پیشانی بلند، داڑھی گھنی ہوئی گنجان سر منڈا (مردود) کیا کہنے لگا، اللہ سے ڈر و محمد آپ نے فرمایا اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کروں حالانکہ میں اس کا رسول ہوں تو پھر اس کی اطاعت کون کرے گا، اللہ نے تو مجھ کو زمین والوں پر امانت دار سمجھ کر بھیجا اور تم کو میرا اعتبار نہیں، یہ سن کر ایک صحابی نے میں سمجھتا ہوں وہ خالد بن ولید تھے آپ سے اجازت چاہی کہ اس کو مار ڈالوں، آپ نے منع فرمایا، جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا دیکھو اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ جھوٹے مسلمان پیدا ہوں گے جو ظاہر میں قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے گلے کے نیچے نہیں اترے گا، یہ لوگ دین اسلام سے ایسے باہر ہو جائیں گے جیسے تیر جانور سے پار نکل جاتا ہے اس میں کچھ لگا نہیں رہتا، ان مردودوں کا کام یہ ہوگا کہ مسلمانوں کو تو قتل کریں گے اور بت پرستوں کافروں کو چھوڑ دیں گے، اگر میں نے ان کا

زمانہ پایا، تو جیسے عاد کی قوم والے ہلاک کیئے گئے کوئی نہ بچا اس طرح ان کو قتل کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا (صحیح بخاری مترجم کتاب بدرالخلق باب قول اللہ عزوجل واما عاد فاھلکوا پ ۱۳ ص ۵۰)

ب دوسری حدیث بخاری کتاب المناقب پ ۱۴ ص ۵۴ پر یہ الفاظ زیادہ ہین ان لوگون کی یہ نشانی ہوگی، ایک شخص ان مین ہوگا سیہ فام اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح تھل تھل کرتا ہوگا، یہ لوگ اس وقت ظاہر ہونگے، جب مسلمانون مین پھوٹ ہوجائے گی، ابوسعید خدری نے کہا مین گواہی دیتا ہون مین نے یہ حدیث آنحضرت صلعم سے سنی ہے اور مین یہ بھی گواہی دیتا ہون کہ حضرت علیؑ نے ان لوگون کو قتل کیا، مین اُن کے ساتھ تھا انہون نے حکم دیا مقتولون مین اس شخص کو ڈھونڈو، لوگون نے ڈھونڈھا تو اسی صفت کا ایک شخص ان مین ملا انتہیٰ ؛

نوٹ اسی خارجی کی اولاد ان دنون ہند و پنجاب مین بکثرت ہے، جو ری نمازی دیا کار، جبہ پوش برائے نام مسلمان ہین گرادنے ادنےٰ بات پر مسلمانون کو کافر بنانا انکے بائین ہاتھ کا کرتب ہے، مومنین، موحدین اور شیعیان جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے بغض و عداوت رکھتے ہین، مگر کافرین و مشرکین سے محبت کا دم بھرتے ہین،

نتیجہ محدثین اور مورخین اہل سنت نے کس بیدردی سے مقدس دربار جناب رسول مقبول صلعم کا نقشہ کھینچا ہے، اور اصحاب ثلاثہ و عشرہ مبشرہ اور دیگر صحابہ کے اخلاق۔ تہذیب و روحانیت کا نمونہ پیش کیا ہے اور ثابت کر دکھایا ہے کہ حضرات ثلاثہ وغیرہم ہمیشہ گالی گلوچ، فحش کلامی اور قتل و غارت کے مرتکب ہوتے رہے، ان پر انوار محمدی صلعم کا پرتو ہرگز نہین پڑا تھا، اور نہ ہی وہ رنگت نبوی مین رنگے ہوئے تھے، اور کل صحابہ ثقہ و عادل نہ تھے، اُمید ہے کہ اب مفتیان ضلع جھنگ اور مولویان ہند و پنجاب اپنے بزرگان دین کے حالات پڑھ کر ان پر بھی فتاوی کفر لگادینگے، تاکہ ان الدین عند اللہ الاسلام کا سر سے ہی صفایا ہوجائے اور دنیا مین کوئی شخص مسلمان نہ رہے، سنی مسلمانو خوب غور کرو،

معاویہ ابن ابوسفیان امیر شام کا اہلبیت رسول انام علیہ و آلہ الصلوٰۃ السلام کو سب و شتم و لعن کرنا

مذہب سنی مین ہے کہ معاویہ صحابی امیر شام ہمیشہ جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام کو گالی اور گلوچ اور لعنت کرتا رہا اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے، من سبّ علیاً فقد سبّنی (رواہ احمد۔ مشکوٰۃ۔ باب مناقب علیؑ) ترجمہ جس نے علی علیہ السلام کو گالی دی اُس نے مجھ کو گالی دی، اب سنی صاحبان معاویہ پر جلد فتوے صادر فرماوین،

۱۔ سعد ابن ابی وقاص سے روائت ہے، معاویہ ابن ابوسفیان نے سعد کو امیر کیا تو کہا ابوتراب (علیؑ المرتضیٰ) کو کیون برا نہین کہتے، فائدہ ابوتراب کنیت ہے حضرت علیؑ مرتضیٰ کی، اس روائت سے معاویہ کی نسبت ایک قباحت عائد ہوتی ہے کہ انہون نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قرابت اور حضرت علیؑ مرتضیٰ کی فضیلت کا مطلق خیال نہین کیا الخ المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی جلد ۶ ص ۲۹۹ ۲ سنن خصائص نسائی مترجم مطبع محمدی لاہور ص ۸ جامع ترمذی مترجم نولکشور ابواب المناقب، مناقب علی علیہ السلام جلد ۲ ص ۷۵ ۱۵)

۲۔ طائفہ از بنی اُمیہ خذلہم اللہ شروع در تنقیص و سبّ وے در منابر و مساجد کردند و از خوارج لعنہم اللہ با طائفہ موافقت نمودند بلکہ بالا رفتہ بکفر او قائل شدند (صواعق محرقہ فارسی مطبع محمدی ص ۲۰۶)

۳۔ سعد ابن ابی وقاص سے روائت ہے کہ معاویہ کسی حج مین آئے اور ان کے پاس سعد گئے لوگون نے حضرت علیؑ کا ذکر کیا، تو معاویہ نے ان کو برا کہا (انا للہ منہ) سعد غصہ ہوئے اور معاویہ سے کہا تم ایسے شخص کی شان مین کیا کہتے ہو حالانکہ مین نے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے، من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی جس کا مین مولا ہون اُس کا علیؑ بھی مولا اور سردار ہے، اور آپ فرماتے تھے، اے علیؑ تو میرے لئے ایسا ہے جیسا کہ ہارونؑ حضرت موسےؑ سے تھا مگر اتنی بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہین، اور مین نے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جنگ خیبر مین لڑائی کا جھنڈا اس شخص کو دون گا

کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھتا ہے (ابن ماجہ مترجم جلد اول ص ۵۲
باب فضل علیؑ ابن ابی طالب علیہما السلام مطبع صدیقی لاہور)

۴۔ معاویہ اور اس کے عمّال (حاکم۔ گورنر) حضرت عثمان کے واسطے جمعہ میں دعا کرتے
تھے اور جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام پر سبّ و شتم اور لعن کرتے تھے، اس رسم کو
حضرت عمر ابن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے دور کیا اور ۵۸ سال تک برابر تبرا ہوتا
رہا (تاریخ ابو الفداء سنّی جلد اول ص ۱۸۶ و ۱۹۶ و ۲۱۲)

۵۔ معاویہ نے مروان ابن حکم کو جو ملعون و راندۂ درگاہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم تھا مدینہ کا حاکم مقرر کیا، جو ہر جمعہ کو جناب امیر علیہ السلام کو گالیاں
بکتا تھا، جناب سیدنا امام حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی وجہ سے مسجد نبوی صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم میں آنا چھوڑ دیا تھا، (تطہیر الجنان ص ۱۴۲ تاریخ الخلفاء سیوطی ۱۰۲)

۶۔ حدیثوں کی تدوین بنی امیہ کے زمانہ میں ہوئی جنھوں نے پورے نوّے برس تک
سندھ سے ایشیائے کوچک اور اندلس تک مساجد جامع میں آل فاطمہؑ کی توہین کی،
اور جمعہ میں بر سر منبر حضرت علی علیہ السلام پر لعن کہلوایا (سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم حصہ اول ص ۹۴ شبلی نعمانی مطبع نامی پریس کانپور)

۷۔ معاویہ نے نماز کے بعد جناب علی علیہ السلام اور حسنین الشریفین اور حضرت عبداللہ
ابن عباس علیہما السلام اور حضرت قیس اور حضرت مالک اشتر رضی اللہ عنہما پر
لعن کرنا شروع کیا (شرح ابن ابی الحدید جلد اول ص ۱۰۹ نصائح کافیہ ص ۶۲
تاریخ کامل ابن اثیر جزری تاریخ طبری جلد ۶)

۸۔ معاویہ اور عمال معاویہ منبروں پر جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام پر لعن و سبّ
کرتے تھے اور حضرت حجر ابن عدیؓ صحابی کی عادت سے تھا کہ جب کسی نے حضرت
علی علیہ السلام پر سبّ کیا فوراً روکنے کو کھڑے ہو گئے، اور جناب علی علیہ السلام
کی صفات بیان کرنی شروع کر دیں اور ایسا ہی کیا کرتے تھے کہ زیاد کی حکومت
کی باری آئی اس نے حضرت عدیؓ اور ان کی جماعت کو گرفتار کر کے معاویہ کے
پاس روانہ کر دیا، اور معاویہ نے حکم دیا کہ تمام قیدی قتل کئے جاویں، اور امام
شافعی کہتے ہیں کہ معاویہ اور عمرو بن عاص اور مغیرہ اور زیاد کی گواہی مقبول

نہین ہے (تاریخ روضتہ المناظر جلد ۵ ص ۲ تاریخ اسلام جلد اول ص ۳۴)

۹- مغیرہ حاکم کوفہ بھی اطاعت معاویہ مین اس کی خوشنودی کے واسطے جمعہ کے دن خطبہ مین حضرت عثمان اور ایک جماعت کثیر کے واسطے دعا کرتا تھا اور جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام پر (معاذ اللہ) لعنت کرتا تھا جب زیاد حاکم ہوا تو اس نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا جو مغیرہ نے اختیار کیا تھا (ابو الفدا جلد ا ص ۱۹۶)

۱۰- ابتدائے خلافت امام حسن علیہ السلام از سنہ ۴۱ھ ہجری تا سنہ ۹۹ھ ہجری خلفائے بنی امیہ ہر جمعہ خطبہ کے آخر ممبرون پر بیٹھکر حضرت علی علیہ السلام پر (معاذ اللہ) لعنت کیا کرتے تھے سنہ ۹۹ھ ہجری مین حضرت عمر ابن عبد العزیز نے اس کو موقوف کیا (تاریخ ابو الفداء جلد ا ص ۲۱۲ چھاپہ لندن ص ۳۰۸ تاریخ خمیس عربی دیار بکری جلد دوم ص ۳۱۷ تاریخ اسلام دہلوی جلد اول ص ۳۳ و تاریخ خمیس جلد دوم ص ۱۹۳)

۱۱- سچی بات یہ ہے کہ معاویہ کے دل مین آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اہلبیت کی اُلفت اور محبت نہ تھی، جب امام حسن علیہ السلام کا انتقال ہوا تو کیا کہنے لگا، ایک انگارا تھا جس کو اللہ نے بجھا دیا، اس کا باپ ابو سفیان ساری عمر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے لڑتا رہا، یہ خود حضرت علی ؑ سے لڑا، اس کے بیٹے نا خلف یزید پلید نے تو غضب ڈھا دیا، امیر المومنین امام حسین السلام کو مع اکثر اہل بیت کے بڑے ظلم اور ستم کے ساتھ شہید کرایا، (دیکھو حاشیہ صحیح بخاری مترجم کتاب المناقب پارہ چودھوان ص ۱۲۱ مطبع احمدی لاہور تاریخ خمیس جلد دوم ص ۲۹۴ مین ہے کہ معاویہ نے خبر وفات امام حسنؑ سنکر خوشی کی)

۱۲- معاویہ نے حضرت مالک ابن اشتر رضی اللہ عنہ کو زہر دے کر شہید کرایا، (تاریخ اسلام جلد اول)

۱۳- حضرت محمدؓ ابن ابو بکر کو معاویہ نے قتل کرا کر گدھے کی کھال مین ڈلوا کر آگ مین جلوا دیا جس پر جناب بی بی عائشہ ہر نماز مین معاویہ کو لعنت کرتی تھین، (تاریخ کامل ابن اثیر جزری ص ۱۴۳ و ۱۵۵ جلد ۳ تاریخ خمیس جلد ۲ ص ۲۸۳)

۱۴- معاویہ نے جناب سیدنا امام حسن علیہ السلام فرزند رسول مقبول صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو جعدہ بنت اشعث حضرت ابوبکر کی بھانجی سے زہر دلوا کر شہید کرایا،
(استیعاب حاشیہ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲ ص ۵۵ تاریخ طبری نولکشور ص ۶۰۴
ابوالفداء مصری جلد اول ص ۱۸۳ تاریخ اعثم کوفی ص ۳۳۵ روضۃ الصفا جلد ۳
ص ۷ تاریخ حبیب السیر بمبئی جلد دوم ارجح المطالب باب چہارم ص باب
۴ تاریخ اسلام دہلوی جلد اول ص ۳۳)

۱۵۔ معاویہ نے صعصعہ بن صوحان (رح) اصحاب جناب امیر علیہ السلام کو جو فضائل
مرتضوی بیان فرماتے تھے، بلوا کر خوب پٹوایا (تاریخ کامل ص ۱۷۱)

۱۶۔ معاویہ نے جناب بی بی عائشہ زوجۃ النبی صلعم کو ایک کنوئیں میں گرا کر اوپر سے
چونہ و پانی ڈلوا کر قتل کیا (دیکھو تاریخ حبیب السیر جلد دوم تاریخ ابن خلدون
مترجم جلد پنجم تاریخ اسلام دہلوی ص ۳۳ جلد اول)

۱۷۔ سیدنا جناب امام حسن علیہ السلام اور معاویہ ابن ابوسفیان کے درمیان جو صلح نامہ
ہوا اس میں یہ خاص شرط تھی کہ اصحاب اور شیعہ علی علیہ السلام جس جگہ ہوں ان
کے مال اور اولاد کو امان ہو اور معاویہ پر اللہ تعالےٰ کا عہد ہے کہ امام حسنؑ اور امام
حسین علیہ السلام اور اہل بیت رسالت صلعم سے کسی قسم کی ظاہر اور خفیہ کدورت
اور عداوت نہ رکھے اور نہ کوئی ظلم کرے (صواعق محرقہ ص ۱۳۳)

۱۸۔ صلح حسنی علیہ السلام کے شرائط میں خاص شرط یہ بھی تھی کہ معاویہ کسی مجلس میں
جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام کو گالیاں نہ دے مگر اس شرط پر معاویہ
قائم نہ رہا اور ہمیشہ وہ اور اس کے حاکم در عایا گالیاں دیتے رہے (ابوالفداء تاریخ
کامل تاریخ طبری وغیرہم)

۱۹۔ سہل ابن سعد سے روایت ہے مدینہ میں ایک شخص مروان کی اولاد میں سے
حاکم ہوا اس نے سہل کو بلایا اور حضرت علی علیہ السلام کو گالی دینے کا حکم دیا سہل
نے انکار کیا وہ شخص بولا اگر تو گالی دینے سے انکار کرتا ہے تو کہہ لعنت ہو اللہ کی
ابو تراب پر، سہل نے کہا حضرت علیؑ کو کوئی نام ابو تراب سے زیادہ پسند نہ تھا اور
وہ اس نام سے پکارنے سے خوش ہوتے تھے (دیکھو صحیح مسلم مترجم ص ۴۴۴ باب
من فضائل علی ابن ابی طالبؑ)

نوٹ مستند کتب سنیہ سے ثابت ہوا کہ معاویہ اور اس کی رعایا اور حاکم اور تمام مروانی خاندان ظالم جابر اور سبّی تھے اور دشمنان خاندان رسالت صلعم تھے، مگر اہلسنت والجماعۃ نے معاویہ کو خلیفہ وامام اور مجتہد مانا، جناب والا اگر سب صحابہ کفر ہے تو کیا وجہ ہے کہ تمام شاہان وسبّابین بنی امیہ پر فتوی کفر نہ لگایا جائے،

صحاح ستّہ قابل سند نہین فتوی قطبیہ کفریہ - اس زمانہ کے رافضی صحاح ستہ کو نہین مانتے، الخ

فتوی صابریہ، ہمارے نزدیک آپ کا صحاح ستّہ قابل سند نہین کیونکہ وہ جناب سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے سینکڑون سال بعد بنایا گیا اور اس مین خوارج ونواصب قدریہ، دہریہ، جبریہ، جہمیہ اور دشمنان اہل بیت رسول الثقلین اور قاتلان جناب امام حسین علیہ السلام سے احادیث درج ہین، اور آئمۃ المعصومین اولاد سید المرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بہت کم احادیث مذکور ہین، دوسری وجہ یہ کہ صحاح ستہ مین عموماً اور صحیح بخاری مین خصوصاً ایسے موضوعات کا انبار ہے کہ جن سے نہ شان الوہیت باقی رہتی ہے اور نہ شان نبوت، اور یہ کتابین جب تک اسلامی دنیا مین موجود ہین سنی مسلمانون کو ہمیشہ شرمسار اور اسلام کو بدنام کرتی رہین گی (دیکھو آئینہ مذہب سنّی، برہان الشیعہ، حقیقت مذہب حنفیہ، تنقید البخاری صابریہ، مجریہ اخبار درنجف)

توہین حضرت امام اعظم صاحب فتوی قطبیہ - رافضی جناب حضرت امام اعظم کو خفت آمیز الفاظ سے یاد کرتا ہے اور علمائے اہل سنت والجماعت کی اہانت سے نہین چوکتا لہذا وہ اس وجہ سے بھی کفر کا مستحق ہے،

فتوی صابریہ، ملّان صاحب مفتی کا عجب استدلال ہے اجی جناب جب سبّ صحابہ کفر نہین تو امام اعظم صاحب کس گنتی مین ہین، پھر کیا امام صاحب کا ماننا رکن اسلام وجزو ایمان یا شرط اسلام یا فرض واجب اور سنت ہے ؟ آپ مذہب شیعہ کی کوئی مستند اصول وفروع کی کتاب پیش کرین جس مین امام اعظم کی اہانت کی گئی ہو، اگر توہین کفر ہے تو سب سے پہلے آپ تمام فرقہ اہلحدیث پر کفر کا فتوی جاری کردین جنہون نے امام صاحب کی تکذیب وتردید مین سخت بدزبانی، گستاخی توہین سے

کام لیا ہے دیکھو ظفر المبین۔ حقیقۃ الفقہ کتاب الجرح علی ابی حنیفہ بنارسی)
آپ اخبارات الفقہ اور اہلسنت والجماعت اور اہلحدیث امرتسر کے مجادلہ اور مکابرہ کے مضامین کو غور سے پڑھیں، آپ اپنے پیران پیر شیخ عبدالقادر صاحب بغدادی پر کیا فتویٰ صادر فرمائیں گے جنہوں نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں حنفی گروہ کو گمراہ یعنی حنفیۃ مرجیۃ لکھا ہے ذرا سوچ کر جواب دینا اگر ہمت ہو تو،

شیخ عبدالقادر جیلانی و بغدادی فتوے کفریہ، یہ لوگ جناب غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کو باطل الخیال شخص اعتقاد کرتے ہیں (کتاب خلاصۃ المصائب ص ۲۲۲)

فتوے صابریہ، کتاب خلاصۃ المصائب اصول و فروع حدیث و فقہ و تواریخ کی کتاب نہیں مصائب کی کتاب ہے،

ملاں صاحب ذرا ہوش سنبھالو، عالم فاضل ہو کر کیوں بہکی بہکی باتیں کرتے ہو، مستند کتاب پیش کرو، سنو غوث ربانی قطب صمدانی حضرت سیدنا سید عبدالقادر جیلانی حسنی الحسینی قدس سرہ العزیز غوث اعظم ہمارے سردار ہمارے مرشد، ہمارے پیر اور ہمارے رہبر ہیں ہمیں ان سے ہرگز انکار نہیں ہاں شیخ عبدالقادر بغدادی مصنف غنیۃ الطالبین آپ کے مصنوعی و بناوٹی پیر کی چند غلط اعتقادیوں سے ضرور انکار ہے

ضلع جھنگ کے رافضی رہا یہ سوال کہ محققین احناف نے رافضیوں کو کافر کہنے سے کیوں اجتناب کیا ہے تو اس کے متعلق صرف اتنا کہا جائے گا کہ انہوں نے اپنے زمانے کے رافضیوں کو کافر کہنے سے اجتناب کیا ہے کیونکہ اس زمانہ کے رافضی اتنے سخت گیر اور منہ پھٹ نہ تھے، جیسے چودھویں صدی کے رافضی سخت گیر اور دریدہ دہن ہیں، خصوصاً ضلع جھنگ کے رافضی نعوذ باللہ منہم بڑے ہی منہ پھٹ واقع ہوئے ہیں ان کی حقیقت سے وہی لوگ آشنا ہیں جن کو ان کے ساتھ سابقہ پڑا ہے۔ (فتویٰ قطبیہ کفریہ)

ضلع جھنگ کے خارجی شاید جناب کو ضلع جھنگ کے لمبی داڑھی والے خارجیوں اور ناصبیوں سے پالا نہیں پڑا، وہ کیسے منہ پھٹ۔ گستاخ دریدہ دہن۔ بدزبان اور دشمنان اولاد رسول انام علیہ و آلہ

الصلواۃ والسلام اور حاسدان سادات کرام ہین، کہ ان لوگون نے مسقط و عمان و
ماوراء النہر کے خوارج کو بھی شرما دیا ہے، آپ کو یاد ہوگا کہ آپ جیسے عالم اور واعظ
ہمیشہ ہر وعظ مین ہر جگہ شیعیان علی المرتضیٰ علیہ السلام ہی پر رکیک اور بیہودہ لا نہ حملے
کیا کرتے ہین، آپ صاحبان کو سوائے اس کے اور کوئی نہ شغل ہے اور نہ ہی ذریعہ
معاش و آمدنی، آپ ملاّن پیرکوٹ سدہانوی، ملان مغضوب اور مولوی نگھیانوی
کی تحریرات کو نظر انصاف سے دیکھین، کہ ان مین کہان تک شرافت اور متانت بھری ہے

اعتقاد قطبیہ سنیون کا ایمان و اعتقاد ہے کہ خداوند قدوس کے بعد تمام مخلوق سے
افضل اور اکرم جناب رسول خدا صلعم ہین اور رسول خدا کے بعد
رسول خدا کی تمام امت سے جناب صدیق اکبر افضل و اکرم ہین، صدیق اکبر کے بعد
جناب عمر فاروق اور عمر فاروق کے بعد جناب عثمان ابن عفان اور حضرت عثمان
کے بعد جناب علی کرم اللہ وجہہ افضل ہین تو اہلسنت والجماعت نے جناب امیر علیہ
السلام سے ثلاثہ کو افضل سمجھا اور ثلاثہ کو امام بھی سمجھا تو شیعون کے مذہب مین
ناصبی صرف سنی لوگ ہین، انتہیٰ بلفظہ،

جواب صابریہ شیعہ کا ایمان و اعتقاد ہے کہ اللہ تعالےٰ جل شانہ کے بعد تمام
مخلوقات سے افضل و اکرم اور خیر البشر جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد جناب
رسول اکرم صلعم کی تمام امت بلکہ مخلوق اولین اور آخرین سے جناب شیر خدا
مشکل کشا مولا علی مرتضیٰ علیہ الصلواۃ والسلام افضل ہین اور ان کے بعد انکی
اولاد مین سے گیارہ آئمہ اطہار علیہم الصلواۃ والسلام افضل ہین اور وہی خلفاء
الراشدین المہدین ہین،

ب چونکہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ تفضیلت قیاسی و اجتہادی اور خیالی اجماعی
ہے اور مخالف کتاب اللہ و سنت ہے اس لئے ہم ان متعصب سنیون کو ناصبی کہتے ہین،
(ب) آپ اپنی کتب صحاح ستہ اور کتاب اللہ سے ثابت کرین کہ حضرت ابوبکر کا لقب
صدیق اکبر ہے اور اللہ تعالےٰ نے حضرت عمر کو فاروق کا خطاب دیا ہے اور یہی تفضیلت
ثلاثہ بالترتیب آپ اللہ کی پاک کتاب اور صحاح ستہ سے ثابت کر دکھائین ورنہ افترا

سے باز آئین یاد رکھو کہ جب تک آپ اس کا کامل ثبوت شائع نہ کرین گے آپ آیہ معلومہ کے ماتحت رہین گے ،

فتوی ملکانوی منکران خلافت حضرت ابوبکر صدیق اکبر اور قاذفان حضرت عائشہ صدیقہ اور سبّی شیخین بلکہ سبّی گروہ مہاجرین اور انصار کا ان کو کافر کہنا ہے مرتد اور منافق کہنے والا اور ان حضرات پر لعنت کرنے والا ملت اسلام سے خارج ہے الخ (اصلاح النکاح سیر کوٹی ص ۵ و فتاوی کفریہ لاہوری وغیرہ)

الجواب، حضرت ابوبکر کی خلافت کے منکرین خود جناب رسول اللہ صلعم، تمام بنی ہاشم، تمام خاندان رسالت صلعم تمام جلیل القدر صحابہ حضرت سلمان فارسی رح اور حضرت ابوذر غفاری رح، حضرت عمار بن یاسر رح، حضرت مقداد رح حضرت سعد بن عبادہ انصاری و امثالہم تھے، سب سے اول جناب کا فتوی کفران بزرگوار و نیز صادر ہونا چاہیئے

ب حضرت ابوبکر کا بھانجا مسطح اور حضرت حسان بن ثابت صحابی بدری قاذفان بی بی عائشہ تھے یہ کفران پر عائد ہوا،

ج گروہ مہاجرین و انصار بلکہ اکثر صحابہ رسول ح دربار اور یار غار اصحاب ایک دوسرے کو گالیان دیتے رہے اور آپ کا امام اور امیر معاویہ اہل بیت رسالت پر ہمیشہ سب وشتم اور لعنت کرتا رہا، تو بقول آپ کے یہ سب کے سب ملت اسلام سے خارج اور کافر ہو گئے، چشم ما روشن دل ما شاد،

د بی بی عائشہ ہمیشہ حضرت عثمان کو گالیان دیتی رہین اور لعنت کرتی رہین، وہ بھی آپ کے فتوی کفر کے زد مین آگئین جزاک اللہ آپ نے کیسی عمدہ تائید کی ہے،

جواز نکاح زن سُنّیہ و مرد شیعہ

فتوی قطبیہ، سنی عورت کا نکاح شیعہ سے ہرگز جائز نہین ہے اگر نکاح ہو چکا ہے تو وہ نکاح سرے سے منعقد ہی نہین ہوا ہے لہذا کالعدم متصور ہو گا اور محتاج الی الفسخ ہو گا (خلاصہ فتوی قطبیہ و اصلاح النکاح سیر کوٹی)

فتوی صابریہ نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ و فتاوی و تصریحات علمائے سنیہ سے صاف ثابت ہے کہ جو شخص توحید و رسالت و قیامت کا صدق

دل سے قائل ہے وہ مسلمان ہے چونکہ شیعہ توحید، عدل، نبوت، امامت کے قائل اور نماز، روزہ، حج، زکواۃ کے عامل ہین اس لئے وہ حقیقی حنیفی پکے مسلمان ہین، نکاح شعار اسلام ہے اس واسطے سنی مسلمان عورت اور شیعہ مسلمان مرد کا نکاح ہو سکتا ہے جب تک زوجین مین سے کوئی مرتد نہ ہو یا انکار توحید و رسالت نہ کرے یا بت پرستی و شرک نہ کرنے لگے تب تک ان کا نکاح ٹوٹ نہین سکتا، اور نہ تنگ ظرف اور تنگ خیال ملانون اور فتنہ انگیز کفر گر مفسد مولویون کے فتاوی سے نکاح فسخ ہو سکتے ہین، کیونکہ ان کے فتاوی خلاف شریعت و ناجائز ہین،

جب یہودیہ اور نصرانیہ عورت کا نکاح مسلمان مرد سے ہو سکتا ہے خواہ وہ اپنے مذہب پر قائم رہے تو سنی عورت کا کیون نہین ہو سکتا، شاہان مغلیہ کے محلات مین ہندو راجپوت رانیان نکاح مین تھین اور وہ اپنے دہرم پر قائم اور بت پرستی کرتی تھین، اس ازدواج کو علمائے زمانہ نے جائز و قائم رکھا تھا مگر اس چودہوین صدی کے زمانہ مین مسجد کے تنگ خیال اور متعصب ملان شیعہ مسلمانون کا نکاح فسخ کراکر شریعت محمدیہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رخنہ اندازی کرتے ہین اور مسلمانون کو لڑاکر اپنا اُلّو سیدھا کرتے ہین اور پیٹ پالتے ہین۔ سیعلم الذین ظلموا ایّ منقلب ینقلبون،

ب اللہ تعالے قرآن مجید مین صرف مشرکین سے مناکحت منع کرتا ہے جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہولین باقی یہود و نصاری اور مسلمانون سے مناکحت کی ممانعت نہین کرتا، سنو، قولہ تعالیٰ، ولا تنکحوا المشرکات حتّی یؤمنّ ولامۃ مومنۃ خیر من مشرکۃ ولو اعجبتکم ولا تنکحوا المشرکین حتی یومنوا ولعبد مومن خیر من مشرک ولو اعجبتکم اولٰئک یدعون الی النّار واللہ یدعوا الی الجنّۃ والمغفرۃ باذنہ ویبیّن اٰیاتہ للناس لعلھم یتذکرون (پ ۲ البقرہ ع ۲۷) اور مشرک عورتون سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائین اور شرک کرنے والی عورت گو تم کو بھلی لگے اس سے مسلمان باندی بہتر ہے اور مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائین مسلمان عورتون سے ان کا نکاح نہ کرو، اور مشرک مرد گو تم کو بھلا لگے، اس سے مسلمان غلام بہتر ہے یہ مشرک مرد اور عورتین دوزخ کی طرف

بلاتے ہین اور اللہ تعالےٰ اپنے حکم سے بہشت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنے حکم لوگون
سے اس لئے بیان کرتا ہے کہ وہ یاد رکھین،

نوٹ فی زمانہ ہندؤن کے ہان اکثر مسلمان عورتین آباد ہین اور ان مسلمان عورتون کی اولاد
بھی ہوئی مگر ان کو کسی ملّان نے کفر نہ سمجھا بلکہ یہ لوگ ان کے گھرون سے کھاتے پیتے
رہے اور گل چھرّے اُڑاتے رہے،

ج والمحصنات من المومنات والمحصنات من الذین اُوتوا الکتاب من قبلکم
اذا اٰتیتموھنّ اُجورھنّ محصنین غیر مسافحین ولا متخذی اخدان
(پ ۶- المائدہ ع) ترجمہ اور اسی طرح تم پر حلال ہین مسلمان آزاد یا پاک دامن بی بیان
اور تم سے پہلے جن کو کتاب دی گئی (یہود و نصارےٰ) ان مین کی آزاد پاک دامن بی
بیان جب تم ان کا مہر ان کے حوالے کرو اور تمہارا ارادہ ان کو نکاح مین لا کر زنا سے
بچنے کا ہو نہ مستی نکالنے کا نہ چوری چھپے آشنا بنانے کا الخ

فتویٰ فاضل اڈیٹر اہلحدیث امرتسر

اخبار اہلحدیث امرتسر جلد ۱۸ نمبر ۲۴ مورخہ ۸
صفر ۱۳۴۰ھ ہجری النبوی فتویٰ نمبر ۲۳ پر
ہے کہ شیعون سے مناکحت جائز ہے ؛ ؛ ؛

فتاوئ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی حنفی

(جو شیعہ منکر ضروریات دین نہ ہون)
گو سبّ صحابہ کرتے ہون وہ فاسق ہین
کافر نہین، ذبیحہ ان کے ہاتھ کا حلال ہے حرام نہین، مناکحت بھی ان کے ساتھ دُرست ہے
(مجموعہ فتاوٰی جلد ۲ ص ۷۰۰، ۴۰۴ بحوالہ فتویٰ مولوی قطب الدین مکفر و کفر نمانہ)

ب بحر العلم مولانا عبدالعلی حنفی شرح مسلم الثبوت مین لکھتے ہین، الصحیح عند الحنفیۃ
ان الروافض لیسوا بکفار الخ (فتاوی عبدالحی جلد ۲ ص ۴۰۳) حنفیہ کے نزدیک یہ صحیح
ہے کہ رافضی کافر نہین ہین،

ج- دُرّ المختار مین ہے فی النھر تجوز مناکحۃ المعتزلۃ لانا لا نکفر احدًا من اہل القبلۃ
اور فتح القدیر مین ہے امّا المعتزلۃ فمقتضی الوجہ حل مناکحتم لانّ الحق عدم
تکفیر اھل القبلۃ الخ

د- مجموعہ فتاوی عبدالحی جلد اول ص ۳۰۴ و ۳۰۵ (سوال) عورت سُنیّہ کا نکاح مرد

بسائی شیعہ سے ہوا مگر بوقت ایجاب وقبول بوجہ تشیع اور دیگر عیوب اس مرد کے نہ زبان سے عورت نے قبول کیا اور نہ دل سے مگر غائت شرم سے شادی ہو گئی اور وہ منہ سے نہ بولی بعد ایک دو ماہ کے نا اتفاقی ہو گئی اور تا زندگی بے اتفاقی رہی وہ نکاح جائز رہا یا نہ، اور عورت کو اس مرد کی وفات پر عدت کی ضرورت ہے یا بغیر عدت گذارنے کے نکاح دوسرے سے کرسکتی ہے، (جواب) اس عورت نے اگرچہ بوقت نکاح قبول نہ کیا لیکن جب شوہر کی مجامعت وخلوت پر بلا اکراہ راضی رہی وہ نکاح جائز ہو گیا، (بحر الرائق اور رد المختار سے خلوت صحیحہ اور وطی کو بمنزلہ اقرار قرار دیتے ہوئے جواز نکاح ثابت کیا) پھر لکھا ہے جب نکاح جائز ہوا تو بعد فوت شوہر کے اس پر عدت واجب ہوئی، اور قبل گذرنے ایام عدت کے جو اس نے نکاح کر لیا وہ نکاح فاسد ہو گیا ہے، انتہیٰ کلامہ،

نتیجہ وخاتمہ پس فتاویٰ علمائے احناف وغیرہ سے ثابت ہوا کہ شیعہ مرد کا نکاح سنیہ عورت سے جائز ہے اور جب نکاح روبرو گواہان ومرضی والدین اور فریقین ہو جائے تو وہ نکاح شرعی سوائے طلاق یا موت کے فسخ نہیں ہو سکتا، پس مولوی قطب الدین اور اس کے سنی معاونین کے تمام فتاوے خلاف شریعت اور ناجائز ہیں، بلکہ یہ لوگ شریعت محمدیہ سے باغی اور منحرف ہیں جو اسلام میں فتنہ و فساد مچا رہے ہیں، شیعہ اور سنی کے مابین سلسلہ نکاح ومناکحت دیر سے چلا آتا ہے جو بلحاظ شریعت وقدامت اور رواج کے قبولیت عام کا سہرا حاصل کر چکا ہے، علمائے فریقین متقدمین نے اسے مابہ النزاع ویکر طبع آزمایاں نہیں کیں، ہندوستان میں سینکڑوں مثالیں فی زمانہ بھی موجود ہیں، جھنگ میں سنی حنفی مولوی صاحبان نے سینکڑوں سنی عورتوں کا نکاح شیعہ مردوں کے ساتھ پڑھا ہے اس وقت تو یہ نکاح جائز قرار دیے گئے، مگر مولوی مفتی اور اس کے چند معاونین اپنی کسی ذاتی رنجش سے اس مناکحت کو ناجائز سمجھتے ہیں تو سب سے اول جو نکاح ہو چکے ہیں ان کو فسخ کرائیں اور جو اولاد ان سے پیدا ہوئی ہے اس پر بھی کوئی حکم فرمائیں ورنہ اللہ اور اس کے رسول کے مقبول سے شرمائیں اور اپنی ضد و تعصب اور غلط فتوے سے مسلمانوں کو بے فائدہ نہ لڑائیں، والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ،

خادم الثقلین نور حسین عفی عنہ،

تصدیق علمائے کرام شیعہ فرقۂ ناجیہ

اول فتویٰ جناب حامیٔ دین متین محب آل یاسین مولانا مولوی و حکیم امیر الدین صاحب مدظلہ نمبردار چک جلال الدین ڈاک خانہ چیلہ ضلع جھنگ جائنٹ مؤلف کتاب فلک النجات

(ہو المصوب) الحمد للہ نحمدہ ونصلے علی حبیبہ محمدؐ وآلہ

(الف) مولوی سنی قطب الدین صاحب کے فتوے کا جواب جناب حاجی ڈاکٹر نور حسین صاحب جزاہ اللہ خیر الجزاء نے کافی شافی لکھدیا ہے اس پر کسی ایزادی کی چنداں ضرورت نہین مگر حسب ارشاد ڈاکٹر صاحب موصوف کے چند سطور حوالہ قلم کی جاتی ہین، فتوے کفر شیعہ کے بارے مین ملاحظہ ہو صواعق محرقہ مطبوعہ مصر ص ۱۵۳ دہلی ہذا

ینبغی ان یحمل قول الطحاوی بغضہم کفر ببغض اصحابہ کلھم و بغض بعضھم من حیث الصحبة لاشك انه كفر واما سب او بغض بعضھم لامر اخر فلیس بکفر حتی الشیخین یعنی اس بناء پر قول طحاوی کا اسپر محمول ہے کہ کل صحابہ یا بعض کا بغض اگر اس سبب سے ہو، کہ انہون نے نبیؐ کی صحبت کیون اختیار کی تو بے شک کفر ہے لیکن اگر بعض صحابہ سے بغض یا ان پر سب کسی اور سبب سے کیا جائے (مثلاً اس سے کہ انہون نے نبیؐ ایمان کی آل پاک کی مخالفت اور نافرمانی کی ہے) تو یہ کفر نہین ہے،

(اس کے بعد لکھا ہے) فتوے کفر کے لئے شرط ہے کہ ایسے ضروری اور قطعی امر کا منکر ہو جو سب کا متفق علیہ ہو اور وہ خود بھی اس کو قطعی سمجھے جس کے انکار سے نبی علیہ السلام کی تکذیب لازم آتی ہے اور رافضی حرمت لعن ابوبکر کو تسلیم نہین کرتا چہ جائیکہ اس کو قطعی سمجھے اور قواعد مذہب کا مقتضا یہی ہے کہ اسی قدر تاویل بھی اس کی عدم تکفیر کے لئے مقبول ہے اگرچہ وہ سب اور لعن کرنے مین جہالت اور ضدیت سے تاویل کرتا ہے لیکن کفر کے باب مین بڑی احتیاط ضروری ہے جیسا کہ اپنے مقامات پر بیان ہوچکا ہے، انتہی ملخصًا

(ب) مولوی عبدالحی صاحب اپنے فتاوی جلد اول ص ۴۷ مین صاحب ظہیریہ

وغیرہ مکفرین کے اقوال کو رد کرکے لکھتے ہیں، چہ اگرچہ صاحب ظہیریہ وغیرہ حکم کفر بسبب سب الشیخین وغیرہ دادہ اند مگر اصح خلاف آن است، چنانچہ ابوالشکور سلمی و علی قاری وغیرہ تصریح می سازند حق این است کہ من انکر ضروریات الدین کفر ومن لم ینکر لا اور ص ۳ میں لکھا ہے:۔

لیکن مفتی بہ واصح عدم تکفیر شان است، اور مجموعہ فتاوی جلد ا ص ۳ میں بعد اس عبارت کے لکھا ہے:۔ وسب شیخین موجب کفر نمی شود وہمین مذہب موافق قول امام اعظم است وآنچہ در کتب فتاوی حکم کفر مرقوم است از دائرہ تحقیق خارج است،

پھر اسی کے جلد ا ص ۴ اور جلد ۲ کے ص ۴۰ ۲ میں بحر العلوم ولی اللہ اور مولوی عبدالعلی لکھنوی کی شرح مسلم الثبوت سے منقول ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ محققین مذہب حنفیہ اور متکلمین کا مذہب یہ ہے کہ روافض کو انکار خلافت ابی بکر اور عمر کے سبب سے جو سنیوں کے نزدیک اجماع قطعی سے ثابت ہے کافر نہیں کہا جا سکتا، حتی کہ ان کی گواہی بھی مقبول ہے، اور جو خلاصہ وغیرہ فتاوی میں تکفیر کا فتوے منقول ہے وہ ابی حنیفہ سے منقول نہیں بلکہ تفریعات مشائخ سے ہے اور اس کے برعکس امام ابو حنیفہ اور شافعی سے عدم تکفیر اہل قبلہ کی نص موجود ہے، پس اسلامی فرقوں کی تکفیر میں جلدی مت کرو، پھر شہید ابوالشکور سلمی سے بہ تفصیل نقل کیا کہ بجز ان کے جو الوہیت حضرت علیؑ اور جناب محمدؐ پر وحی لانے کی غلطی جبرئیل کے یا جناب حضرت محمدؐ سے حضرت علیؑ کے افضل ہونے کے قائل ہیں اور کسی شیعہ کو کافر نہ کہا جائے، اگرچہ وہ حضرت عائشہ اور معاویہ پر لعنت کو واجب جانتے ہوں، کیونکہ ان کے پاس تاویل ہے، پھر لکھا:۔ الحاصل حکم کفر شیعہ بسبب سب شیخین خلاف مذہب محققین است اور اسی کی جلد دوم ص ۴۰ میں لکھا ہے:۔ امر منقح اور قول مفتی بہ و مرجح یہ ہے کہ جو شیعہ منکر ضروریات دین نہ ہوں گو سب صحابہ کرتے ہوں وہ فاسق ہیں، کافر نہیں مناکحت بھی ان کی درست ہے،

نیز ص ۴ جلد ا میں لکھا ہے کہ علامہ شامی نے رد المحتار حاشیہ در مختار میں اس کی تفصیل لکھی ہے:۔ الحاصل حکم کفر شیعہ بسبب سب شیخین خلاف مذہب محققین است اور ص ۹۲ و ۹۳ میں ہے، رد المحتار و در مختار باب الحیض میں لکھا ہے،

لا یفتی بتکفیر مسلم کان فی کفرہ خلاف ولو روایۃ ضعیفۃ"
اور دوسری جگہ لکھا ہے:- اذا کان فی المسئلۃ وجوہ یوجب الکفر وواحد یمنعہ فعلی المفتی المیل لما یمنعہ،

(ج) شرح فقہ اکبر مطبوعہ مصر ص ۱۳۸ اور مطبوعہ محمدی لاہور ص ۱۸۶ امین لکھا ہے، کسی صغیرہ یا کبیرہ گناہ کو حلال سمجھنا اس شرط پر کفر ہوتا ہے کہ وہ گناہ قطعی دلیل سے ثابت ہو، پھر ص ۱۴۸ مصری اور ص ۱۹۹ لاہوری مین لکھا ہے۔

لیکن جو گناہ دلیل ظنی مثلاً خبر واحد وغیرہ سے ثابت ہو اس کے حلال جاننے سے کوئی کافر نہین ہو سکتا، البتہ اگر ان اخبار احاد کی اہانت کرے تو فاسق ہوتا ہے اور اگر وہ تاویل سے ہو تو فاسق بھی نہین ہوتا، اور اسی کے ص ۱۹۹ مین ہے، مسئلہ متعلق کفر کے لئے ننانوے احتمال کفر کے اور ایک ہی احتمال نفی کفر کا ہو تو بھی قاضی اور مفتی کے لئے اولےٰ ہے کہ احتمال نافی کفر کے مطابق فتوےٰ دے،

(اسیطرح فتاوی عبدالحی جلد ۱ ص ۹۳ مین بھی ہے) کیونکہ ہزار کافر کے باقی رکھنے مین خطا کرنی ایک مسلم کے فنا کرنے کی خطا سے بہت اور خفیف ہے اور ایسے مسئلہ مین صاحب مسئلہ سے تاویل کو قبول کر لینا چاہیئے، نیز اسی ص ۱۴۸ اور ۱۹۹ مین مواقف قاضی عضدالدین سے منقول ہے کہ اہل قبلہ کو کسی چیز سے کافر نہین کہا جا سکتا، بجز اس کے کہ کوئی صانع اور قادر اور علیم یعنی اللہ تعالےٰ کا انکار کرے یا شرک کرے، یا نبوت کا یا دیگر کسی ضروری اور قطعی امر متفق علیہ کا انکار کرے، جیسا کہ محرمات کو حلال سمجھے،

(پھر کہا) اہل قبلہ کو کسی گناہ سے کافر نہ کہنے سے یہ مراد ہے کہ ایسا گناہ نہ ہو، جیسا کہ غالی رافضیون نے دعوےٰ کیا ہے کہ جبرئیل نے جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی لانے مین غلطی کی ہے اور در حقیقت وحی حضرت علی علیہ السلام کی طرف تھی اور جس طرح کہ بعض نے کہا ہے کہ حضرت علیؑ اِلٰہ (معبود) ہین، اس اعتقاد کے لوگ اگرچہ اہل قبلہ سے ہون مگر کافر ہوتے ہین، (معلوم ہوا کہ بجز ایسے غالیون کے محققین سنیان کسی کو کافر نہین کہتے)

(پھر کہا) اہل بدعت مین یہ عیب ہے کہ ان کے بعض بعض کو کافر کہتے ہین اور اہل سنت وجماعت کی تعریف ہے کہ وہ اگرچہ گناہگار کہتے ہین مگر کافر نہین کہتے،

ہان جو کہے کہ اللہ تعالےٰ قبل از وقوع کسی شے کو نہین جانتا وُہ اہل بدعت ہے اور کافر بھی ہو جاتا ہے اور اسی طرح وہ بھی کافر ہے جو کہے کہ اللہ تعالےٰ کا جسم ہے اور اُس کا مکان ہے، الخ

اور اسی کے ص ۱۴۰ مصری اور ص ۱۸۹ لاہوری مین ہے ۔ اہل قبلہ سے مراد وہ ہین جو ضروریات دین مین متفق ہون، مثلاً جو اعتقاد حدوث عالم وحشر اجساد اور اللہ تعالےٰ کے عالم کلیات اور جزئیات ہونے وغیرہ اصول عقیدہ مین متفق ہون وُہ اگرچہ اور اصول مین مثلاً صفات باری اور خلق اعمال اور قدامت کلام اور جواز رویت باری وغیرہ مین اختلاف رکہتے ہون، تو اشعری اور اس کے اکثر اصحاب کا یہی مذہب ہے کہ وہ کافر نہین ہوتے، چنانچہ امام شافعی بھی اسیطرح کہتا ہے،

اور منتقی مین امام ابی حنیفہ سے مروی ہے کہ انہون نے کہا ہم اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے اور یہی مذہب اکثر فقہا کا ہے،

اور استاد ابو اسحق فرماتے ہین جو ہم کو کافر کہے ہم اس کو کافر کہتے ہین، جو ہم کو نہ کہے ہم اس کو کافر نہین کہتے، (اہل حق یعنی شیعہ ناجیہ بھی اسی طرح کہتے ہین)

اور اسی کے ص ۱۴۰ و ص ۱۸۸ پر ہے جو کتب فتاوی مین انکار امامت شیخین اور لعنت وسب شیخین کو کفر لکہا ہے، اس سے مسائل فرعیہ کے دلائل اصولیہ متفقہ متکلمین کے ساتھ مخالفت ثابت ہوتی ہے اور جمع بین الدلائل مشکل ہے، البتہ یہ جواب ہو سکتا ہے کہ کہا جائے، کتب فتاوی کی نقل باوجودیکہ قائل کا علم نہ ہو یا اس کے دلائل ظاہر نہ ہون قابل حجت نہین، کیونکہ مسائل دینیہ مین اعتقاد کا مدار ادلہ قطعیہ پر ہے، اور علاوہ برین مسلمان کے کافر کہنے پر کبھی مفاسد جلیہ یا خفیہ مرتب ہوتے ہین، لہذا بعض کا قول اس مین مفید نہین اور جنہون نے اس طرح کہا ہے انہون نے تغلیظ اور تہدید کے طریق پر کہا ہے الخ (فی الحقیقۃ وہ بھی کفر کے قائل نہیں ہیں)

درمسئلہ بدعت

درمختار مطبوعہ نولکشور جلد ۱ ص ۲۶۲ مین لکہا ہے، اقتداء مبتدع کی بکراہت تنزیہ جائز ہے، نیز اقتدا غلام اور اعرابی کی اسی طرح جائز ہے (تا اینکہ کہا) ومبتدع ای صاحب بدعۃ وھی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندۃ بل بنوع شبہۃ وکل من کان

من قبلتنا لم یکفر بھا حتی الخوارج الذین یستحلون دماءنا وامولنا وسب اصحاب الرسول ص (کمانی فتاوی عبدالحی جلد۱ ص ۹۲) وینکرون صفاته تعالیٰ وجواز رویته لکونه عن تاویل وشبهة بدلیل قبول شهادتهم، یعنی اہل قبلہ کو کافر نہین کہا جاتا تا اینکہ خارجی لوگ جو ہمارے خون اور مال کو حلال جانتے ہین اور صحابہ کو گالیان دینا بھی حلال جانتے ہین اور صفات و دیدار خدا کے منکر ہین ان کو بھی کافر نہین کہا جاتا، کیونکہ ان کا یہ اعتقاد تاویل و شبہ کے سبب سے ہے مخالفت اور عناد سے نہین اور ان کی گواہی مقبول ہے، انتہیٰ

عجب انصاف ہے کہ احناف خارجیون کو مسلمان جانتے ہین جو اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن اور صحابہ کو گالیان دینا حلال جانتے ہین، مگر شیعۂ آل محمدؐ کو حنفی صاحبان مسلمان کہنے مین تامل کرتے ہین بلکہ بعض فتوے کفر کا دیتے ہین، حالانکہ ان کی معتبر کتب سے ثابت ہے کہ یہ قول مرجوح اور ساقط عن الاعتبار ہے،

نیز خود مفتی سنی نے اپنے فتوے مین تسلیم کیا ہے کہ محققین حنفیہ رافضیون کو کافر نہین کہتے جس کا مقتضیٰ یہی ہے کہ فتویٰ کفر غیر محقق اور باطل اور لغو ہے، نیز بعض صحابہ سے تبرا کرنے کے سبب سے امام ابویوسف تلمیذ رشید ابی حنیفہ کے نزدیک آدمی فاسق بھی نہین ہوتا چہ جائیکہ کافر ہو،

چنانچہ درمختار جلد۳ ص ۶۰ مین بحر سے بحوالہ عنایہ منقول ہے کہ امام ابویوسف کہتا ہے جو صحابہ سے تبرا کرے مین اس کی شہادت قبول کرتا ہون کیونکہ وہ دین اسلام کو جانتا ہے اگرچہ ایک امر باطل پر ہے مگر اس سے وہ فاسق نہین ہوتا،

۵ مسئلہ غیر کفو درمختار جلد۲ ص ۷ مین لکھا ہے، ولو زوجها برضاها ولم یعلموا بعدم الکفاءة ثم علموا لاخیار لاحد الا اذا شرطوا الکفاءة او اخبرهم بها وقت العقد فزوجها علی ذالك ثم ظهر انه غیر کفو کان لهم الخیار، ولوالجیه فلیحفظ

اور شرح وقایہ مع عمدة الرعایہ جلد۲ ص ۲۱ مین ہے، واما مسئلة الکفو ففی ظاهر الروایة النکاح من غیر کفو ینعقد لکن للولی الاعتراض

ان شاء فسخ وان شاء اجاز اور ص ۲۰ مین ہے نفذ نکاح حرۃ مکلفۃ ولو من
غیر کفو بلا ولی ولہ الاعتراض فی غیر الکفو اور عمدۃ الرعایہ مین قول وفی الروایۃ
کے حاشیہ مین بعد نقل عبارت فتح القدیر کے لکھا ہے فتحصل ان الثابت اتفاق الثلاثۃ
علی الجواز مطلقاً من الکفو وغیرہ خلاصہ ترجمہ کفو کا مسئلہ یہ ہے کہ ظاہر الروایۃ کے
اعتبار سے جو عورت بلا ولی غیر کفو مین نکاح کرے وہ نکاح صحیح ہو جاتا ہے، لیکن ولی
کے واسطے حق اعتراض باقی ہوتا ہے، اگر وہ رضامند ہو جائے تو ہر سہ آئمہ ابو حنیفہ
ابو یوسف۔ محمد کے نزدیک نکاح صحیح ہے، اور شرح وقایہ ص ۳۱ مین ہے وصح نکاح
الاب والجد عند عدم الاب الصغیر والصغیرۃ بغبن فاحش فی
المہر او من غیر کفو؛ ھذا مذھب ابی حنیفۃ؛ یعنی ابو حنیفہ صاحب
کے مذہب مین باپ یا اس کی غیر حاضری مین دادا لڑکے یا لڑکی نابالغ کا نکاح کردے
تو صحیح ہے اگرچہ وہ ہر دو مہر مین غبن فاحش کرین یا نکاح غیر کفو مین کر دین تو یہ نکاح
صحیح ہے، اس سے ثابت ہوا کہ کفو کا سوال مذہب حنفی مین فضول ہے، کیونکہ متون
فقہ اور ظاہر الروایۃ سے غیر کفو مین نکاح صحیح ثابت ہے اور متون وظاہر الروایۃ کو
شروح وغیرہ پر حنفیون کے نزدیک مقدم سمجھا جاتا ہے، نتیجہ صورت استفتاء مین جو
باپ نے برضامندی خود اپنی کفو مین شیعہ مرد سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا ہوا ہے
وہ ہر وجہ صحیح ہے کیونکہ شیعہ زمیندار مسلمان اور مومن کلمہ گو اور اہل قبلہ سے ہے اب
ولی یا لڑکی کو یا کسی مفسد مولوی کو اس نکاح فسخ کرنے کرانے کا کوئی اختیار نہین ہے
اور علاوہ برین صالح اور فاسق کا سوال اس لئے بھی غلط ہے کہ فی زمانہ فسق سے
شاذ و نادر کوئی بچ سکتا ہے، کیونکہ جھوٹے دعوے، جھوٹی شہادت، غیبت، بہتان
زنا، ترک نماز وغیرہ جرائم سے عوام کیا بلکہ خواص بھی قلیل کالمعدوم بچے ہوئے
ہین، لہذا حنفی صاحبان زوج کو بوجہ شیعہ ہونے کے فاسق کہین گے، تو دوسری چند
وجوہ سے زوجہ کو فاسق کہا جا سکتا ہے جس سے کفو مین کوئی اختلاف پیدا نہ ہوا،
اور مبتدع کی کیفیت بھی یہی ہے کہ ایک کو شیعہ ہونے کی وجہ سے مبتدع کہین گے، تو
دوسرے کو حقہ نوشی اور نوحہ کرنے وغیرہ بیشمار بدعتون سے مبتدع کہا جا سکتا ہے
وفی ھذا الکفایۃ لمن لہ درایۃ ولدینا مزید فاعتبروا یا اولی الابصار؛

۲- از اعلےٰ حضرت سرکار شریعت مدار حجت الاسلام و نائب امام ہمام علیہ السلام اُستاد علام و مفسّر القرآن فصیح البیان جناب شمس العلماء مولنا سید سبط حسن صاحب قبلہ (النقوی) ممتاز الافاضل لکھنوی

باسمہٖ سبحانہٗ، مین نے جابجا سے ان جوابات کو دیکھا، بحمد اللہ نہایت متانت اور سنجیدگی سے جوابات دیئے گئے ہین، طرز تحریر دلکش، کلام مہذّب مطالبہ حقّہ سے باطل کے آثار محو کئے گئے ہین، فجزاہ اللہ جزاء المحسنین وجعلہ من ضرب المفلحین ورحمۃ اللہ علےٰ من امن علےٰ ھذا الدعاء وقال امین ؛ حررہ المذنب سبط حسن النقوی ۲۹ ذیقعد ۱۳۴۲ھ

مہر سبط حسن ابن وارث حسین النقوی

۳- الجواب صحیح، جناب معلےٰ القاب زبدۃ العارفین فخر الواعظین سیدنا و مولانا مولوی السید محسن علی شاہ صاحب قبلہ سبزواری لاہوری

۴- جناب مولانا مولوی ابو الصفاء مرزا احمد علی صاحب فاضل امرتسری ثم لاہوری

۵- جناب مولانا مولوی فیض محمد خان صاحب ممتاز الافاضل موضع ہکیال جہلم

۶- جناب مولانا مولوی بشیر محمد صاحب قریشی سکنہ گھٹی گاڈیان ضلع شاہپور،

۷- جناب مولانا مولوی سید سردار علی شاہصاحب مدرس مدرسہ امدادیہ شہر جھنگ

۸- جناب مولانا مولوی سید غلام مرتضیٰ شاہصاحب سکنہ موضع درگاہی شاہ تحصیل شورکوٹ جھنگ،

۹- جناب مولانا مولوی نذر حسین صاحب خلف الرشید جناب مولانا محمد فیروز صاحب مرحوم سکنہ بھکر،

۱۰- جناب مولانا مولوی شیر شاہ صاحب سکنہ بدھ رجبانہ تحصیل شورکوٹ جھنگ

۱۱- جناب مولانا مولوی درویش محمد صاحب سکنہ بدلہ تحصیل شورکوٹ جھنگ

۱۲- جناب مولانا مولوی محمد حسن صاحب ڈیروی ثم ٹالے پوری مصنف رموز بدیعہ،

۱۳- جناب مولانا مولوی سید آفتاب حسین صاحب فاضل شیعہ میانی ضلع میانی،

۱۴- از اعلیحضرت حجۃ الاسلام والمسلمین نائب آئمہ طاہرین سیدنا سید ابو تراب سید علی حائری صاحب قبلہ دام ظلہ محلہ شیعیان لاہور، باسمہ سبحانہٗ

الحمد للّٰہ علیٰ نوالہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمدؐ وآلہ، اما بعد اس رسالہ شریفہ فتوے صابریہ کے بعض مقامات پڑھ کر مجھے سنا دیئے گئے، ما شاء اللّٰہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی ڈاکٹر نور حسین صاحب دام مجدہٗ نے احقاق حق اور ابطال باطل کمال استدلال سے کیا ہے،

۱۵۔ فتوے جناب فیض مآب رئیس المتکلمین امین و فخر المناظرین مولانا مولوی و حکیم و حافظ علی محمد صاحب سکنہ جنڈ بھروانہ ضلع جھنگ سابق سنی حنفی المذہب حال جعفری اثنا عشری،

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم، الحمد للّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفےٰ، اما بعد واضح ہو کہ ہمارے نزدیک قذف بی بی عائشہ صاحبہ گناہ کبیرہ ہے، قذف بی بی عائشہ پر حضرت حسان بن ثابت اور حضرت مسطح خواہرزادہ حضرت ابوبکر وغیرہ قاذفین کو جناب رسول اللہ صلعم نے ان کے فسخ نکاح اور کفر کا حکم نہ دیا جس سے ثابت ہوا، کہ قاذف کافر نہیں اور سبّ صحابہ ناجائز ہے، صحابیت حضرت ابوبکر کا اقرار ہے، قرآن شریف کلام الٰہی ہے، محض کتابت حضرت عثمان ہے جو مدِ اول ہے، ترتیب خلاف تنزیل ہے، امام ابو حنیفہ کوفی صاحب الرائی ہے نہ محدث ہے نہ مفسر ہے، نہ معصوم ہے، نہ ان کا مرشد معلوم ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جوابات جناب سے عاجز ہو گیا، (منہاج الایمان) جناب امام علیہ السلام نے ابو حنیفہ کو مسائل شرعیہ میں قیاس کرنے سے منع فرمایا، (دراسات اللبیب) حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت کے بہت صحابہ کرام اور تابعین و مشائخ و صوفیائے عظام قائل ہیں منکر متعصب ہے نہ محقق، سبّ شیخین کفر نہیں، بروائت ابوہریرہ مسند احمد میں ہے کہ ایک شخص جناب رسول اللہ صلعم کے روبرو حضرت ابوبکر کو سبّ کرتا تھا اور سرور عالم صلعم ہنس دیتے اور تعجب کرتے تھے، جب ابوبکر نے گالیوں سے جواب دینا شروع کیا تو آنحضرت صلعم رنجیدہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے (مشکوٰۃ باب الرفق) اگر سبّ صحابہ کفر ہوتا تو آنحضرت صلعم ضرور نعص فرماتے، سبّ علی المرتضیٰ علیہ السلام کفر ہے من سب علیًا فقد سبنی کوئی شیعہ ضروریات دین کا ہرگز منکر نہیں، شرائط ایمان میں نہ محبت و اتباع شیخین لازم

ہے نہ تقلید ابوحنیفہ، نہ اطاعت حضرت شیخ عبدالقادر صاحب بغدادی، شیعہ کے نزدیک محض تولا تبرا ضروری ہے، سب وتبرا اور لعن میں بڑا فرق ہے، بہت سے صحابہ آپس میں ایک دوسرے کو سب ولعن کیا کرتے تھے، خود جناب سرور عالم صلعم نے اکثر افعال اُمت مرحومہ پر لعنت کی ہے، جیسے عورت نوحہ کرنے والی، بال لگانے والی، عالم کاذب، فاسق، رشوت خوار، سود خوار، رستہ پر پیشاب کرنے والی، قاطع الرحم، شراب پینے پلانے اور بیچنے والے پر تقلید امام اعظم صاحب واجبات حنفیہ سنیہ سے بھی نہیں، ورنہ باقی مذاہب شافعی، مالکی، خارج از اسلام تصوّر ہوں گے، ولا قائل بہ احدٌ صحاح ستہ کتب سنیہ کتب سماویہ نہیں اور واجب الایمان نہیں، ورنہ امام اعظم صاحب کے شاگرد معہ دیگر مجتہدین اُن سے منکر نہوتے، اور ان کے برخلاف اپنا خیال نہ دوڑاتے، خذ ما صفا ودع ما کدر کے ہم قائل ہیں، حالات رواۃ صحاح ستہ اظہر من الشمس ہیں، ناصبی، خارجی، جبری، قدری، جہمی، مرجئی اشعری وغیرہ مذاہب کے راوی ہیں، اگر شیعہ کافر یا بدعتی ہیں تو آپ کے آئمہ صحاح ستہ کا قصور ہے کہ ان کی روایات درج کرکے آپ کو ضلالت میں چھوڑ گئے، امام احمد حنبل کا اُستاد محدث عبدالرزاق ہے توہین علما مطلق ممنوع ہے، نہ مخصوص بہ علمائے احناف ہمارے شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کا ہرگز ایسا اعتقاد نہیں، کہ جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام خدا ہے یا شریک خدا ہے، یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل ہے، یا معاذ اللہ بی بی عائشہ زانیہ ہے یا قرآن شریف بیاض عثمانی ہے، یہہ مفتی سنی کا سراسر بہتان ہے، اور جو کچھ واعظین یا حین اہل سنت کہتے ہیں، محض بغرض تفریق بین المسلمین ہے، نہ غرض ان کی امر بالمعروف ہے نہ نصح فی الدین، ورنہ بدعات رسومات مشرکانہ وامور شنیعہ غیر شرعیہ جو ہمارے علاقہ جھنگ میں مروج ہیں، ان سے سنیوں کو توبہ کراتے، اور کسی کا نکاح فسخ کراتے جیسے دروغ گوئی، وعدہ خلافی، جھوٹی شہادت، زنا، سود خواری، منع المساجد عن ذکر اللہ، قبضہ بر مساجد، ظلم بر رعایا، اغماضے عقوق الوالدین، عقوق الاستاد، توہین اور بغض علماء، حسد، قطع رحم، حقہ نوشی، بے نکاحی عورت کا گھر میں رکھنا، داڑھی منڈانا، بٹیر بازی اور کبوتر بازی، اجارہ مذاہب، چارہ

مصلّی، نماز، روزہ چھوڑ دینا، شطرنج اور چوسر کھیلنا، بھنگ اور شراب پینا وغیرہ تعجب ہے کہ آج تک کسی ملّاں یا مولوی نے حقّہ اور چلم کو نہیں توڑا، جو باتفاق امم اسلامیہ بدعت ہے مگر تعزیہ کو کہ صاف کیا ہے جو یادگار شہید کربلا علیہ السلام ہے نقشہ قبور شیخین دلائل الخیرات میں موجود ہے جو قابل تعظیم مانا گیا ہے، افسوس ہے کہ سبّ صحابہ کو کفر کہا جاتا ہے مگر سبّ علی علیہ السلام کا کوئی فتوے نہیں دیا جاتا، کیا جناب علی علیہ السلام صحابہ میں سے نہیں، اخوۃ اسلامی کا یہ مقتضا نہیں، کہ بلا تحقیق فتوے کفر دیا جائے، جناب رسول کریم صلعم نے فرمایا، سلام دو جس پر جلتے ہو یا نہ جانتے ہو، اس حدیث سے سنی مسلمان پوچھکر سلام دینا ثابت نہیں ہوتا، کلمہ طیبہ کا بڑا قدر ہے تم بھی قدر کرو،

تعلیم اسلام اور ایمان کے وقت اقرار ایمان ثلاثہ یا تقلید ابوحنیفہ کی شرط نہیں لگائی جاتی اگر اقرار ایمان ثلاثہ اور تقلید امام ابوحنیفہ ضروریات دین سے ہے تو جو لوگ قبل از اسلام جناب حضرات اصحاب ثلاثہ اسلام پر فوت ہوئے یا جو لوگ سنی حنفی نہیں جیسے اہلحدیث، چکڑالوی، احمدی، حنبلی، شافعی، مالکی وہ مسلمان ہیں، یا نہیں، کتاب شرح مواقف معتبر کتاب عقائد اہلسنت میں ہے، ومن الفرق اسلامیہ الشیعتہ الامامیہ اور باقی جو کچھ میرے محسن ڈاکٹر نذر حسین صاحب نے لکھا ہے وہ درست وصحیح ہے، مولوی قطب الدین صاحب وغیرہ کا فتوے محققانہ نہیں بلکہ متعصبانہ ہے،

۱۴- تصدیق فتوے از جناب افضل العلماء رئیس الواعظین حامی دین رسول الثقلین مولانا مولوی جناب سید محمد سبطین صاحب قبلہ عربک پروفیسر گورنمنٹ کالج لودیانہ اور ایڈیٹر البرہان لاہور،

باسمہ سبحانہ، شیعیان جناب علی ابن ابی طالب علیہم السلام اور محبان اہلبیت ونبوت ورسالت علیہم السلام بتمسک ثقلین وتبع آئمہ معصومین علیہم السلام ہیں، اور کل ما انزل اللہ وعلے الرسول ص کے قائل اور معتقد ہیں، قرآن مجید بین الدفتین کو برحق کتاب اللہ سمجھتے ہیں، جو لوگ ایسے محبان اہل بیت علیہم السلام پر اعتقاد ورد فتوے کفر لگاتے ہیں، بلاشبہ خارج از اسلام ہیں، وقال عز وجل

ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مومنا پس یہ فتویٰ ڈاکٹر نور حسین صاحب اور جناب مولوی امیر الدین صاحب حکیم اور مولوی علی محمد صاحب نے جو لکھا ہے دُرست موافق روایات اور احادیث صحیحہ اور تعلیم کلام پاک ہے اور مفتی سُنّی آیات مجیدہ ذیل کا مصداق،

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك ھم الکافرون،
من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك ھم الفاسقون،

خلاصۂ

قواعد و مقاصد اور ضوابط انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر

تمام ضلع جھنگ مین ایک ہی انجمن ہے جو مخالفین مذہب امامیہ کو شرافت اور متانت سے جواب دیتی ہے اور اشاعت مذہب شیعہ فرقہ ناجیہ امامیہ اثنا عشریہ کرتی ہے، یہ انجمن علمائے کرام شیعہ مشن پنجاب لاہور کی سرپرستی مین ہے۔ انجمن کے تمام رسالے اور کتب اور اشتہارات ان کی زیر نظر اور اہتمام سے شائع ہوتی ہین، مجتہدین عظام اور علمائے کرام نے اس انجمن کو مذہب امامیہ کے واسطے بہت مفید ثابت کیا ہے،

اغراض و مقاصد

مذہب شیعہ اثنا عشریہ کی اشاعت بذریعہ پمفلٹ اور کتب وغیرہ کرنا مناقب اور فضائل اہل بیت رسالت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور تاریخی حالات اور تعلیم الائمہ کا شائع کرنا۔ نوروز۔ عید غدیر وغیرہ اور عزاداری سید الشہداء سیدنا اور مولانا جناب امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام روحی لہ الفداء کو ذوق و شوق سے منانا اور ترقی دینا اور اصلی فلسفۂ شہادت سے حقیقی اسلام ظاہر کرنا

خلاصہ قواعد اور ضوابط

(۱) اس انجمن کا ہر ایک شیعہ مومن کم از کم ۲؍ ماہوار پر ممبر ہو سکتا ہے، رؤسائے عظام اور سادات کرام کی قدردانی،

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہے کہ وہ انجمن کی ترقی اور بہبودی کی کوشش کرے،

(۳) اگر کوئی ممبر کسی وجہ سے انجمن سے کنارہ کش ہو جائے تو وہ اپنا چندہ کسی حالت مین واپس نہین لے سکتا،

(۴) ہر ایک ممبر پر اپنے مذہب امامیہ کی پابندی لازم ہے تارک صوم اور صلوٰۃ ممبر نہین ہو سکتا،

(۵) یہ انجمن خاص تبلیغی ہے پولٹیکل اور سیاسی معاملات مین اس کو ہرگز دخل نہین ہے،

(۶) انجمن کے تمام رسالہ جات، کتب وغیرہ ہر ایک ممبر اور غیر ممبر اور غیر مذہب کے پڑہنے کے واسطے دفتر انجمن مین موجود رہتی ہین،

(۷) انجمن کے اپنے شائع شدہ پمفلٹ اور کتب ممبران صاحبان اور مخالفین مذہب شیعہ کو مفت تقسیم ہوتی ہین،

اعلان

تمام فرقہ اہل سنت والجماعت اور اہل حدیث اور جماعت احمدیہ وغیرہ کو اگر مذہب شیعہ پر کسی قسم کا شبہ و اعتراض ہو تو بذریعہ تحریر سکرٹری انجمن سے جواب باصواب پا سکتے ہین، یہ ہماری اتمام حجت ہے،

تصدیق انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر

یمن خدا اس انجمن کی اشاعت اور تبلیغ و اعانت مذہب امامیہ فرقہ ناجیہ شیعہ اثنا عشریہ کی پنجاب کے ہر ایک مشہور و مستند اور جید عالم اور مجتہد العصر و الزمان مذہب شیعہ نے تعریف اور توصیف کی ہے اور اس کی خدمات قومی کا اعتراف

گیا ہے اور اس کو مذہب اور قوم کے واسطے بہت ہی مفید اور چشمۂ فیض مانا ہے اور زرین سارٹیفکٹ علما فرمائے ہیں مگر اعلیحضرت استاد علام فلاسفر اسلام رئیس المتکلمین حامیٔ دین متین جناب سرکار سیدنا اور مولانا شمس العلماء السید سبط حسن صاحب قبلہ لکھنوی ممتاز الافاضل کی تصدیق قابل ملاحظہ ہے،

باسمہ سبحانہٗ

انجمن تذکرۃ المعصومین کے اغراض دینی اغراض ہیں - اور اس کے کارکن دینی کارکن اشاعت احکام دین اور تقویت مومنین اور ابطال اقوال مخالفین بہترین عبادات جناب باری اور ذریعہ حصول رستگاری ہے -

میں دعا کرتا ہوں کہ یہ انجمن ترقی کرتی رہے اور اس کے شرکاء اور کارکن ماجور اور شاب رہیں، واللہ الموفق الصواب والمعطی الجزیل الثواب والیہ المرجع المآب

۲۹ ذی قعدہ ۱۳۴۳ھ — مہر مقدس مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ النقوی

شکریہ روسائے عظام اور سادات کرام کوٹ نگا ملتان

یہ انجمن شہزادگان اور جوانان صالحان اور صالحان اور صاحبان جود و سخا آل مصطفےٰ اور اولاد مرتضیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام جناب پیر و سید مخدوم ناصر دین شاہ صاحب مدظلہٗ اور جناب پیر و سید مخدوم ریاض حسین صاحب مدظلہ روسائے اعظم کوٹ نگا ضلع ملتان کی حوصلہ افزائی، مہمان نوازی اور امدادی عطیہ مبلغ تیس روپے کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے، خداوند عالم جل شانہ آپ صاحبان کو ہمیشہ سرسبز رکھے اور کار خیر اور اشاعت دین و اقامہ عزاداری اور تبلیغ مذہب حقہ کی اس سے زیادہ توفیق عطا فرمائے، آمین ثم آمین ~ گل اقبال تو دائم شگفتہ زچشم دشمنانت خار بادا؛

ڈاکٹر حاجی نور حسین صابر کربلائی جعفری — پنشنر سفیر انجمن

سید حسن شاہ نقوی البخاری سکرٹری — انجمن تذکرۃ المعصومین

نوٹ :- چندہ کوٹ نگا سے یہ فتویٰ شائع کیا جاتا ہے ؛

بیسوین صدی دنیا کی آنکھون نے اس صدی مین بہت سے ایجادات دیکھے ہین، اور ہندوستان جنت نشان کے بعض خاص قسم کے علمار (سنی شیعہ ہرگز نہین) اگر کوئی خاص قسم کی ایجاد نہ کر سکتے تھے تو کیا ان کے لئے یہ بھی ناممکن تھا کہ فتوی کفر کے پرانے طریقے کو جلا دیکر اس مین اُلٹی سیدھی کوئی جدت پیدا کر سکتے، ایسے زمانے تو بہت کم ہین کہ جب علمار کا کوئی طبقہ ایسا موجود نہو جو مسلمانون کو کافر بنائے لیکن ہمارے ہندوستان کے مولویون کے اس طبقہ نے جس کا دار الصدر بریلی شریف ہے اس سلسلہ مین خاص نام پیدا کیا ہے، شغل کفر ہی ان کا دلچسپ مشغلہ ہے مسلمان رہین یا جئین ان کی حالت تباہ ہو یا برباد ان کے لئے ایک اور صرف ایک کام ہے یعنی اچھے خاصے مسلمان کو کافر بنانا اس صنعتِ کفرسازی مین خوبیان پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، چنانچہ یہ جدت بھی قابل تعریف ہے کہ تو کافر تجھے کافر نہ سمجھنے والا کافر، تیری بیوی پر طلاق، تجھے کافر نہ سمجھنے والے کی بیوی پر طلاق (اخبار زمیندار روزانہ ۳ر جون ۱۹۲۵ء ص ۶)

ب۔ ہندوستان کی سرزمین مین بدقسمتی سے تفرقہ اندازی اپنے عروج وکمال کو پہونچ چکی ہے اور تفرق کی چنگاریون نے مسلمانون کے خرمن اتفاق واتحاد اور آشیانۂ وقار وتمکنت کو جلا کر خاک کا ڈھیر بنا رکھا ہے وہ مسلمان جو کبھی تہذیب اور اخلاق کے اُستاد تسلیم کئے جاتے تھے وہ مسلمان جو اغیار سے حسن سلوک اور مروت واحسان کرنے کے باعث دنیا کی شریف ونجیب قوم کے افراد متصور ہوتے تھے، آج اپنی تمام خصوصیات کو پس پشت ڈالنے مین ذرا تامل نہین کرتے، فروعی اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے پر لعن اور تبرا بازی اور سب وشتم کے آوازے کسنے سے نہین رُکتے اور مخالف کو خواہ اس کے عقائد کفر کی حد تک نہ پہنچے ہون، کافر اور مشرک کہنے سے بالکل نہین شرماتے (روزانہ زمیندار ۳ر جون ۱۹۲۵ء)

ج۔ دعا ہے کہ خداوند کریم ایسے کمزور دل مولویون کو راہ ہدایت پر لائے جو کفر کے فتوے لگا کر اسلام کو کمزور کر رہے ہین

د۔ لیکن مسلمان جو توحید کے علمبردار تھے اور اسلئے ان سے وحدت اُمت کے رُوح پرور مناظر کی سب سے پہلے اور سب سے بڑھکر توقع کی جاسکتی تھی اسوقت مختلف ٹکڑون مین بٹے ہوئے ہین اور حزب الاحناف کے فتنے نے ان کے باہمی عناد کو اور بڑھا دیا ہے، ہم مسلمانون سے دردمندانہ متدعی ہین کہ وہ ایک غیر ذمہ دار اور قلیل التعداد فتنہ انگیز گروہ کی شدید معاندانہ مساعی کو نظر انداز کردین اور بلا امتیاز فرق وملل ایسے فتنہ انگیزون کے مقابلہ مین جمع ہو جائین، ان کا خدا ایک ہے، رسول ایک ہے، کعبہ ایک ہے، قرآن ایک ہے، اُمت کے مقاصد ایک ہین، اسلام کے دشمنون کے نزدیک حنفی، وہابی، شیعہ سب یکسان حیثیت سے مجرم ہین وہ سب کو مٹا دینے پر تلے ہوئے ہین (روزانہ زمیندار ۶ر جون ۱۹۲۵ء)

پس آخری التماس ہے کہ مفتیان سنی دین اور ان کے مؤیدین چند مدرسین اور انگریزی دان مکفرین معلین انجمن خادم المسلمین اور اولڈ فیشن سجادہ نشین ایڈیٹر اخبار زمیندار اور سیاست سے عبرت حاصل کر کے آئندہ شیعہ مومنین محبان جناب امیرالمومنین علیہ السلام پر فتاوی کفر جاری نہ کرین گے، اور تفریق بین المسلمین کا باعث نہ ہون گے، والسلام

(ڈاکٹر حاجی محمد حسین صابر جھنگ سیالوی)

اسمائے گرامی مومنین معززین چندہ و امداد دہندگان انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر

(از ابتدائے جنوری ۱۹۲۵ء تا جون ۱۹۲۵ء)

نمبر	نام	زرچندہ
۱	جناب سیدنا سید مخدوم ناصر دین شاہ صاحب رئیس اعظم کوٹ نگاہ ضلع ملتان	[illegible]
۲	جناب سید مخدوم نور محمد شاہ صاحب رئیس اعظم قتال پور۔ ملتان	۵/
۳	جناب سید مخدوم گل محمد شاہ صاحب سکنہ کوٹ نگاہ۔ ملتان	۵/
۴	جناب سید غلام شاہ صاحب سکنہ پیروالا	[illegible]
۵	جناب سید کرم حسین شاہ صاحب ولد سید جندو دا شاہ صاحب خانپور بگا	عہ/
۶	جناب سید آفتاب حسین شاہ صاحب پنیانہ شیعہ میانی۔ ملتان	[illegible]
۷	جناب سید غلام حسین شاہ صاحب بستی مہربان شاہ۔ جھنگ	عہ/
۸	جناب سید عالم شیر شاہ صاحب بستی مہربان شاہ۔ جھنگ	[illegible]
۹	جناب سید شہباز شاہ صاحب نمبردار نمبر ۱۱۶ ڈاک خانہ کسووالی	عہ/
۱۰	سید بوٹا شاہ صاحب چک نمبر ۲	عہ/
۱۱	معرفت جناب سید علی شاہ صاحب عرائض نویس صدر جھنگ سابق امین انجمن	[illegible]
۱۲	جناب سید کرم حسین شاہ صاحب ابن جناب سید عنایت شاہ صاحب مرحوم جھنگ صدر انجمن	[illegible]
۱۳	جناب سید نواز شاہ صاحب ابن سید حسن شاہ صاحب سکنہ جھنگ	[illegible]
۱۴	جناب سید حسن شاہ صاحب ولد سید جلال شاہ صاحب سکنہ جھنگ سکرٹری	[illegible]
۱۵	جناب سید مخدوم خضر حیات صاحب سجادہ نشین پیر شاہ جیونہ	[illegible]
۱۶	جناب سید خدایار شاہ صاحب رئیس اعظم کری والا جھنگ	[illegible]
۱۷	جناب سید اللہ یار شاہ صاحب ذیلدار اور رئیس کوٹ عیسیٰ شاہ فطرہ	[illegible]
۱۸	جناب خان صاحب اسمٰعیل خان ڈاہر خانیوالی	عہ/

نمبر	نام	زرچندہ
۱۹	جناب علی محمد صاحب قریشی ددسہ	[illegible]
۲۰	جناب امام بخش خان ولد جلال خان بلوچ سکنہ مخدوم پور	[illegible]
۲۱	ڈاکٹر نور حسین صابر کربلائی جھنگ سیالوی پنشنر سفیر انجمن	[illegible]
۲۲	نواب سعادت علیخان صاحب کھرل کمالیہ	[illegible]
۲۳	نواب کلب علیخان صاحب کھرل کمالیہ	[illegible]
۲۴	جناب جمال خان کھرل سفید پوش کمالیہ	عہ/
۲۵	جناب ولی محمد خان کھرل ″	[illegible]
۲۶	عصمت مآب مائی صاحبہ فخر بی بی سیدانی زوجہ علیا شیر گڑھ داخلی شاہ جیونہ	۵/
۲۷	سید غلام اکبر شاہ رئیس اعظم سکنہ موندا شریف	[illegible]
۲۸	میاں غلام حیدر صاحب ڈیگر مگھیانہ	[illegible]
۲۹	میاں سلطان محمد جعفری گدی نشین اٹھارہ ہزاری	[illegible]
۳۰	مومنین موندا شریف معرفت سید غلام اکبر شاہ صاحب رئیس اعظم موندا شریف	[illegible]
۳۱	حکیم فقیر رنگ علی ولد میاں روشن علی رگووالہ	[illegible]
۳۲	سید فیاض حسین شاہ ملازم ڈسٹرکٹ بورڈ جھنگ	[illegible]
۳۳	سید بہادر شاہ عرائض نویس ممبر انجمن	[illegible]
۳۴	معرفت سید بہادر شاہ ولد سید احمد شاہ تحصیلدار مرحوم متفرق مومنین جھنگ شہر سے	[illegible]
۳۵	مہر نعل کبیر بھروانہ ولد مہر اللہ یار بھروانہ سکنہ قائم بھروانہ جھنگ	عہ/
۳۶	مہر شیر محمد ولد مہر نصرت علی بھروانہ سکنہ قائم بھروانہ	[illegible]
۳۷	مہر ماچھی محمد ولد مہر پیر بخش ذیلدار دھوئین محمد	[illegible]
۳۸	مہر محمد ولد مہر امیر قوم بھروانہ سکنہ محرم سیال ضلع جھنگ	عہ/
۳۹	مہر محمد ولد مہر [illegible] محرم سیال ضلع جھنگ	[illegible]
۴۰	سید غالب علی شاہ جبلر ضلع جھنگ	عہ/
۴۱	سید فضل شاہ ولد سید نجف شاہ پیروالہ	[illegible]

سید حسن شاہ نقوی البخاری سکرٹری انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر